محبتیں

ازقلم رمشا حسین

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

میں گرینٹی کے ساتھ کہہ سکتی ہوں جو یہ کالے کپڑوں والا ہے نہ اِس نے قتل کیا ہوگا سی آے ڈی ڈرموں میں ہوتا ہی ایسا ہے سارے اپیسوڈ میں ایک کے پیچھے خوار ہوتے ہیں بعد میں جو اُن کی رہنمائی کرتا ہے اصل قصوروار وہی ہوتا ہے۔ سوہا پرسوچ انداز میں عمار سے بولی جس کا پورا دھیان سامنے ٹی وی پہ تھا۔

چپ کرو سارا مزہ خراب کرنے کی ضرورت نہیں۔ عمار بنا اُس کو دیکھ کر لتاڑا ساتھ ہی ٹی وی کا والیوم تیز کیا جب کسی نے ریموٹ ہاتھ سے لیکر خود سینٹر صوفے پہ براجمان ہوتا دوسرے چینلز سرچنگ کرنے لگا سوہا نے گردن موڑ کر عمار کو دیکھا جو خود اچانک آتی افتاد پہ پریشان ہوگیا تھا۔

بھائی بیس منٹ رہتا ہے پلیز دیکھنے دے۔ عمار سے رہا نہیں گیا تو آخر بول پڑا جب کی عباد اُس سے دو سال بڑا بھائی ایسے بیٹھا رہا جیسے وہا ہو ہی نہیں پر سوہا نے غلطی سے بھی کچھ بولنے کی ہمت نہیں کی۔اپنے بھائی کو بے نیاز بیٹھا دیکھ کر عمار وہاں سے اُٹھ کر چلاگیا سوہا کشمش میں مبتلا ہوتی عباد کو دیکھنے لگی جو بلیک

شرٹ وائٹ جینز پینٹ پہنے بالوں کو لاپرواہی سے سفید پیشانی پہ بکھرا چھوڑا ہوا تھا ایک ہاتھ جس میں مہنگی گھڑی پہنی ہوئی تھی اُس کی مٹھی بناکر ہونٹوں پہ رکھ بڑی دلجمعی سے نیوز چینل دیکھنے میں مگن تھا سوہا کچھ پل تو اُس کو دیکھتی رہی پھر وہ بھی اُٹھ کھڑی ہوئی پر گھمبیر لہجے میں پوچھے گئے سوال پہ اُس کے قدموں کو بریک لگی سوہا نے مڑکر عباد کو دیکھا جس کا دھیان ابھی بھی سامنے تھا یا وہ ایسا ظاہر کررہا تھا۔

کل تمہارا فزکس کا ٹیسٹ تھا کیسا ہوا۔عباد نے اپنا سوال دوبارہ سے کہا۔

اچ۔۔۔اچھا تھا۔سوہا نے اٹکتے ہوئے بتایا۔

صرف اچھا تھا ایف ایس سی کی اسٹوڈنٹ ہو تم بورڈ کے ایکزامز قریب ہیں اور یہ حال ہے تمہارا زویا تمہاری ہی بہن ہے وہ بھی جڑواں ٹیسٹ دیکھایا تھا اُس نے فل مارکس لیے ہیں۔عباد کی بات پہ اُس نے شرمندگی سے سر جھکادیا تھا۔

وہ اگر پڑھائی میں ٹاپر ہے تو میں اِتنی نالائق بھی نہیں سپلی میں اگر کوئی گریڈ نہ بھی آئے تو پاسنگ مارکس ضرور آجائے گے ویسے بھی ہر کوئی آپ یا میری بہن کی طرح ہوشیار اور قابلِ تعریف نہیں ہوتا۔سوہا نے دل میں آتی بات زبان پہ کہہ دی عباد نے سرد نگاہوں سے اُس کو دیکھ کر کہا

جتنی زبان چلاتی ہو اُتنا دماغ چلایا کرو گھر جاکر اپنا ٹیسٹ مجھے واٹس ایپ کرنا یا یہاں لیکر آنا۔

واٹس ایپ پہ تصویر سینڈ کردوں گی۔سوہا اپنی کہہ کر وہاں سے چلی گئ عباد نے ہاتھ میں پکڑا ریموٹ اُچھال کر خود بھی اپنے کمرے کا رخ کیا

میری بیٹی کا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔سوہا کو خاموش بیٹھا دیکھا تو سویرہ بیگم نے محبت سے استفسار کیا زویا جو پاپ کارن کا باؤل ہاتھ میں لیکر اپنے کمرے میں جارہی تھی اپنی ماں ک بات سن کر اُن کی طرف آئی۔

کچھ نہیں امی جان۔ سوہا نے مسکرا کر ٹالنا چاہا

ضرور عباد سے عزت افزائی ہوئی ہوگی ٹیسٹ کا پوچھا ہوگا تم نے بتایا ہوگا اپنا کارنامہ۔ زویا نے تاک کر نشانہ لگایا۔

اُس سے ٹیوشن لیا کرو یا پھر تم دونوں ایک کلاس میں ہو تو ساتھ میں تیاری کیا کرو۔ سویرہ بیگم نے کہا

آپ کی لاڈلی کو اپنے منگیتر کے ساتھ گھومنے پھرنے مستی کرنے کے علاوہ کچھ آتا ہو تو پڑھائی پہ بھی دھیان دے۔ زویا نے چُبھتے لہجے میں کہا

بہن ہوں میں تمہاری اِس لہجے میں کیوں مجھ سے بات کرتی ہو۔ سوہا نے خفا ہوکر کہا۔

بچی تو نہیں فرصت ملے تو ضرور سوچنا۔ زویا زخمی مسکراہٹ سے بول کر وہاں رکی نہیں تھی۔

یار عمار اب کیا ہوگا میں نے تو عباد کو تصویر سینڈ کردی ہے اُس نے دیکھ بھی لی ہوگی۔سوہا نے پریشان ہوکر کال پہ عمار سے کہا

بھائی تمہیں کھا تھوڑی نہ جائے گے اِس لیے فکر نہیں کرو سب ٹھیک ہوگا۔عمار رلیکس انداز میں بولا

عباد اتنا سنجیدہ کیوں رہتا ہے۔سوہا نے جاننا چاہا

بھائی تو ایسے ہی ہے تمہیں اب فیل ہورہا ہے بچپن میں تم دونوں کی آپس میں بہت ہوتی تھی نہ پھر پتا نہیں تم دونوں کی دوستی کو کیا ہوگیا تم جو پہلے ان سے فرمائشیں کرتی تھی اب ان کی آواز سن کر ہی تمہاری روح فنا ہوتی ہے۔عمار کی بات پہ سوہا مسکرادی۔

ہاں پہلے تو واقع جمتی تھی اب نہیں۔سوہا نے گہری سانس لیکر کہا

ڈونٹ وری سوجاؤ۔عمار نے نرمی سے کہا

♡♡♡♡♡♡

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

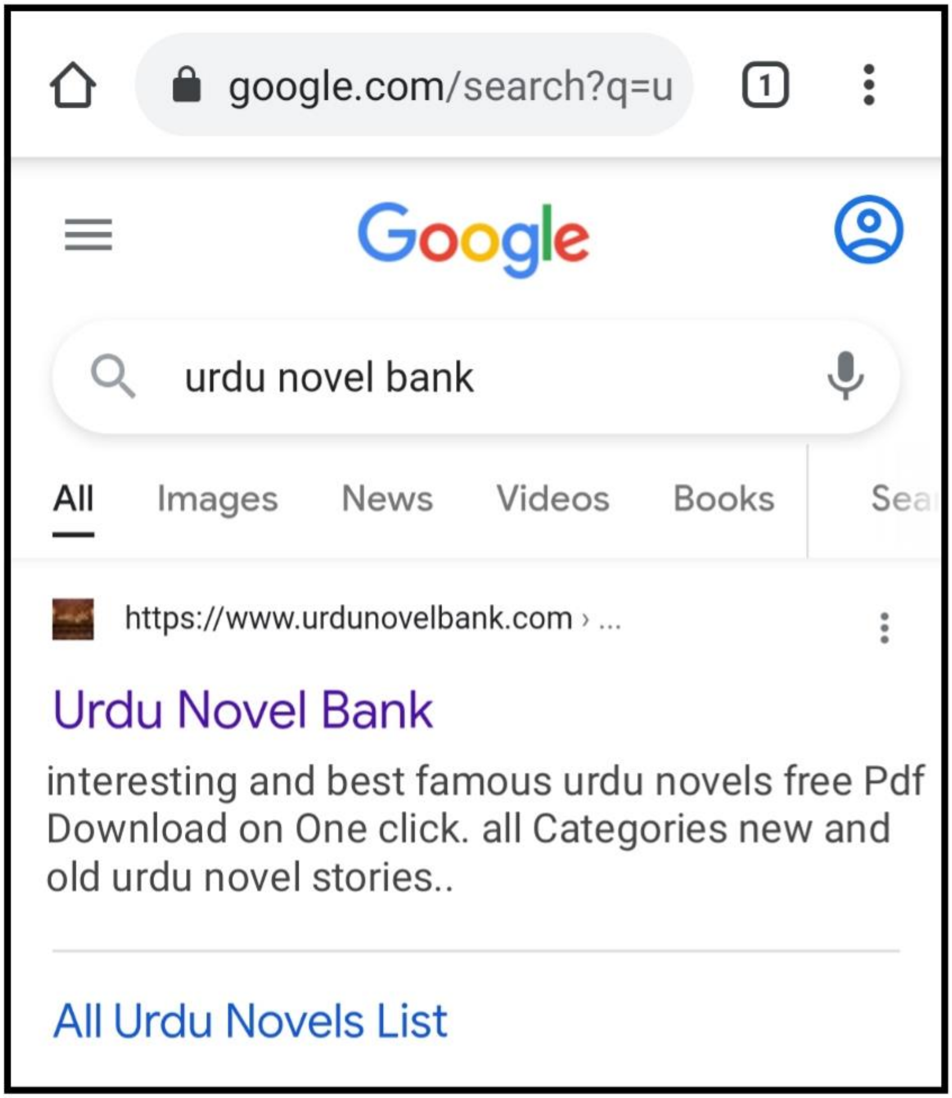

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

مصطفیٰ احمر کی چار اولادیں تھی ایک بڑا بیٹا حنان احمر دوسرا بیٹا سننان احمر دو بیٹیاں حنا دوسری بیٹی ثنا مصطفیٰ احمر نے اپنی چاروں اولادوں کی شادی اپنی مرضی سے کروائی تھی۔

حنان احمر کی بیگم صغریٰ جن کی دو اولادیں تھی اور ماشااللہ سے دونوں بیٹے تھے ایک عباد دوسرا عمار دونوں میں دو سال کا فرق تھا پر نیچر میں زمین آسمان کا فرق تھا عباد جہاں ایک قابل اسٹوڈنٹ ریزرو رہنے والا بندہ تھا تو دوسری طرف عمار کو ہر چیز میں دلچسپی تھی سوائے پڑھائی کے۔

سننان احمر کے یہاں اللہ نے دو بیٹیاں اپنی رحمت سے نوازہ تھا ایک زویا تو دوسری سوہا

عباد اور سوہا کی آپس میں بہت بنتی تھی مگر پھر جانے ایسا کیا ہوگیا جو عباد کا رویہ اُس کے ساتھ روڈ ہوگیا یہ تو وقت آنے پہ پتا لگنا تھا۔

آج زویا نے اُس کے ساتھ کالج نہیں جانا تھا اِس لیے وہ خود اکیلی باہر آئی جہاں عباد باہر کھڑا اُن کا انتظار کررہا تھا وہ دونوں اکثر عباد اور عمار کے ساتھ جایا کرتی تھی کیونکہ اُن تینوں کا کالج اور عباد کی یونیورسٹی ایک روڈ پہ آتی تھی عباد اُن کو کالج چھوڑتا خود یونی کے لیے نکل جاتا تھا

عمار نہیں چلے گا کیا کالج۔سوہا نے عمار کو نہ دیکھ کر عباد سے پوچھا جو اُس کا جائزہ لیں رہا تھا وائٹ گھٹنوں آتے شارٹ فراق کے ساتھ چست پاجامے پہنے ڈوپٹہ گلے میں مفلر کے اسٹائل میں پہنا ہوا تھا بال کھلے ہوئے تھے جو ہوا کی دوش سے اُڑتے ہوئے بار بار اُس کے چہرے پہ پڑرہے تھے اُس کا حُلیہ دیکھ کر ایک ناگواری سی لہر عباد کے اندر سرایت کرگئ تھی

وہ نہیں جائے گا تم گاڑی میں بیٹھو۔عباد سپاٹ انداز میں کہتا ڈرائیونگ سیٹ پہ آگیا سوہا اپنا بیگ پچھلی سیٹ پہ رکھتی فرنٹ سیٹ پہ براجمان ہوگئ۔اُس کے بیٹھتے ہی عباد نے گاڑی سٹارٹ کی۔

سوہا نے اُنگلیاں چٹخاتی بے زاری سے ونڈو سے باہر دیکھنے لگی پھر سپاٹ تاثرات سجائے عباد کو دیکھا۔

میوزک آن کریں نہ سچی بوریت ہورہی ہے۔سوہا نے خود ہی عباد کو مخاطب کیا۔

نہیں ہے میوزک سسٹم۔عباد کی بات پہ سوہا کا منہ بن گیا۔

♡♡♡♡

تم بھی آج کالج نہیں گئے کیا؟زویا نے مسکراکر عمار سے پوچھا

ہاں میں تو نہیں گیا پر تم یہاں کیسے۔عمار نے جواب کے بعد سوال پوچھا

کیوں کیا یہاں بس سوہا آسکتی ہے میں نہیں۔زویا کی مسکراہٹ پل بھر غائب ہوئی تھی۔

اب میں نے ایسا بھی کچھ نہیں کہا وہ تو اِس لیے پوچھا کیونکہ تم کم یہاں آتی جاتی ہو سوہا کی بات کی جائے تو اُس کو تو ہمیشہ کے لیے یہی آنا ہے میری بیگم کا خطاب کو اُس کو ملے گا۔عمار نے گہری مسکراہٹ سے کہا زویا نے بڑی مشکل سے خود پہ قابو کیا۔

یار اب ایسا بھی نہیں عباد تمہارا کزن برادر ہے اگر وہ تمہیں کچھ سمجھاتا ہے تو تمہیں چاہیے اُس پہ عمل کرو وہ بڑا ہے تم سے تمہیں اُس کی بات ماننی چاہیے ویسے بھی تنقید کا مطلب یہ نہیں ہوتا کے کوئی ہم سے جیلس ہورہا ہے یا کسی کو ہماری خوشی برداشت نہیں ہوتا تنقید کا مطلب ہوتا ہے سامنے والا انسان آپ میں خامی نہیں دیکھنا چاہتا۔جنت سوہا کی دوست نے نرمی سے اُس کو سمجھایا۔

ہاں پر

سوہا کی بات بیچ میں رہ گئ جب فزکس کی ٹیچر کلاس میں داخل ہوئی۔

میں آپ سب کو ٹیسٹ سے ریلیٹڈ کچھ جوابات یاد کرنے کو کہا تھا جس جس سے میں جو سوال پوچھو اُس کا جواب مجھے دے۔فزکس کی ٹیچر کی بات پہ سوہا نے اپنے سوکھے لبوں پہ زبان پھیری وہ تو یہ بات مکمل طور پہ بھُلاچکی تھی۔

Q,1

What is the difference between the down ward motion of stone and that of particular?

مس سوہا گیو می انسر۔فزکس کی ٹیچر نے سوہا سے کہا تو وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوکر سر جھکا گئ۔

کیا میں یہ سمجھو آپ نے تیاری نہیں کی؟فزکس کی ٹیچر نے کرخت آواز میں پوچھا

سوری میم۔سوہا بس یہی بول پائی۔

آؤٹ۔فزکس کی ٹیچر نے سخت لہجے میں کہا

کل پکا تیاری کرکے آؤں گی۔سوہا نے منت کی۔

آپ باہر جائے کلاس سے آپ کی بہن زویا تو بہت لائق ہے پر ایک آپ ہے جو ہر سبجیکٹ میں کم مارکس حاصل کرتی ہیں۔فزکس ٹیچر نے بنا اُس کی بات سنے کہا

پوری کلاس کے سامنے اپنی بے عزتی پہ اُس کا چہرہ احانت اور شرمندگی کے احساس سے سرخ ہوگیا تھا تبھی وہ بنا کسی پہ نظر ڈالے اپنا بیگ اُٹھاتی کلاس سے باہر چلی گئ۔

عباد سنجیدہ تاثرات سجائے کالج کے پرنسپل کے آفس میں بیٹھا تھا سامنے مس سکینہ جو سوہا کی فزکس کی ٹیچر تھی وہ سوہا کا پڑھائی میں رکارڈ اُس کو بتا رہی تھی جو وہ بنا کسی تاثرات سے سن رہا تھا۔

مسٹر عباد آپ بھی یہاں سے پڑھے ہیں آپ یہاں کے ایک قابل اسٹوڈنٹ رہ چکے ہیں اور آپ کی طرح ماشااللہ سے زویا بھی ہے پر آپ دونوں کے برعکس سوہا اور عمار کا ذرہ بھی انٹرسٹ پڑھائی میں نہیں عمار تو زیادہ دن غیر حاضر ہوتا ہے پر سوہا تو ریگیولر اسٹوڈنٹ ہوکر بھی ایسی ہے آپ میری مانے اُس کے لیے کسی اچھے ٹیوٹر کا بندوبست کرے جو اُس کو پری میڈیکل میں کیمسٹری فزکس باٹنی سبجیکٹس پڑھائے اگر وہ پری میڈیکل کی پڑھائی نہیں کر سکتی تھی تو آپ لوگوں چاہیے تھا اُس کا دوسرے سبجیکٹس میں داخلہ کرواتے۔مس سکینہ کے خاموش ہوتے ہی پرنسپل نے سنجیدگی سے کہا

آپ کو دوبارہ شکایت کا موقع نہیں ملے گا انشاءاللہ آپ کو اِس سال سپلی میں سوہا کے مارکس زویا سے زیادہ ملتے نظر آئے گے۔اُن کی ساری بات سن کر عباد نے سنجیدگی سے کہا

اُمید کرسکتے ہیں۔پرنسپل نے کہا۔

گاڑی جیسے ہی گھر کے پاس رکی سوہا جھٹ سے اپنے گھر کی سمت بھاگنے والی تھی جب عباد نے کہا

اپنی ساری بکس لیکر آؤ آج سے ریگیولری میں تمہیں ٹیوشن دوں گا۔

آپ کیوں دے گے آپ کو اپنا بھی تو پڑھنا ہوتا ہے میں امی یا ڈیڈ سے کہہ کر کسی ٹیوٹر کا کہہ دوں گی آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں۔سوہا نے پھسی پھسی سی آواز میں کہا جب کی عباد سے ٹیوشن کا سن کر اُس کو اپنے سامنے تارے ناچتے نظر آنے لگے۔

میری فکر نہیں کرو اپنی کرو شکایت ملی ہے مجھے تمہاری۔عباد نے سپاٹ انداز میں کہا

ایڈمیشن رجسٹریشن میں خوامخواہ آپ کا نمبر دیا گیا تھوڑا کچھ ہوتا نہیں آپ کو کال کردیتے ہیں۔سوہا کو صبح والی اپنی بے عزتی یاد آئی تو جل کے بولی۔

پانچ منٹ بعد تم مجھے ڈرائینگ روم میں بیٹھی نظر آؤ۔عباد نے تیز نظروں سے اُس کو گھور کر کہا

لنچ تو کرنے دے پانی تک نہیں پیا میں نے۔سوہا نے التجا کی۔

ہمارے گھر میں فاقے نہیں چل رہے چپ چاپ وہ کرو جو کہہ رہا ہوں۔عباد اپنی بات کہتا تیز قدموں سے گھر کے اندر کی جانب بڑھ گیا سوہا بھی مرے مرے قدموں کے ساتھ اندر جانے لگی۔

سوہا کے آنے کا وقت تو ہوگیا ہے پھر ابھی تک آئی کیوں نہیں گھر۔سویرہ بیگم نے نیل پالش لگاتی زویا سے کہا

محترمہ نے آج پھر ہمارہ نام روشن کیا ہے فزکس کا ایک آسان سوال اُس کو نہیں آیا ٹیچر نے کلاس سے باہر نکال دیا اور میری فرینڈ بتارہی تھی عباد سے شکایت بھی لگائی ہے۔زویا نے مزے سے بتایا۔

بہن ہے وہ تمہاری ایک ساتھ اِس دنیا میں آئی ہو پھر تم کیوں اُس کے ساتھ ایسا رویہ روادار کرتی ہو اُس کو اپنے ساتھ بیٹھا کر پڑھائی میں مدد کیا کرو تاکہ اُس کے نمبرز بھی اچھے آئے۔سویرہ بیگم نے نرمی سے کہا

آپ کی خودساختہ سوچ ہے ورنہ سوہا کو بس گرافک ڈزائیز بننے کا شوق ہے یہ فزکس کیمسٹری بائیولاجی وغیرہ اُس کے سر پہ سے گُزرتی ہے۔زویا نے سر جھٹک کر کہا

سوہا اتنی نکمی نالائق نہیں جتنا تم لوگوں نے اُس کو سمجھ لیا ہے۔سویرہ بیگم نے افسوس سے زویا کا انداز دیکھ کر کہا

نالائق کہاں بہت شاطر ہے وہ۔زویا منہ میں بڑبڑائی۔

جو ٹیسٹ ملا تھا پہلے اُس کی ساری تیاری ہونی چاہیے تمہاری پھر ہم اِس پروبلم کے سولیوشن نکالے گے۔عباد نے سنجیدگی سے فزکس کی کتاب کھول کر کہا۔

پہلے کچھ کھانے کے لیے تو منگوائے خالی پیٹ دماغ کیسے چلے گا۔سوہا نے معصوم شکل بناکر کہا۔

ٹینشن کیوں لیتی ہوں وائف ٹو بی مجھے پتا چل گیا آج تم بہت مشقت کرنے والی ہو اِس لیے میں تمہارے لیے برگر اور نگٹس لایا ہوں۔عباد سے پہلے ہی عمار ڈرائنگ روم میں داخل ہوتا بولا جس کے ہاتھ میں شاپرز تھے سوہا کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئ تھی عباد نے زور سے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ کر امڈ آنے والے اشتعال کو قابو کیا۔

شکریہ عمار۔سوہا خوش ہوتی بولی

عمار تم اپنا کام کرو جاکر اور سوہا کو پڑھنے دو۔ عباد نے سنجیدگی سے کہا

میں خاموشی سے بیٹھا رہوں گا آپ یا سوہا کو بلکل ڈسٹرب نہیں کروں گا۔ عمار نے جواباً کہا

عمار اپنے کمرے میں جاؤ۔ عباد نے اپنی بات پہ زور دیتے کہا تو عمار اُٹھ کر چلاگیا

سوہا نے جیسے ہی اپنا ہاتھ شاپرز میں ڈالنا چاہا عباد نے اُس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر ایسا کرنے سے روک دیا۔

پہلے مجھے فزکس کا ایک چیپٹر زبانی بتاؤں گی اُس کے بعد جو کھانا چاہوں کھاسکتی ہو اُس سے پہلے نہیں۔ عباد شاپرز اُس کی پہنچ سے دور کرتا بولا

ایک بائیٹ تو لینے دے۔ سوہا کی شکل رونے والی ہوگئ۔

تم پڑھو تب تک میں آتا ہوں۔ عباد ہاتھ میں شاپرز لیے وہاں سے چلاگیا سوہا نے حسرت بھری نظروں سے شاپرز کو دیکھا۔

آسیہ۔

عباد کام کرتی ملازمہ کو مخاطب کرتا بولا

جی صاحب۔آسیہ فورن متوجہ ہوئی۔

یہ تم اپنے ساتھ لیں جانا اور تیس منٹ بعد ڈرائیئنگ روم میں کھانے کے لوازمات لے آنا۔عباد شاپرز اُس کی طرف بڑھاکر بولا تو آسیہ نے سرہلایا۔

عباد واپس ڈرائیئنگ روم میں آیا تو سوہا رٹا لگانے میں مصروف تھی۔

کہاں تک پہنچی تیاری۔عباد نے سوال داغا

ابھی تک تو یہ دو جوابات یاد ہوئے ہیں۔سوہا کی بات پہ عباد کا سر نفی میں ہلنے لگا

♡♡♡♡♡♡

تمہارے بھائی کی جس سے شادی ہوگی مجھے تو اُس بے چاری لڑکی سے بڑی ہمدردی محسوس ہورہی ہے مجھے لگتا ہے اپنی بیوی کو بھی وہ کیمسٹری اور فزکس کی کتابیں پڑھائے گے۔سوہا نے ہاتھ نچا نچا کر عمار سے کہا

نہیں بھائی کی جو گرل فرینڈ ہے نہ وہ بہت ٹیلینٹڈ ہے۔ عمار نے پاپ کارن کھاتے ہوئے کہا

کیا مطلب اُس سڑو کی گرل فرینڈ بھی ہے۔سوہا اپنی جگہ اُچھل پڑی۔

ہاں شاید۔ عمار نے کندھے اُچکائے۔

آدھی ادھوری بات مت بتایا کرو مجھے۔سوہا سخت بدمزہ ہوتی بولی۔

بھائی کو چھوڑو تم بتاؤ تیاری کیسی ہے تمہاری۔ عمار نے بات کا رخ اُس کی طرف موڑا

اچھی ہے تمہاری بھائی نے کل پانچ گھنٹے میرا مغز کھپایا ہے تیاری اچھی تو ہوگی نہ۔سوہا نے بتایا۔

ہمم بھائی پڑھائی میں کافی ہوشیار ہیں۔ عمار ہنکارہ بھر کے بولا

گھر چلتے ہیں۔سوہا کھڑی ہوتی ہوئی بولی

کہاں ابھی تو پارک میں لڑکیوں نے آنا شروع کیا ہے۔ عمار شرارت سے اُس کی جانب دیکھ کر بولا۔

بکو مت اور چلو۔ سوہا نے گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔

عباد ٹیرس پہ کھڑا اپنے سیل فون پہ کسی سے بات کررہا تھا جب اُس کی نظر گیٹ سے آتے عمار اور سوہا پہ پڑی جو ہنستے ہوئے اندر کی طرف آرہے تھے سیل فون پہ عباد کے ہاتھوں کی گرفت مضبوط ہوگئ تھی سرمئ آنکھیں خون چھلکانے کی حدتک لال ہوگئ تھی۔

عباد تم مجھے سن رہے ہو۔ کال پہ کسی کی اُبھرنے والی آواز پہ وہ یخلت ہوش میں آتا کال کاٹ گیا اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

تمہیں پتا ہے جنت کہتی ہے

کتابیں لیکر آؤ کل تمہارا بائیولاجی کا ٹیسٹ ہے میں اُس کی تیاری کرواؤ تمہیں۔عباد اُن دونوں کے درمیان آتا ہاتھ میں پہنی گھڑی کی جانب دیکھتا بے نیازی سے بولا اپنی بات بیچ میں رہ جانے پہ سوہا دل مسوس کرتی رہ گئ۔

آپ کو کام ہے تو آج رہنے دے بائیولاجی کی تیاری میں نے کرلی ہے۔ سوہا نے جان بچانی چاہی۔

تمہاری تیاری کیسی ہوگی وہ میں خوب سمجھتا ہوں۔ عباد نے گھور کر کہا عمار خاموش سا کبھی سوہا کو دیکھتا تو کبھی عباد کو۔

بھائی ہماری کلاس ایک ہے تو میں مدد کردوں گا سوہا کی۔ عمار نے مداخلت کی۔

پہلے تم اپنی تیاری مکمل کرو پھر سوہا کی مدد بھی کرنا۔ عباد نے ٹھیک ٹھاک اُس کو بے عزت کیا جس پہ سوہا کی ہنسی نکل گئ۔ عباد نے تیز نظروں سے اُس کو دیکھا تو فورن سے ہونٹوں پہ انگلی رکھ دی۔

تمہاری پرنسپل کو میں نے زبان دی ہے کہ تمہاری سپلی اچھی ہوگی اِس لیے اپنا سارا دھیان تم بورڈز کے ایگزامز کی جانب دو۔ عباد نے سنجیدگی سے کہا

میں لاتی ہوں بکس۔ سوہا کہہ کر اپنے گھر کی جانب گئ۔

میں بھی اپنے کمرے میں جاتا ہوں۔ عمار نے کہا تو عباد نے سر کو جنبش دی۔

یہ تمہارے لیے۔ سوہا کیمسٹری کی کتاب کھول کر بیٹھی تھی جب صغریٰ بیگم نے جوس کا گلاس اس کے سامنے کیے کہا

جزاق اللہ چچی جان۔ سوہا مشکور نظروں سے اُن کی طرف دیکھ کر کہا عباد کف فولڈ کرتا ڈرائینگ روم میں داخل ہوا۔

عباد سوہا کو زیادہ تنگ مت کرنا جتنا وہ پڑھ پائے اُتنا پڑھانا۔ صغریٰ بیگم نے عباد کو بیٹھتا دیکھا تو سوہا کی حمایت میں بولی

آپ سب کی انھی باتوں کی وجہ سے یہ ہمیشہ سی اور ڈی گریڈ آتی ہے۔ عباد نے سپاٹ تاثرات سے کہا

سی اور ڈی گریڈ آتی تو ہوں یا نہ اہم بات گریڈ لینا ہوتا ہے چاہے پھر اے ہو یا ڈی۔ سوہا جھٹ سے اپنے دفع میں بولی۔

ریئلی۔ عباد نے طنزیہ نظروں سے اُس کو دیکھا

میں تو چاہتی ہوں عمار کی اور اِس کا نکاح کر کے دبئ بھیج دے وہاں اپنی پڑھائی مکمل کرے یہ دونوں۔ صغریٰ بیگم مسرت بھرے لہجے میں بولی۔

تو دیر کس بات کی۔ سوہا کے منہ سے بے ساختہ نکلا عباد نے عجیب نظروں سے اُس کا کِھلتا چہرہ دیکھا تھا۔

امی جان آپ کی اجازت ہو تو میں اِس کو ٹیوشن دوں مجھے اور بھی کام ہیں۔ عباد اُن کی بات ان سنی کرتا بولا۔

ٹھیک ہے تم لوگ آرام سے پڑھائی کرو میں جاتی ہوں۔ صغریٰ بیگم کہہ کر جانے لگی اُن کے جانے کے بعد عباد غیردماغی سے سوہا کو پڑھانے لگا پھر جلد جانے کا کہا سوہا کو اور کیا چاہیے تھا عباد کی بات سن کر فورن اپنے گھر کو بھاگی۔

امی جان تمہارے نکاح کے منصوبے بنارہی ہے تم اُن سے کہو نہ ابھی تمہیں پڑھنا ہے نکاح بعد میں بھی ہوسکتا ہے۔ عباد عمار کے کمرے میں آتا سنجیدگی سے بولا

بھائی قرآن کہتا ہے جو عورت آپ کو پسند ہو اُس سے نکاح کرلوں امی جان نے سرسری سا تضکرہ مجھ سے بھی کیا تھا اِس میں کوئی حرج نہیں بس نکاح ہی تو ہونا ہے۔ عمار گیم کھیلتا آرام سے بولا

نکاح ہوگا تو سب شادی کا ڈھول پیٹے گیں تمہارا مائینڈ ڈسٹرب ہوگا سمجھنے کی کوشش کرو۔ عباد نے ایک بار پھر کہا

نہیں ہوتا مائینڈ ڈسٹرب میرے اور سوہا کے بیچ اچھی انڈرسٹینڈنگ ہے۔ عمار نے مسکراکر کہا عباد گہری سانس بھرتا رہ گیا

♡♡♡♡♡♡

امی چچی جان سے کہے عقل کا نام لیں اتنی جلدبازی بھی سہی نہیں ہوتی آپ کو کیا لگتا ہے عمار اور وہ سوہا یہاں تو پڑھ نہیں پارہے تو دبئ میں اپنی پڑھائی پورے

گے سیریسلی امی وہاں تو کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں ہوگا پوری چھوٹ ہوگی اور میں بتا دیتی ہوں بہت پچھتائے گے بعد میں۔ زویا کو جیسے ہی بات پتا چلی تھی وہ سیخ پا ہوتی بولی۔

زویا کیا ہوگیا ہے تمہیں تم کیوں شور مچا رہی ہو ابھی ہم بڑے زندہ ہے اِس لیے جو ہم فیصلہ کرے کچھ سوچ کر ہی کرے گے۔ سویرہ بیگم ناگواری سے بولی۔

امی پڑھائی یہاں بہت اچھی ہے آپ عمار اور سوہا کو دیارِ دیس اکیلا کیسے بھیج سکتی ہیں کیا آپ کو نہیں پتا اُن کی نیچر کا۔ زویا نے ابھی کی اپنے لہجے کو نارمل کیے کہا

زویا پہلے مجھے تم یہ بتاؤ تمہیں کیا اعتراض ہے۔ سویرہ بیگم نے سنجیدگی سے پوچھا اُن کی آواز پہ سوہا بھی سویرہ بیگم کے کمرے میں آئی۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ زویا گِڑبڑا کر بولی

زویا مجھے سمجھ نہیں آتی تم کیوں مجھ سے اِتنا خار کھانے لگی ہو جہاں تک مجھے پتا ہے میں نے ایسا کچھ کیا نہیں تمہارے ساتھ۔ سوہا تلخ لہجے میں بولی

تم میرے ساتھ کر بھی کیا سکتی ہو جو کیا ہے نہ وہ بہت ہے تم میں ہے بھی کیا۔زویا تمسخرانہ لہجے میں بولی

مجھے میں کیا نہیں ہے سر کے بال سے لیکر پیروں کے ناخن تک خاص ہوں۔ سوہا واپس اپنی جون میں آتی بولی۔

امی میری بات پہ آپ غور ضرور کیجئے گا۔ زویا ایک تیز نظر سوہا پہ ڈالتی کمرے سے چلی گئ۔

منگنی آپ نے اُن دونوں کی جلدبازی میں کردی کیا وہ کم تھا جو اب آپ لوگوں کو نکاح کی جلدی ہورہی ہے مطلب آپ لوگ بھی حد کرتے ہیں سوہا ابھی اٹھارہ سال کی ہے عمار اُنیس سال کا زیادہ نہیں تو اُن کے بیس سال کے ہونے کا انتظارکرلیں کوئی بھاگ تھوڑئی نہ جارہا ہے۔ عباد صغریٰ بیگم کی ایک ہی بات پہ تنگ ہوتا بولا۔

لو کرلو بات جلدبازی کا دونوں میں اِتنا پیار تھا اِس لیے ہم نے منگنی کردی وہ بھی دونوں کی باہم رضامندی کے ساتھ تو تم کیسے کہہ سکتے ہو جلدبازی ہے۔ صغریٰ بیگم بُرا مان کر بولی جس سے پہلے پہل تو عباد کچھ بول نہیں پایا۔

اچھا ٹھیک ہے پر نکاح کے وقت میں تو آپ جلدبازی کا مظاہرہ کررہی ہیں نہ۔

عباد نے کہا

اگر پہلے تم شادی کرنا چاہتے ہو تو ہمیں کوئی اعتراف نہیں۔صغرای بیگم اندازہ لگاتی ہوئی بولی۔

او ہو امی آپ کی بات شادی پہ ہی کیوں اٹک جاتی ہے میں بس یہ کہنا چاہ رہا ہوں آپ ابھی اُن کو پڑھائی پہ دھیان لینے دے۔ عباد بے زاری سے بولا

سچ بتاؤ یہی وجہ ہے یا کوئی اور بات ہے۔صغریٰ بیگم نے جاننا چاہا

یہی بات ہے اور کیا بات ہونی ہے۔عباد نظریں چُراتا بولا

تم کہتے ہو تو میں سوچتی ہوں مگر اِس بار اگر عمار کا رزلٹ ناقابلِ قبول آیا تو میں نے اُن کو ملیشیا یا پھر دبئ بھیج دینا ہے۔ صغریٰ بیگم نے کہا

آپ کو یہ خیال بچپن میں کرنا چاہیے تھا اسکول میں اُس کا رکارڈ اب سے زیادہ خراب ہے تب ڈیڈ نے کہا بھی تھا اِس کو بورڈنگ اسکول بھیج دیتے ہیں پر آپ نے نہیں مانی اب نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ عباد سپاٹ لہجے میں بولا

♡♡♡

زویا آپ کا دھیان کہاں ہیں میں آپ سے ایک سوال کررہی ہوں اُس کا جواب دے۔ کیمسٹری کی ٹیچر نے اب کی سخت لہجے میں زویا کو مخاطب کیا جو کلاس میں ہوکر بھی نہیں تھی

سوری میم آپ نے کونسا سوال پوچھا۔ زویا کھڑی ہوتی شرمندگی سے بولی

کلاس میں بیٹھنے سے پہلے اپنی ساری سوچو کو گھر چھوڑ آیا کریں۔ کیمسٹری کی ٹیچر سختی سے کہتی دوبارہ اپنا سوال دوہرانے لگی

Q

Why boiling point of water is more than hydrogen fluoride?

میم وہ کل میرے سر میں درد تھا جس وجہ سے میں نے یہ چیپٹر یاد نہیں کیا تھا۔

زویا اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملاتی بولی

آپ ایک قابل اسٹوڈنٹ ہے ایسے بہانے آپ کو سوٹ نہیں کرتے۔ ٹیچر نے جیسے افسوس سے کہا۔

میم میں اِس سوال کا جواب دوں۔ سوہا اپنا ہاتھ اُپر کرتی بولی زویا نے آنکھیں پھاڑ کر سوہا کا مطمئن چہرہ دیکھا

یس شیور۔ کیمسٹری کی ٹیچر نے اجازت دیتے کہا

Ans
Water molecule through its extensive hydrogen bonding forms a bulky molecule and it is very difficult to break its bonds. A large amount of energy is required to break all its bonds. Thus H2O has a higher boiling point than HF.

ویری گُڈ بیٹھ جائے آپ۔ کیمسٹری کی ٹیچر نے کہا تو سوہا مسکراکر اپنی سیٹ پہ بیٹھ گئ

اِتنا آسان اور چھوٹا انسر تھا جو آپ کو معلوم نہیں تھا بہت شرمندگی کی بات ہے۔

ٹیچر کی بات پہ زویا نے زور سے مٹھیاں بھینچ اُس نے شعلہ برساتی نظروں سے سوہا کا کھلتا چہرہ دیکھا۔

چھٹی کے وقت سوہا خوشی سے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی زویا نے غصے سے اُس کو دیکھا پھر پچھلی سیٹ پہ براجمان ہوگئ عباد نے گہرے نظروں سے سوہا کی مسکراہٹ کو دیکھا تھا

آپ کو پتا ہے آج میں نے کیمسٹری کے سارے جوابات دے جو جو پوچھے جارہے تھے آپ نے جو تیاری کروائی تھی دیکھیے گا اِس بار میں ٹاپ کروں گی۔ عباد نے گاڑی سٹارٹ کی تو سوہا اُس کی طرف مڑ کر بولی۔

اچھی بات ہے۔ عباد سامنے روڈ پہ نظریں جماتا بولا۔

تمہاری کیسی تیاری ہے؟ عباد نے زویا سے پوچھا

ہمیشہ کی طرح اے ون۔ زویا مغرور لہجے میں بولی۔

ہمم ویری گُڈ۔ عباد ستائش لہجے میں بولا سوہا کی خوشی ماند ہوگئ تھی اُس کو پہلے لگا تھا عباد اُس کو شاباشی دے گا پر اُس نے کوئی خاص رسپانس نہیں دیا تھا پر زویا

کے لیے اُس کے لہجے میں ستائش تھی دوسری طرف اُس کا بجھا چہرہ دیکھ کر زویا کھل کر مسکرائی تھی۔

عمار تم کیا چاہتے ہو نکاح ہونا چاہیے یا نہیں۔ زویا نے لان میں عمار سے پوچھا جو سوہا کا انتظار کررہا تھا

سچی بتاؤ تو میرا بڑا دل تھا پر جب امی نے اپنا فیصلہ بدلا تو دل ٹوٹے ٹوٹے ہوگیا۔ عمار معصوم شکل بنائے بولا

اچھا پر سوہا کچھ خاص خوش نظر نہیں آرہی تھی۔ زویا نے اپنے لہجے کو سرسری کرکے کہا

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں وہ تو مجھ سے زیادہ خوش تھی۔ عمار نے فورن سے اُس کی بات پہ اختلاف کیا تو زویا نے صبر کے گھونٹ بھرے

عمار تم بھی جھولے پہ آؤ۔ سوہا لان میں لگے جھولے پہ بیٹھتی عمار کو آواز دینے لگی تو عمار اُس کی طرف جانے لگا زویا واپس جانے والی تھی جب اُس کی نظر ٹیرس پہ کھڑے عباد پہ پڑی جو بے تاثر نگاہوں سے عمار کے ساتھ سوہا کو دیکھ رہا تھا زویا کے چہرے پہ شاطرانہ مسکراہٹ آئی اُس نے اپنے قدم گھر کے بجائے ٹیرس کی طرف کیے۔

لگتا ہے دل میں آگ لگی ہے۔ زویا کی بات پہ عباد نے اپنا چہرہ اُس کی طرف موڑا

کیا مطلب؟ عباد نے سرد مہری سے پوچھا

زویا: مطلب کچھ نہیں خاص نہیں بس یہ جاننا تھا کہ آپ کی اور سوہا کی بہت بنتی تھی اب کیوں نہیں لگتی؟

عباد: بچپن گیا تو اب کیا فائدہ پُرانی باتوں کو یاد کرنے کا۔

زویا: پُرانی باتوں کو یاد رکھنا چاہیے اِس سے انسان کو اصلاح ملتی ہے۔

مجھے نہیں لگتا پُرانی باتوں کو یاد کرنے سے سوائے تکلیف کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ عباد سر جھٹک کر بولا

پھر آپ ایک بات بتائے بچپن میں جو گہری دوستی تھی وہ کم سے ختم کیسے ہوئی کوئی تو بات ہوگی نہ۔ زویا پھر سے متجسس ہوئی۔

میری سوہا سے کوئی گہری دوستی نہیں تھی اِس لیے بار بار ایک بات مت کرو۔ عباد غصے سے بولا

غصے کرنے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی اگر آپ چاہے تو پُرانے مراسم نئے ہوسکتے ہیں۔ زویا اپنی بات عباد کے دماغ میں ڈالتی چلی گئ۔

♡♡♡♡♡♡

میں سوؤ سوؤ ہاری ہاری

میں رُل دی آ ماری ماری

میں سوؤ سوؤ ہاری ہاری

میں رُل دی آ ماری ماری

میں سوؤ سوؤ ہاری ہاری

میں رُل دی آ ماری ماری

یہ غائب نہیں ہوگئ تھی۔ سوہا بڑے انہاک سے لاؤنج میں بیٹھی کیسی تیری خودغرضی ڈرامہ دیکھ رہی تھی جب عمار ساتھ بیٹھتا پوچھنے لگا۔

ہمم پر شمشیر نے پتا لگوا بھی لیا ایک ہی قسط میں اِس جگہ اگر انڈین ڈرامہ ہوتا نہ تو سو قسطیں تو بس ہیرو کو اپنی ہیروئن ڈھونڈنے میں لگ جاتیں۔سوہا نے دوسرا چینل لگاتے ہوئے مسکراکر کہا

چینل کیوں تبدیل کیا۔ عمار ریموٹ اُس کے ہاتھ سے لیتا بولا۔

ختم ہوگیا ڈرامہ۔سوہا نے دوبارہ اُس کے ہاتھ سے ریموٹ اپنے ہاتھ میں لیکر کہا

اِتنی جلدی۔ عمار بدمزہ ہوتا بولا

تم آئے غلط وقت پہ جب ڈرامے کا آخری سین چل رہا تھا۔ سوہا نے مزے سے بتایا

تو کرکٹ والا چینل لگاؤ۔ عمار نے کہا

بور مت کرو۔ سوہا نے بے زاری سے کہا

ارے عمار تم کب آئے۔ زویا سوہا اور عمار کے بیچ بیٹھتی بولی سوہا جھٹ سے فاصلے پہ ہوئی اُس کو زویا کی یہ حرکت ذرہ نہیں بھائی۔

ابھی آیا ہوں۔ عمار نے جواب دیا۔

تم فری ہو تو میرے ساتھ شاپنگ پہ چلو گے۔ زویا نے پوچھا

شاپنگ پہ؟ عمار نے کنفرم کرنا چاہا

ہاں کیوں وہ دراصل میرا اِرادہ اپنی فرینڈ کے ساتھ جانے کا تھا پر اُس کو کوئی کام آگیا اِس لیے اکیلے جانا سہی نہیں لگا تم ساتھ چلتے تو اچھا تھا۔ زویا نت وضاحت دیتے کہا

نو پروبلم سوہا تم چلو گی۔ عمار اُس کو جواب دیتا سوہا سے بولا

نہیں میں تو عباد سے ایک لیکچر ڈسکس کرنے جاؤں گی۔ سوہا نے زویا کے چہرے پہ ناگواری کے تاثرات دیکھ کر جواب دیا

اوکے ایز یو وِش۔ عمار نے کندھے اُچکاتے کہا

وہ میرا سب کچھ تھا

پر میرا مقدر نا تھا

کاش وہ میرا سب کچھ نہ ہوتا

!میرا مقدر ہی ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عباد اپنے کمرے کی اسٹڈی ٹیبل پہ ڈائری لکھنے میں مصروف تھا جب کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔

یس۔ عباد نے ڈائری بند کرتے اِجازت دی۔

عباد وہ آپ سے مجھ کام تھا۔ سوہا اندر آتی بولی

تم یہاں میرے کمرے میں کیا کررہی ہو وہ بھی اِس وقت۔ عباد نے سخت لہجے میں بولا

وہ۔سوہا اُس کو اِتنے غصے میں دیکھ کر گڑبڑائی

کیا وہ سوہا تم بچی نہیں اٹھارہ سال کی ایک میچیور لڑکی ہو تمہیں معلوم ہونا چاہیے ایسے کسی لڑکے کے کمرے میں نہیں آتے۔ عباد نے سرد لہجے میں کہا

آپ کزن ہیں میرے اور میں کسی کے نہیں بلکہ آپ کے کمرے میں آئی پر شاید مجھے غلطی ہوگئ کیونکہ مجھے آپ پہ اعتبار تھا اِس لیے بنا سوچے سمجھے چلی آئی شکریہ آپ کے بتانے کا آئیندہ میں زندگی میں کبھی اِس کمرے میں قدم نہیں رکھوں گی ایک ضروری لیکچر آپ سے سمجھنا تھا پر اب اِس کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔سوہا کو عباد کا اتنا سخت ہونا بُرا لگا تھا پہلے زویا کا رویہ اور اب عباد کا ایسا برتاؤ کرنا اُس کا

دل دُکھا تھا تبھی بنا سوچے سمجھے بولتی گئ عباد بے تاثر نگاہوں سے اُس کو دیکھتا رہا سوہا ایک نظر اُس پہ ڈال کر باہر جانے لگی جب عباد یکدم ہوش میں آتا اُس کی کلائی پکڑ کر روکا۔

ہاتھ چھوڑے میرا۔ سوہا نے بنا اُس کی طرف دیکھ کر کہا

کونسا لیکچر سمجھنا ہے؟ عباد نے پوچھا

کوئی بھی نہیں میں خود سمجھ سکتی ہوں آپ کی مجھے ضرورت نہیں۔سوہا تلخ ہوتی بولی اُس کے آخری جُملے پہ عباد کے چہرے پہ عجیب تاثرات نمایاں ہوئے

یہ بات میں پہلے سے جانتا ہوں۔عباد کی بات پہ سوہا نے نا سمجھی سے اُس کی طرف دیکھا

ڈرائیگنگ روم میں بیٹھو میں آتا ہوں۔ عباد اُس کی کلائی چھوڑتا بولا

مجھے اب آپ کی مدد نہیں چاہیے۔ سوہا سنجیدگی سے کہتی کمرے سے باہر چلی گئ پیچھے عباد بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہ گیا۔

ڈیڈ مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔ سوہا سنان صاحب کے پاس آتی بولی۔

کہو میرا بچہ کیا بات ہے؟ سنان صاحب نے مسکرا کر اُس کو اپنے ساتھ بیٹھا کر پوچھا

ایکزامز قریب ہیں تو میں چاہتی ہوں آپ کسی ٹیوٹر کا بندوبست کریں میرے لیے۔

سوہا نے کہا

آپ کو تو عباد پڑھاتا تھا نہ؟ سنان صاحب کو تعجب ہوا۔

جی پر اُن کی خود کی پڑھائی متاثر نہ ہو اِس لیے میں چاہتی ہوں کسی ٹیوٹر سے ٹیوشن لوں عباد نے جتنا پڑھایا اُتنا کافی ہے۔ سوہا عباد کا رویہ یاد کرتی بولی۔

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی میں کرتا ہوں بندوبست۔ سنان صاحب نے کہا تو وہ سرہلاتی اپنے کمرے کی طرف جانے لگی جب زویا اُس کے سامنے آئی۔

کبھی عباد کبھی عمار پھر عباد تمہارا مسئلہ کیا ہے کیوں ہر ایک کی اٹینشن چاہتی ہوں کیوں آخر کیوں۔ زویا خونخوار نظروں سے اُس کو دیکھتی بولی

تم پہلے مجھے یہ بتاؤ میں نے تمہارا کیا بگاڑہ ہے بہن ہوں میں تمہاری وہ بھی جڑواں تو پھر تم کیوں ہر بار کاٹ کھانے کو ڈورتی ہوں جیسے بہن نہایت دُشمن ہوں میں تمہاری۔سوہا بازوں سینے پہ باندھتی اُس کے مقابل کھڑی ہوتی بولی۔

زویا:ناسمجھ تو تم نہیں جو میرے تلخ رویے کی وجہ نہ جان پائی ہو

سوہا:ناسمجھ تو میں واقع نہیں ہوں پر تمہارے رویے سے لاعلم ضروری ہوں بار بار اپنے لہجے اپنے لفظوں کے خنجر مارنے سے بہتر ہے اصل وجہ بتاؤ جو تمہارے منہ سے یہ زہر اُگلتا ہے آخر میں بھی تو وہ وجہ جانوں۔

تم سے بحث نہیں کرنی مجھے بس یہ کہوں گی ایک پہ ٹِک کے بیٹھو۔زویا نفرت سے کہہ کر رکی نہیں سوہا ساکت سی زویا کی بات کا مطلب جاننے کی کوشش کرنے لگی جو اُس کے سمجھنے سے بالاتر تھا

آج صبح جب کالج جانے لے لیے وہ زویا کے ساتھ باہر آئی تو خود ہی پچھلی سیٹ پہ براجمان ہوگئ جہاں عمار پہلے سے بیٹھا ہوا تھا عباد نے گہری سانس لیکر اُس کو دیکھا زویا جب فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی تو عباد نے گاڑی سٹارٹ کی۔

سُنا ہے تم نے اب ٹیوٹر سے پڑھنا ہے۔عمار نے سوہا کو مخاطب کیا جو موبائل میں مصروف تھی۔

ہمم ایکزامز قریب ہے نہ تو اِس لیے۔سوہا نے جواب دیا۔

اچھا اِس بار تم پڑھائی کے معاملے میں کافی سنجیدگی سے سوچ رہی ہو۔عمار حیران ہوا

ایم بی بی ایس کرنے کے لیے سنجیدہ ہونا بنتا ہے۔سوہا نے مسکراکر کہا زویا نے بے بزاری سے بیک ویو مرر سے دونوں کو دیکھا اسٹیئرنگ پہ عباد کے ہاتھ کی گرفت مضبوط ہوگئ تھی جس سے اُس کے ہاتھ کی رگیں اُبھری نظر آنے لگی تھی زویا کی بے زاری پل بھر میں اُڑن چھو ہوئی تھی۔

کالج کے آتے ہی سوہا عمار باہر نکل گئے تھے زویا اُن کو گیٹ سے اندر جاتا دیکھا تو عباد کو دیکھا جس کی سفید رنگت میں سرخی مائل ہوگئ تھی۔

عباد تمہاری طبعیت ٹھیک ہے؟ زویا مصنوعی فکرمندی کا اظہار کرتی اُس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ گئ جو عباد نے سکنڈ سے پہلے جھٹک دیا تھا۔

میں ٹھیک ہوں گاڑی سے اُترو تم مجھے یونی سے لیٹ ہورہا ہے۔ عباد سپاٹ انداز میں بولا

دیکھو عباد میں تمہاری کزن ہوں تم ہر بات مجھ سے شیئر کرسکتے ہو۔ زویا نے اُس کے دل کا بھید جاننا چاہا عباد نے سنجیدگی سے اُس کو دیکھا پھر اُس کی طرف جھکا تو زویا نے ڈر کر اپنی آنکھیں بند کرلی۔

چرررر

کی آواز پہ اُس نے آنکھیں کھولی تو معلوم ہوا عباد نے اُس کی طرف کا ڈور اوپن کیا تھا۔ زویا جل بھن کر راکھ ہوتی گاڑی سے اُتر کر ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کیا۔

عباد ناگواری سے اُس کی پشت دیکھتا گاڑی کو ٹرن کرنے لگا۔

آج تم پریشان ہو؟مناہل نے عباد سے پوچھا

نہیں۔عباد نے یک لفظی جواب دیا

میں تمہاری دوست ہوں کم سے کم مجھ سے تو اپنی بات شیئر کیا کرو۔مناہل نے شکوہ کیا

تم سب کو میری پریشانی نظر آتی ہے کیا میرا چہرہ میرے اندرونی کیفیت کو بیان کرتا ہے۔عباد اُس کی طرف متوجہ ہوا بولا

نہیں اندرونی کیفیت اگر چہرے سے معلوم ہوجاتی تو پوچھنے کی نوبت نہ آتی یا پھر کوئی کسی کے چہرے کی معصومیت دیکھ کر دھوکہ نہ کھاتا ہاں جن سے ہمارا گہرا رشتہ ہوتا ہے نہ اُس کے دل کا حال ہمیں معلوم ہوجاتا ہے جیسے میں تمہاری

دوست ہوں تمہارے اندر کا حال پورا تو نہیں پر کچھ جان ہی سکتی ہوں۔مناہل نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا

تمہیں پتا ہے مناہل زندگی میں ہر کوئی چاہتا ہے ہر کوئی سمجھنے کی کوشش بھی کرتا ہے پر جن کی توجہ ہم چاہتے ہیں وہ خواہش ہمیں رُلا ڈالتی ہے۔عباد زخمی مسکراہٹ سے بولا۔

تم کس کی بات کررہے ہو؟مناہل نے تجسس سے پوچھا

کسی کی بھی نہیں۔عماد بات ٹال کر بولا

♡♡♡♡

!!کچھ دن بعد

امی

امی

امی۔

سوہا سیڑھیاں اُترتی چیخ چیخ کر سویرہ بیگم کو آواز دینے لگی سویرہ بیگم جو کچن میں تھی فورن سے باہر آئی۔

کیا ہوا ہے کیوں شور ڈالا ہے اِتنا۔سویرہ بیگم نے کہا

امی میری پیاری امی آج میں بہت خوش ہوں آپ کو اگر پتا چلے گا نہ تو یقین نہیں آئے گا۔سوہا اُن کو گول گھماتی چہک کر بولی

سوہا آرام سے مجھے چکر آرہے ہیں۔سویرہ بیگم اُس کو دور کرتی صوفے پہ بیٹھ گئی۔

کونسا العیدین کا چِراغ ملا ہے جو سکون برباد کررہی ہو سب کا۔زویا اُس کے سر پہ نازل ہوتی بولی

ایسا ہی سمجھ لیں زویا جی۔سوہا اُس کے گال کھینچتی بولی۔

سوہا اب بتا بھی دو۔سویرہ بیگم نے پوچھا

امی جان میں نے پورے کالج میں ٹاپ کیا ہے یہ دیکھے۔سوہا اپنا فون اُن کے سامنے کرتی بولی زویا کو اپنا وجود زِلزلوں کی زد میں آتا محسوس ہوا اُس نے سوہا کے ہاتھ سے فون چھیننے والے انداز میں لیا۔

میں دوسرے نمبر پہ کیسے آسکتی ہوں۔زویا بڑبڑائی۔

زویا کیا ہوگیا ہے جسٹ چِل۔سوہا نے مسکراکر کہا

شٹ اپ۔زویا دھاڑی۔

زویا بیہیو یوئر سیلف آپس میں دو بہنیں ہو پھر بھی نہیں بنتی۔سویرہ بیگم نے اُس کو ڈپٹا

ضرور ایکزامز میں اِس نے چیٹنگ کی ہوگی ورنہ سی سے ڈی گریڈ آنے والی ٹاپ کیسے کرسکتی ہے۔زویا غصے سے پاگل ہوتی بولی

وقت ایک سا نہیں رہتا مائے سسٹر اِس لیے خود کو وقت کے دھار پہ مت چھوڑنا چاہیے انسان کو اور نہ ہی خود پہ اتنا اندھا اعتماد کرنا چاہیے۔سوہا مسکراکر کہتی اُس کے ہاتھ سے فون اچک لیا۔

اے خدا تو بول دے تیرے بادلوں کو
میرا یار ہنس رہا ہے بارش کی جائے

سوہا جیسے ہی خوشی سے بھاگ کر عمار کے پاس آئی عمار نے گانا گنگُنانا شروع کیا جس سے اُس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

لگتا ہے تمہیں معلوم ہوگیا۔سوہا اندر آتی بولی

ہمم۔ صبح ناشتے کے وقت بھائی نے بتایا تھا۔عمار نے کہا

عباد کو کِس نے بتایا؟سوہا حیران ہوتی بولی

رول نمبر معلوم ہوگا تمہارا میرا دیکھا تو تمہارا بھی دیکھ لیا ہوگا۔ عمار نے بتایا

تمہارے پاسنگ مارکس دیکھ کر عزت افزائی تو بہت ہوئی ہوگی۔ سوہا نے شرارت سے کہا

بکو مت۔ عمار نے گھور کر کہا

مبارک ہو تمہیں۔ عباد کی آواز پہ سوہا نے پیچھے دیکھا جہاں عباد اپنی جیبوں میں ہاتھ پھنسائے کھڑا تھا

شکریہ۔ سوہا نے بس اتنا کہا اُس کے دن کے بعد جو تھوڑی بہت بات چیت ہوا کرتی تھی اب وہ بھی ختم ہوگئ تھی

میری طرف سے تمہیں ٹریٹ ہے جب چاہوں جہاں جانا چاہوں بتادینا۔ عباد نے سنجیدگی سے کہا

دے تو اپنی مرضی سے رہا ہے ٹریٹ مگر ظاہر ایسے کررہا ہے جیسے بندوق کی نال پہ ٹریٹ مانگی ہو میں نے۔سوہا نے عباد کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر سوچنے لگی منہ سے کہہ کر اپنی شامت نہیں منگوانی تھی۔

ٹھیک ہے۔سوہا نے بس اتنا کہا

بھائی ہم بھی چلیں گے نہ؟عمار نے دانتوں کی نمائش کرتے کہا

پاسنگ مارکس آئی ہیں کوئی تیر نہیں مارا۔عباد نے کھاجانے والی نظروں سے اُس کو گھورا۔

ہمارے جیسوں کے لیے پاسنگ مارکس حاصل کرنا بھی بہت مشکل کام ہے جو آپ جیسے ٹاپر لوگ نہیں سمجھ سکتے۔عمار نے کالر جھاڑ کر کہا

اِس بات پہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔سوہا اُس کا کندھا تھپتھپاکر بولی تو عباد نے نفی میں سر کو جنبش دی۔

زویا سے کہنا وہ بھی تیار ہوجائے۔عباد نے سوہا سے کہا

آپ خود کہہ دینا مجھ پہ تو غصہ ہوگی پہلی بار سیکنڈ پوزیشن لی ہے اُس نے اِس لیے کچھ پریشان ہے۔سوہا نے جواب دیا

ٹھیک ہے میں خود بات کرلوں اُس سے۔عباد گہری سانس ہوا میں خارج کرتا بولا

یار زویا ہو نہ ہو سوہا نے ضرور کچھ کیا ہوگا ورنہ تم جیسی ٹاپر سے مقابلہ وہ کیسے کرسکتی ہے۔زویا اپنی دوست عائشہ سے ملنے آئی تھی جب اُس نے ساری بات جان کر کہا

لگتا تو مجھے بھی ایسا ہے پر عباد نے اُس کو کچھ دن پڑھایا تھا اُس کے بعد ٹیوٹر آتا تھا اُس کو پڑھانے چیٹنگ نہیں کرسکتی وہ بورڈز کے ایکزامز میں ایسا ہر کوئی سوچ سکتا ہے پر کرنا ناممکنات میں سے ہے۔زویا سنجیدگی سے بولی

پھر کیا تم نے ٹھیک سے تیاری نہیں کی تھی؟عائشہ نے اندازہ لگایا

پتا نہیں میرا مائینڈ بہت ڈسٹرب ہے تم ایسی باتیں مت کرو میں یہاں اپنا مائینڈ فریش کرنے آئی ہوں ناکہ اُلجھانے۔زویا اکتاہٹ بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔

اوکے رلیکس۔عائشہ نے اُس کو پرسکون کرنا چاہا

♡♡♡♡♡♡

اِس کوئی ضرورت نہیں تھی۔عباد نے سوہا کے لیے ایک پینڈنٹ لیا تھا جو ہارٹ شیپ کا بنا ہوا تھا جب وہ اُس کو اور عمار کو ریسٹورنٹ لیکر آیا تو اُس نے سوہا کو دیا تھا جس پہ سوہا جھجھک کر بولی

کوئی بڑی بات نہیں تمہارا انعام ہے یہ۔عباد نے کہا

شکریہ۔سوہا نے پینڈنٹ مٹھی میں پکڑ کر کہا

میں پہنادوں؟عمار نے کہا

نہیں گھر جاکر پہن لوں گی۔سوہا نے انکار کیا جس پہ عباد کے عنابی ہونٹوں پہ ایک سائیڈ پہ مسکراہٹ آئی۔

حنان میں چاہتی ہوں بچوں کا اب نکاح کردینا چاہیے رخصتی بعد میں ہوجائے گی۔صغریٰ بیگم نے حنان صاحب سے کہا

عباد بڑا ہے پہلے اُس کی ہونی چاہیے تھی۔حنان صاحب نے کہا

عباد ابھی نہیں کرنا چاہتا عمار کی منگنی تو ہوگئ ہے نہ تو کیوں نہ گھر میں چھوٹی سی نکاح کی تقریب رکھ لیں۔صغریٰ بیگم نے اپنی خواہش ظاہر کی۔

کرتا ہوں بات سنان سے۔حنان صاحب پرسوچ ہوکر بولے۔

♡♡♡♡

حنان صاحب نے سننان صاحب سے بات کرلی تھی جس پہ انہوں نے اپنے بڑے بھائی کی بات کا مان رکھ کر حامی بھرلی تھی جہاں سب خوش ہوئے تھے وہاں زویا کے اُپر یہ خبر بجلی بن کر گِری تھی عباد نے خود کو کمرے تک محدود کرلیا تھا جمعے کے بابرکت دن پہ نکاح ہونا طے پایا تھا عمار اور سوہا نکاح کی شاپنگ کرنے میں مصروف تھے۔

-----------------------------....-

ہماری غزل ہے تصور تمہارا

تمہارے بنا اب نہ جینا گوارہ

ہماری غزل ہے تصور تمہارا

تمہارے بنا اب نہ جینا گوارہ

تمہیں یوں ہی چاہے گے

تمہیں یوں ہی چاہے گے

جب تک ہے دم م م

بہت پیار کرتے ہیں تم کو

صنم

بہت پیار کرتے ہیں تم کو

صنم

قسم چاہے لے لوں

قسم چاہے لے لوں

خُدا کی قسم م م م

بہت پیار کرتے ہیں تم کو

صنم

بلیک بنّیاں کے ساتھ بلیک ٹراؤزر پہنے بکھرے بالوں کے ساتھ عباد اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا تھا کمرے میں تیز آواز میں گانا چل رہا تھا جس کو عباد بہت غور سے سن بھی رہا تھا۔

ساگر کی بانہوں میں موجیں ہیں جتنی ی

ہم کو بھی تم سے محبت ہے اُتنی

ساگر کی بانہوں میں موجیں ہیں جتنی ی

ہم کو بھی تم سے محبت ہے اُتنی

یہ بے قراری ی ی

یہ بے قراری ی ی

نہ ہوگی کم م م

بہت پیار کرتے ہیں تم کو

صنم

بہت پیار کرتے ہیں تم کو

صنم

قسم چاہے لے لوں

قسم چاہے لے لوں

خُدا کی قسم م م م

بہت پیار کرتے ہیں تم کو

صنم

گانے کی آواز بند ہونے پہ عباد نے پلٹ کر دیکھا جہاں صغریٰ بیگم صدمے کی حالت میں کمرے کی طرف دیکھ رہی تھی صغریٰ بیگم کی نظر سائیڈ ٹیبل پہ موجود ایش ٹرے پہ ٹھیر سی گئ جہاں جلی ہوئی سیگریٹس کا ڈھیر تھا عباد نے جب دیکھا تو شرمندگی سے سر جُھکا دیا۔

یہ سب کیا ہے عباد اِتنے دنوں سے کمرے میں بند ہو اور یہ تم نے زہر پینا کب سے شروع کردیا ہے۔ صغریٰ بیگم سنجیدگی سے بولی۔

یونی کی پریزنٹیشن کی تیاری میں مصروف تھا اِس لیے باہر نہیں آتا یونیورسٹی کا برڈن زیادہ ہے۔ عباد اُن کی آخری بات نظرانداز کرتا بولا

عباد دوبارہ میں تمہاری کمرے میں یہ نہ دیکھوں کل تمہارے بھائی کا نکاح ہے اور تم نے کسی بھی کام میں ہاتھ نہیں بڑھایا۔ صغریٰ بیگم نے افسوس سے کہا

سوری امی اب آپ کو مجھ سے شکایت نہیں ہوگی۔ عباد نے کہا۔

♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡

اللہ!!! فرماتا ہے

سب کو چھوڑ کر اندھا اعتبار کرلوں مجھ پہ یقین کرو میں واعدے کا بڑا سچا ہوں۔

زویا بے دلی سے انسٹاگرام سکرول کررہی تھی جب ایک پوسٹ پہ اُس کی نظر جم سی گئ تھی جانے کتنی بار اُس نے یہ لفظ پڑھے ایک خیال کے تحت اُس کو اپنے اندر سکون اُترتا محسوس ہوا۔

سو سوری۔سوہا جلدی سے جا رہی تھی جب اُس کا ٹکر عباد ہوا تبھی وہ جھٹ سے معذرت کرتی بولی۔

پھپھی جان کہاں ہیں۔عباد بنا اُس پہ نظر ڈالے سویرہ بیگم کا پوچھنے لگا۔

امی اپنے کمرے میں ہوگی آپ کو کوئی کام تھا اُن سے؟سوہا نے جواب کے بعد پوچھا عباد بنا جواب دیئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا سوہا حیرت سے عباد کی پشت دیکھنے لگی پھر سر جھٹک کر اپنے راستے کا رخ کیا۔

میں نے سنا تھا مرد بہت مضبوط ہوتا ہے مگر اب لگتا ہے شاید کچھ غلط سنا تھا

میں نے سُنا تھا مرد کو اگر کوئی چیز بھا جائے تو وہ ہر حدیں پار کرتا ہے اُس چیز کو

حاصل کرنے کے لیے میں نے سُنا تھا مرد اپنی چیزوں پہ جو اُن کے دل کے قریب ہو وہ کسی اور کی نظر اُس پہ برداشت نہیں کرتا پر سب غلط ہے نہیں۔ عباد کو اپنی پیچھے زویا کی طزیہ بات سننے میں آئی تو اُس نے بہت ضبط سے برداشت نہیں کیا پھر بنا اُس کو جواب دیے سویرہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوا۔

♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡

نکاح کی ساری تیاریاں ہوگئ تھی اب بس قاضی صاحب کو آنا تھا جن کو لینے عماد گیا ہوا تھا۔

سوہا وائٹ پٹیالا شلوار قمیض پہنے ہلکا سا میک اپ کیے تیار ہوتی اپنے کمرے میں موجود تھی۔

یار سوہا آج تم بجلیاں گِرا رہی ہو۔ سوہا کی دوست صدف نے اُس کو دیکھ کر مسکراکر کہا جو روز کے برعکس آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

شکریہ۔ سوہا خوش ہوتی بولی

یہ لو کام وقت پہ ہونا چاہیے۔گھر کی پچھلی سائیڈ پہ ایک چادر پہ چھپے وجود نے پیسوں کی گڈی اُس کی طرف بڑھا کر کہا

بے فکر رہے اب آپ۔سامنے والے نے لچاتی نظروں سے پیسوں کو دیکھ کر کہا۔

نکاح کے لیے قاضی صاحب آیا تھا عباد دور کونے میں کھڑا سپاٹ نظروں سے سب کو دیکھ رہا تھا اُس نے آج کاٹن کے وائٹ کلر کے شلوار قمیض پہنا تھا ساتھ میں کندھوں پہ کالی شال ڈالی ہوئی تھی۔

عباد تم نے عمار کو کہیں دیکھا ہے؟صغریٰ بیگم پریشانی سے عباد کے پاس آتی بولی

گھر پہ ہوگا کیا ابھی تک نہیں؟عباد نے اُلٹا اُن سے پوچھا

گھر پہ نہیں ہے فون پہ بند جارہا ہے اللہ جانے کہاں ہے یہ لاپرواہ لڑکا مہمان سب آچکے ہیں سب اُس کو پوچھ رہے ہیں میں کیا جواب دوں سب کو۔صغریٰ بیگم کی بات پہ عباد کی سفید پیشانی شکن آلود ہوئی تھی۔

آپ پریشان مت ہو میں جاتا ہوں اُس کو دیکھنے یہی کہی ہوگا بچہ نہیں وہ جو آپ پریشان ہورہی ہیں۔عباد نے اُن کو پرسکون کرنے کی خاطر کہا

کیوں پریشان نہ ہو اتنی نازک صورتحال ہے اور تم کہہ رہے ہو پریشان نہ ہو اندر حنان پریشان سا ہے عمار پہلے یہاں تھا اب ایک گھنٹے سے نظر نہیں آرہا۔صغریٰ بیگم بھڑک اُٹھی۔

! چالیس منٹ بعد

عمار کہا ہیں بھائی صاحب؟سنان صاحب نے سنجیدگی سے پوچھا وہ سب سنان صاحب اور سویرہ بیگم کے مشترکہ کمرے میں موجود تھے عباد شکست زدہ سا دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اُس نے اپنی طرف سے ہر جگہ عمار کو تلاش کرنے کوشش کی پر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

سنان انتظار کرتے ہیں وہ آتا ہوگا۔حنان صاحب کمزور آواز میں بولے

اور کتنا انتظار کریں باہر سب نے پوچھ پوچھ کر پریشان کر رکھا ہے قاضی صاحب واپس جانے کی بات کرے رہے ہیں اُن کے درس کا وقت ہوگیا ہے۔سویرہ بیگم غم و غصے کے ملے جلے کیفیت میں بولی تو سنان صاحب نے اُن کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔

اگر میں ایک مشورہ دوں تو/صغریٰ بیگم کی بات پہ سب نے سوالیہ نظروں سے اُن کو دیکھا عباد کی نظر سامنے دیوار پہ لگی وال کلاک پہ ٹک ٹک کرتی سوئیوں پہ تھی۔

اففففف تمہاری بھی کیا قسمت ہے سوہا دیکھو تمہارا دولہا لاپتا ہوگیا ہے کوئی اتا پتا نہیں لگتا ہے اُس کو تم سے نکاح نہیں کرنا تھا اِس لیے عین نکاح کے وقت چلا گیا۔زویا سوہا کے کمرے میں آتی سب کزنز کے سامنے بولی

کیا بکواس ہے یہ۔سوہا اپنی جگہ کھڑی ہوتی بولی

سچ ہے میری بہن عمار دو گھنٹوں سے پتا نہیں کہاں ہیں۔زویا کی بات پہ اُس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے سب کی ہمدرد بھری نظریں خود پہ محسوس کرتی اُس کو وحشت ہونے لگی تھی.

عمار نہیں تو کیا ہوا عباد کرے گا نکاح سوہا سے۔صغریٰ بیگم اٹل انداز میں بولی تو سویرہ بیگم نے سنان صاحب کی طرف حیرت سے دیکھا عباد جو وال کلاک کی طرف دیکھنے میں تھا وہ خود اپنی جگہ حیران پریشان سا اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔

بتاؤ عباد کرو گے نہ سوہا سے شادی؟صغریٰ بیگم اپنی جگہ سے اُٹھتی عباد کے روبرو ہوتی پوچھنے لگی عباد کا دل کیا انکار کردے پر اپنی ماں کی آنکھوں میں امید دیکھ کر کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہورہی تھی اِس لیے اپنا سر جُھکادیا صغریٰ بیگم اُس کی رضامندی جان کر حنان صاحب کو دیکھا۔

نکاح کی رسم اب ہونی چاہیے۔سویرہ بیگم سپاٹ انداز میں بولی۔

میری ایک شرط ہے۔ عباد کی بھاری آواز پہ اُن لوگوں کی خوشی مانند ہوئی تھی۔
نکاح کے ساتھ رخصتی بھی ہوگی اُمید ہے کسی کو اعتراض نہیں ہوگا۔ عباد کی بات پہ سویرہ بیگم نے احتجاج کرنا چاہا پر سنان صاحب نے روک دیا۔

باہر چلو نکاح ہونے والا ہے پہلے ہی وقت ضائع ہوچکا ہے۔ سویرہ بیگم سوہا کا ڈوپٹہ ٹھیک کرتی سنجیدگی سے بولی زویا کے کان کھڑے ہوئے تھے اُن کی بات پہ۔
عمار آگیا کیا کہاں تھا وہ اِتنی دیر تک آپ لوگوں نے پوچھا نہیں۔ سوہا نے بے چینی سے پوچھا
عمار نہیں عباد سے نکاح ہے تمہارا اگر ہماری عزت کا خیال ہے تو نکاح خاموشی سے کرلینا۔ سویرہ بیگم اُس کے گال پہ ہاتھ رکھتی نرمی سے بولی۔
یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ میرا نکاح وہ بھی عباد سے ہرگز نہیں میں کبھی بھی نہیں کروں گی اگر عمار ابھی یہاں نہیں تو آپ نکاح کینسل کروادے وہ تھوڑی دیر تک

آجائے گا۔سویرہ بیگم کی بات پہ سوہا ہتھے سے اُکھڑ گئ دروازے کے پاس عباد کے قدم سوہا کی بات پہ تھمے تھے وہ ایک بار اُس سے بات کرنا چاہتا تھا پر اُس کے خیالات جان کر اُس کے ہونٹوں پہ عجیب مسکراہٹ آئی جس پہ وہ اندر جانے کے بجائے واپس چلا گیا۔

سوہا عمار ابھی نہیں آئے گا اگر نکاح نہیں ہوا تو لوگ باتیں بنائے گے ویسے بھی عباد میں کیا خرابی ہے جو تم ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو۔سویرہ بیگم ناگواری سے بولی۔

بھائی کی جو گرل فرینڈ ہے نہ وہ بہت ٹیلینٹڈ ہے۔

کیا مطلب اُس سڑو کی گرل فرینڈ بھی ہے؟

ہاں شاید۔

سوہا کو اپنی اور عمار کے بیچ کہی ہوئی باتیں یاد آنے لگی تو اُس کا دماغ جھنجھلا اُٹھا

امی جان یہ زبردستی ہے میرے ساتھ بھی عباد کے ساتھ اور زبردستی کا رشتہ زیادہ دیر تک نہیں چلتا۔سوہا نے ایک اور کوشش کرنی چاہی

عباد سے بات ہوگئ ہے وہ راضی ہے بس تم اب اپنا دماغ سیٹ کردو نکاح کے ساتھ رخصتی بھی ہے۔سویرہ بیگم نے ایک اور بم پھوڑا۔

امی۔سوہا بے یقین نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا زویا کے چہرے پہ اطمینان چھاگیا تھا سویرہ بیگم بنا اب کوئی اور بات کہے اُس کے سر پہ لال چنری ڈال گئ۔

تیس منٹ بعد وہ سوہا سنان سے سوہا عمار بننے کے بجائے سوہا عباد بن گئ تھی۔

♡♡♡

عمار کا کچھ پتا چلا؟سب مہمانوں کے جانے کے بعد صغریٰ بیگم عباد کے پاس آتی بولی جو لان میں بیٹھا تاروں سے چمکتا آسمان دیکھ رہا تھا اپنی ماں کی آواز پہ عباد نے اُن کو دیکھا جن کا چہرہ مُرجھا گیا تھا۔

امی انشااللہ کل تک پتا چل جائے گا۔عباد اُن کو اپنے ساتھ لگا کر تسلی آمیز لہجے میں بولا

تم یہاں کیا کر رہے ہو تمہیں تو اپنے کمرے میں ہونا چاہیے سوہا کو ابھی تمہاری ضرورت ہے اُس کے لیے بہت شاک کی بات ہے تمہارا فرض ہے اُس کو سنبھالنا۔صغریٰ بیگم نے عباد سے کہا

آپ کی مجھے ضرورت نہیں۔

کچھ عرصے پہلے سوہا کا کہا جملا یاد کرکے عباد نے گہری سانس لی۔

جاتا ہوں آپ بھی جاکر آرام کریں کل عمار اپنے گھر ہوگا۔عباد نے پُریقین لہجے میں کہا

عباد کمرے میں آیا تو سوہا کو بیڈ پہ خاموش سنجیدہ سا بیٹھا پایا عباد ایک نظر اُس پہ ڈالتا ڈریسنگ کے سامنے آتا اپنی گھڑی اُتارنے لگا

عمار کا پتا ہے آپ کو؟ سوہا کی بات پہ عباد نے زور سے اپنی آنکھیں میچ کر کھولی۔

اگر پتا ہوتا تو تم اِس وقت اُس کے نکاح میں ہوتی۔ عباد سپاٹ لہجے میں بولا سوہا نے گردن موڑ کر عباد کو دیکھا جس کے چہرے پہ سوائے سردمہری کے کچھ نہ تھا۔

آپ نے نکاح کے لیے انکار کیوں نہیں کیا؟ سوہا نے دوسرا سوال کیا

میرا بھی یہی سوال تم سے ہے۔ عباد اُس کے سامنے آتا بولا

میں لڑکی ہوں مجبور ہوگئ اپنے والدین کے سامنے آپ مرد تھے انکار کرسکتے تھے۔ سوہا نے اُداسی سے کہا

اب تم مجبور نہیں ہو جب چاہے الگ ہونا چاہو ہو سکتی ہو میرے لیے تمہاری خواہش ضروری ہے احترام ہے اِس لیے پریشان مت ہو سوجاؤ۔ عباد نے سنجیدگی سے کہا سوہا کو اپنی قسمت پہ رونا آیا اور عباد پہ غصہ بھی۔

دو گھنٹے ہوئے نہیں نکاح کو اور یہ چھوڑنے کا بھی سوچ بیٹھے ہیں۔ یہ سوچتے ہی بے اختیار سوہا کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

عباد اُس کے چہرے سے نظریں چُراتا صوفے کی جانب بڑھا۔

میں یہاں سوجاؤں گی آپ کا کمرہ آپ کا بیڈ ہے آپ وہاں سکون سے لیٹ جائے۔ سوہا بیڈ سے اُٹھتی بولی

میں ایڈجسٹ کرلوں گا ڈونٹ وری تم سوجاؤ کل کالج بھی جانا ہے۔ عباد کی آخری بات پہ سوہا کی آنکھیں حیرت سے پِھیل گئ۔

کیا میں کالج وہ بھی کل۔ سوہا کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئ۔

ہاں تو اِس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے دوسری بات اب کسی ٹیوٹر کی ضرورت نہیں میں ہر سبجیکٹ تمہیں پڑھا لیا کروں گا اب تمہیں میرے کمرے میں آنے کی اجازت کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی۔ عباد اُس کے چہرے پہ حیرانگی کے تاثرات دیکھتا ہوا بولا

تمھارے بھائی کی جس سے شادی ہوگی مجھے تو اُس بے چاری لڑکی سے بڑی ہمدردی محسوس ہورہی ہے مجھے لگتا ہے اپنی بیوی کو بھی وہ کیمسٹری اور فزکس کی کتابیں پڑھائے گے۔

سوہا نے اُس وقت کو کوسا جب اُس نے یہ بات عمار سے کہی تھی اُس کو کیا پتا اُس کا کہا کسی اور کے لیے اُس پہ بھاری پڑے گا۔

پر آج تو میری شادی ہوئی ہے شادی کے دوسرے دن کالج کون جاتا ہے پڑھنے لوگ میرا مذاق اُڑائے گے کلاس میں۔سوہا منمناتی بولی

اُس کی بات پہ عباد نے سرتا پیر سوہا کا جائزہ لیا جو ابھی تک نکاح والے جوڑے میں ملبوس تھی میک اپ کے نام پہ ہونٹوں پہ ڈارک لپ اسٹک اور آنکھوں کا جل لگایا ہوا تھا۔

کیا جس لڑکی کی شادی ہوتی ہے اُس کے ہاتھ ایسے ہوتے ہیں۔عباد اُس کے پاس آتا اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیکر بولا سوہا کو اپنے وجود میں سنساہٹ ڈورتی محسوس ہوئی۔

مہندی کی خوشبوں مجھے پسند نہیں اِس لیے۔سوہا نے آہستہ سے کہا

ہماری شادی محبت کی نہیں سوہا تم آزاد ہو میری طرف سے میں جانتا ہوں تمہیں کیا پسند ہے کیا نہیں میں نے بس ایک بات کہی یہ نہیں کہا کے مہندی لگاؤ اگر لگاتی بھی تو وہ میرے نام کی نہیں ہوتی۔عباد اُس کے ہاتھ چھوڑتا سنجیدگی سے بولا

آپ بھی میری طرف سے آزاد ہے۔ سوہا عباد سے کہتی واشروم میں بند ہوگئ

♡♡♡♡♡♡♡♡

یااللہ آپ کا لاکھ لاکھ شکر میرے اور عمار کے درمیان والا کاٹا آپ نے ہٹالیا اِس بات پہ میں جتنا آپ کا شکریہ ادا کروں اُتنا کم ہیں آپ جانتے ہیں سب آپ دلوں کے بھید سے اچھی طرح واقف ہیں آپ جانتے ہیں میں عمار کو بچپن سے چاہتی ہوں پر اُس سوہا کی وجہ سے عمار نے کبھی مجھ پہ نظر نہیں ڈالی پر اب یااللہ وہ

ہمارے درمیان نہیں آئے گی کیونکہ عباد اُس کو آنے نہیں دے گا بس یااللہ جہاں آپ نے اِتنی مدد کی ہے کچھ اور بھی کریں عمار کے دل سے سوہا کی محبت نکال کر زویا سننان کا عشق ڈال دے۔یہ کہہ کر زویا نے اپنی بند آنکھیں کھول دی وہ پورے ایک گھنٹے سے جائے نماز پہ بیٹھی اللہ سے محو گفتگو تھی۔

نماز سے فارغ ہوتی وہ جائے نماز الماری پہ رکھتی بیڈ پہ آتی آرام سے لیٹنے والے انداز میں بیٹھی آج زویا کے چہرے پہ سب کچھ جیت جانے والی مسکراہٹ تھی۔

سوہا

سوہا

تم کبھی عمار اور میرے درمیان اب نہیں آؤں گی تم میری بہن تھی ہر بات سمجھتی تھی پھر بھی عمار کے قریب گئ ورنہ پہلے تو تمہیں عباد کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا تھا پھر تم نے عباد کو چھوڑ کر عمار کے ساتھ گہرا تعلق رکھ لیا اپنی بہن کے ساتھ ایسا فریب کیا اب دیکھو آج نہ تو تمہارا عمار ہے اور نہ کبھی عباد ہوگا

کیونکہ کوئی بھی مرد ایسی لڑکی کو اپنے دل میں جگہ نہیں دیتا جس لڑکی کے دل میں کوئی اور ہو یہاں تو عباد کے بھائی کا معاملہ ہے وہ جب جب تمہیں دیکھے گا اُس کو تم سے اجنبیت محسوس ہوگی وہ کبھی تمہاری طرف قدم نہیں اُٹھائے گا ساری زندگی تم اُس کی ایک نظر کرم کے لیے ترستی رہو گی۔ زویا نفرت سے تصور میں سوہا سے مخاطب ہوئی۔

تم ازل سے میرے ہو عمار صرف میرے ہزاروں سوہا جیسی لڑکیاں آئے پر تمہیں مجھ سے الگ نہیں کر سکتی۔ زویا سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اُٹھا کر گیلری میں اُس کی تصویریں دیکھتی جنونیت سے بولی۔

♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡

عباد کو سوئے ابھی کچھ وقت ہوا تھا جب اُس کے سیل فون پہ کال آنے لگی عباد اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتا موبائل ہاتھ میں لیا جہاں اسکرین پہ عمار کا نام لکھا جگمگا رہا تھا عباد کی نیند بھک سے اُڑ گئ تھی عباد نے ایک نظر بیڈ پہ سکون سے لیٹی سوہا پہ ڈالی پھر پاؤں پہ چپل اُڑستا کمرے سے باہر آیا۔

عمار کہاں ہو تم اندازہ ہے تمہیں یہاں سب کتنے پریشان تھے۔ عباد کال ریسیو کرتا غصے سے بولا

بھائی کول ڈاؤن میں سب بتاتا ہوں اب بس ہوسپٹل آجائے۔ عمار پریشانی سے بولا

ہوسپٹل کیوں تم ٹھیک تو ہو۔ عباد فکرمندی سے بولا

میں ٹھیک ہوں بھائی آپ بس جلدی آجائے۔ عمار اتنا کہہ کر کال کٹ کرگیا۔ عباد کچھ دیر تک بند اسکرین کو دیکھتا رہا پھر باہر جانے کے لیے بڑھا

بھائی ایک کال آئی تھی میرے پاس جس کو سننے کے لیے میں باہر گیا تھا کال میرے دوست کی تھی اُس کے لیے میں ہوسپٹل آگیا پھر وہاں کسی نرس نے غلطی سے مجھے بیہوشی کا انجیکشن لگالیا تھا۔ عمار فر فر عباد کو وضاحت دینے لگا

عباد بنا کوئی تاثر دیے گاڑی ڈرائیو کرتا رہا۔

ابھی اپنے کمرے میں جاؤ صبح سب دیکھ لے گے۔ عباد پورچ میں گاڑی روکتا بولا

نہیں بھائی میں ابھی چچی جان کے پاس جاؤں گا سوہا سے بات کرنے میرے نہ آنے پہ پریشان ہوگی۔عمار کی بات پہ عباد نے بہت مشکل سے خود پہ جبر کیا عمار اپنے کمرے میں جاؤ صبح دیکھ لے گے۔عباد نے دانت پہ دانت جمائے کہا پر بھائی
گو۔
عباد بنا اُس کی سنتا بولا تو عمار نا چاہتے ہوئے بھی عباد کی بات مان گیا۔
عباد نے آہستہ سے دروازہ کھول کر اپنے کمرے میں آیا جہاں سوہا ویسے ہی سوئی ہوئی تھی عباد چلتا بیڈ کے پاس آیا اور گھٹنوں کے بل ہوتا سوہا کو دیکھنے لگا جو سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی بال کُھلے ہونے کی وجہ سے کچھ اُس کے چہرے کو ڈھانپے ہوئے تھے عباد نے ہاتھ بڑھا کر بال چہرے سے دور کیے جس سے سوہا ہلکہ سا نیند میں کسمسائی پھر دوبارہ سوگئ اُس کو دوبارہ سوتا دیکھ کر عباد کے

چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔عباد ہلکہ سا جھک کر اُس کی پیشانی پہ اپنا لمس چھوڑا پھر اُٹھ کر اپنی جگہ پہ آیا صوفے پہ لیٹ کر عباد سوہا کو دیکھنے لگا۔

ناشتے کی ٹیبل پہ سب خاموش اپنی جگہ بیٹھے ہوئے تھے عمار نے حنان صاحب اور صغریٰ بیگم کو سب بتادیا تھا پر اب اُن لوگوں میں ہمت نہیں تھی کے وہ عمار کو سچ بتا پاتے

عباد عمار۔سوہا عباد کے ساتھ نیچے آرہی تھی جب اُس کی نظر عمار پہ پڑی تو عباد سے کہا

رات کو آگیا تھا۔عباد سنجیدگی سے بولا

رات کو۔سوہا آہستہ بڑبڑائی۔

سوہا تم کب آئی سوری یار میں رات کو تم سے سب بات کرنے والا تھا پر نہ ہوسکی۔عمار مسکراکر سوہا کا ہاتھ تھام کر بولا سوہا حیران سی عمار کو دیکھنے لگی جس

کے تاثرات نارمل تھے عباد کی سخت نظریں سوہا کے ہاتھ پہ رکھے عمار کے ہاتھ پہ تھی۔

عباد سے مزید برداشت نہیں ہوا تو عمار کا ہاتھ سوہا کے ہاتھ سے ہٹا دیا۔

عمار تم گھر سے نکلنے سے پہلے ہمیں بتا سکتے تھے جانتے تھے کل تمہارا نکاح تھا پھر بھی تم نے اِتنی لاپرواہی کا مظاہرہ کیا۔عباد سوہا کا ہاتھ اپنی آہنی گرفت میں لیتا بولا

کچھ ہوا تھا کیا کل؟عمار کو اپنی آواز دور کھائی سے آتی محسوس ہوئی اس کا دل کئی اندیشوں کا شکار ہوگیا تھا پہلے عباد کا اس کا ہاتھ سوہا کے ہاتھ سے الگ کرنا اور اب عباد کا ہاتھ سوہا کے ہاتھ میں دیکھ کر اُس کو کسی گڑبڑ کا احساس شدت سے ہوا تھا۔

میرا اور سوہا کا نکاح۔عباد نے آرام سے بتایا عمار کے قدم لڑکھڑائے تھے اُس نے سوہا کو دیکھا جس نے اپنا سر جھکا دیا تھا۔

آپ ایسا کیسے کرسکتے ہیں آپ جانتے تھے ہم ایک دوسرے کو چاہتے تھے پھر کیوں کیا ایسا میں نہیں مانتا اِس نکاح کو آپ بس سوہا کو طلاق دے۔ عمار آپے سے باہر ہوتا بولا حنان صاحب اور صغریٰ بیگم بھی ہال میں آگئ تھی۔

ہوش می ہو تم؟ عباد ناگواری سے بولا

نہیں ہوں میں ہوش میں آپ کو لگتا ہے جو آپ نے مجھ سے بات کی میں ہوش میں رہوں گا۔ عمار اپنے بالوں میں ہاتھ ڈالتا بولا

عمار رلیکس۔ سوہا اُس کے پاس آتی پریشانی سے بولی

سوہا تم تو مجھ سے پیار کرتی ہو بھائی سے طلاق لو۔ عمار سوہا کو کندھوں سے تھامتا بولا سوہا نے بے بسی سے عمار کو دیکھا۔

سوہا کمرے میں جاؤ۔ عباد نے گھور کر سوہا سے کہا

سوہا کہی نہیں جائے گی آپ سوہا کو طلاق دے۔ عمار اٹل لہجہ اپناتے بولا

عمار اب ایسا ممکن نہیں پورے خاندان کو یہ بات پتا ہے نکاح کوئی مذاق نہیں۔صغریٰ بیگم نے عمار کو سمجھانا چاہا

آپ کو اپنے بیٹے سے زیادہ خاندان کی پڑی ہے۔عمار صدمے میں بولا

عمار عقل سے کام لو۔حنان صاحب درشتگی سے بولا عمار سب پہ سنجیدہ نظر ڈالتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

آپ کو آرام سے بات کرنی چاہیے تھی عمار سے۔کمرے میں آتے سوہا نے عباد سے کہا

میں آرام سے بات کررہا تھا آپے سے باہر عمار ہورہا تھا۔عباد نے جواب دیا

اب کیا ہوگا۔سوہا پریشانی سے بولی

تم کیا چاہتی ہو۔عباد اُس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا

وہی جو میرے والدین چاہتے ہیں۔سوہا بنا دیر کیے بولی۔

زویا کو عمار کے آنے کا پتا چل گیا تھا جس پہ وہ خوشی خوشی اُس سے ملنے آئی تھی۔

عمار کیا حال بنا لیا تم نے اپنا۔زویا عمار کے کمرے میں آتی پریشانی سے بولی

تم یہاں کیوں آئی جاؤ یہاں سے مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔ عمار غصے سے بولا

عمار یار رلیکس کزن ہوں میں تمہاری سوہا کی بے وفائی کی سزا مجھے کیوں دے رہے ہو۔زویا معصوم شکل بناتی بولی

سوہا نے بے وفائی نہیں کی۔ عمار ٹوکتا بولا

ہمم تو پھر عباد سے طلاق کیوں نہیں لی۔زویا طنزیہ بولی

مجھ سے پیار کرتی ہے وہ آج یا کل میرے پاس آئے گی۔ عمار مضبوط لہجے میں بولا

عمار تمہارا دماغ لگتا ہے خراب ہوگیا دونوں کی شادی ہوگئ ہے یقیناً اب دونوں کے درمیان موجود رشتہ گہرا ہوگیا ہوگا آخر کو ایک کم

چٹاخ

شٹ اپ۔ عمار زویا کی بات کا مطلب سمجھتا اُس کے رخسار پہ تھپڑ رسید کرتا غصے سے بولا زویا بے یقینی سے گال پہ ہاتھ رکھتی عمار کو دیکھنے لگی جس کی سرخ آنکھیں اُس کے اندر کے اشتعال کا پتا دے رہی تھی۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پہ ہاتھ اُٹھانے کی۔ زویا اُس کا گریبان دبوچتی غصے پھنکاری

ویسے ہی جیسے تمہاری ہمت ہوئی سوہا کے بارے میں فضول بکواس کرنے کی۔ عمار اُس کو خود سے دور کرتا بولا

کچھ غلط نہیں کہا جو تمہیں آگ لگ رہی ہے۔ زویا تنفر سے بولی

گیٹ آؤٹ۔ عمار اُس کو دھکا دیتا بولا

عمار تم غلط کررہے ہو۔ زویا کا دل بُری طرح کٹا تھا عمار کے رویے پہ۔ عمار اُس کی ان سنی کرتا ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند کرگیا

♡♡♡♡♡♡

کافی۔ عباد نے کافی کا مگ سوہا کے سامنے کرتے کہا

شکریہ کیا کافی آپ نے بنائی ہے۔ سوہا نے متجسس ہوکر پوچھا

ہمم میں نے بنائی ہے۔ عباد نے جواب دیا۔

زبردست۔ سوہا کافی کا گھونٹ بھرتی بولی۔

تمہارا کالج کیسا جارہا ہے؟ عباد کے سوال پہ سوہا بدمزہ ہوئی

اچھا۔ سوہا نے یک لفظی جواب دیا۔

کافی پینے کے بعد بُکس لانا جو پوائنٹس نہیں سمجھ آتی وہ بتادوں گا میں۔ عباد نے سنجیدگی سے کہا

آپ کو پڑھائی کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سوجھتی کیا۔ سوہا نے بے زاری سے پوچھا

سوجھتی ہے پر تم سے کر نہیں سکتا۔ عباد نے جیسے افسوس سے کہا

کیوں نہیں کرسکتے۔ سوہا کو تعجب ہوا۔

میں کمرے میں انتظار کررہا ہوں آجانا۔ عباد اُس کی بات سرے سے نظرانداز کرتا بولا

پتا نہیں کیا مسئلا ہے اِس کو۔سوہا سر جھٹک کر خود سے بولی

سوہا۔

سوہا کمرے میں جانے والی تھی جب عمار اُس کے سامنے آیا بکھرے بال سرخ سوجھی آنکھیں شکن آلود شرٹ پہنے سوہا کو کہی سے بھی عمار نہیں لگا۔

یہ کیا حال بنالیا ہے تم نے۔سوہا نے افسوس سے کہا

تو اور میں کیا کروں ایک پل سکون میسر نہیں مجھے تم کیوں نہیں سمجھتی بھائی سے طلاق کیوں نہیں لیتی دل تو نہیں آگیا تمہارا۔عمار زہر خند لہجے میں بولا

بکواس مت کرو عمار۔سوہا نے ناگواری سے کہا

نہیں کرتا پر پلیز تم بھائی سے علحیدگی لو بھائی تمہیں نہیں چاہتا میں چاہتا ہوں بھائی تمہیں وہ خوشی کبھی نہیں دے گے جو میں دے سکتا ہوں کیا تم بھول گئ ہو میرے درمیاں ہوئے سارے واعدوں اور خوابوں کو۔عمار نے سنجیدگی سے کہا

سوہا نے کچھ کہنے سے منہ کُھولا تھا جب عباد کی سرد آواز اُس کے کانوں پہ پڑی۔

پانچ منٹ کے اندر اُپر آؤ۔ عماد ریلنگ کے پاس کھڑا اپنی بات کہہ کر واپس کمرے کی طرف چلاگیا۔

♡♡♡♡♡♡

تم ایسے انسان سے محبت کررہی ہو جس کے دل میں تمہارے لیے کوئی احساس ہی نہیں کیوں تم اپنی زندگی ایک بے حس انسان کے لیے خراب کررہی ہو۔عائشہ نے زویا سے کہا

عمار میرا ہے بس میرا۔زویا بھیگے لہجے میں بولی

وہ مرد کسی کا نہیں ہوتا جس کے دل میں کسی اور عورت کی محبت ہو سوائے اُس عورت مرد کے لیے باقی عورتیں معمولی ہیں۔عائشہ نے سنجیدہ سے کہا

وہ سوہا سے اتنا بھی پیار نہیں کرتا بس اُس کی انا پہ ٹھیس لگی ہے کے اُس کی منگیتر اب اُس کے بھائی کی بیگم ہے۔زویا نفرت سے بولی

تمہارے لیے لڑکوں کی کمی نہیں پھر کیوں تم ایک کے پیچھے اپنا وقت برباد کررہی ہو۔عائشہ نے جاننا چاہا

پتا نہیں بس میرے دل کو اُس کی خواہش ہے۔زویا بے بسی سے بولی۔

♡♡♡♡

آپ نے مجھے بہت بڑی آزمائش میں ڈالا ہے۔سوہا سویرہ بیگم کی گود میں سر رکھتی بولی

اگر تم اِس کو اپنی آزمائش سمجھتی ہو تو اِس آزمائش کو خوش اسلوبی سے پورا کرو میری بات یاد رکھنا سوہا پہلے جو بھی جیسا بھی تھا پر اب تم نے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو گواہ بناکر خود کو عباد کے سپرد کیا ہے اور اِس رشتے کو ایمانداری سے نبھانا تمہارا فرض ہے اللہ کا پنسدیدہ اور خوبصورت رشتہ میاں بیوی کا کسی نامحرم کے لیے اپنے محرم کا دل مت دُوکھانا ورنہ اللہ ناراض ہوگا اور جو بیوی اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی ہے فرشتے اُس پہ لعنت بھیجتے ہیں۔سویرہ بیگم اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی نرمی سے سمجھانے لگی۔

آپ کی بات درست پر میرے لیے یہ سب مشکل ہے ایک گھر میں اپنے شوہر کے ساتھ اپنے سابقہ منگیتر کو دیکھنا۔سوہا جھنجھلا کر بولی

سابقہ منگیتر کو بھول کر اپنے شوہر پہ توجہ دو اُس کی توجہ اُس کی محبت حاصل کرو۔سویرہ بیگم سوہا کی بات سن کر مسکراکر بولی

عباد نے کہا تھا میں آزاد ہوں اور جب چاہوں اُن سے آزادی کا پروانہ لے سکتی ہوں۔سوہا اُداس ہوکر بولی

اب مجھے تو یہ بات بتادی پر اپنے اور عباد کے درمیان ہوئی باتیں کسی اور کو مت بتانا۔سویرہ بیگم کی بات پہ سوہا نا سمجھی سے اُن کی جانب دیکھا۔

وہ کیوں؟سوہا نے پوچھا

کیونکہ میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں ایک اچھی بیوی وہی ہوتی ہے جو اپنے اور شوہر کی باتیں کسی تیسرے فرد کو نہیں بتاتی شوہر اگر اچھا رویہ رکھے تو اللہ کا شکر ادا کرو اگر بُرا رکھے تو ہر ایک کو بتانا یا ڈھنڈورا نہیں پیٹنا چاہیے بلکہ صبر اور تحمل سے کام لینا چاہیے۔سویرہ بیگم نے جواب دیا

اتنی مشکل باتیں میری سمجھ میں نہیں آتی۔سوہا ہاتھ کھڑے کیے بولی

عباد لیپ ٹاپ گود میں رکھے اسائمنٹ بنارہا تھا جب سوہا کمرے میں داخل ہوئی۔

سوہا اگر زحمت نہ ہو تو میرے لیے ایک کپ چائے کا بنا سکتی ہوں۔عباد نے ایک نظر سوہا پہ ڈال کر بولا

ضرور۔سوہا خوشدلی سے بولی عباد نے پہلی بار اُس کو کوئی کام کہا تھا جس پہ اُس کو ایک انجانی خوشی محسوس ہونے لگی۔

سوہا کچھ چاہیے تھا کیا؟صغریٰ بیگم نے سوہا کو آتا دیکھا تو پوچھا

جی وہ عباد کے لیے چائے بنانے آئی تھی۔سوہا نے مسکراکر بتایا کچن میں پانی لینے کے لیے آتا عمار طزیہ مسکرایا تھا۔

یہاں تو شوہر کی خدمتیں ہورہی ہیں۔عمار مذاق اُڑانے والے لہجے میں بولا

عمار۔صغریٰ بیگم نے تنبیہ کی۔

سوری۔ عمار ہاتھ کھڑے کرتا بولا سوہا بنا اُس پہ نظر ڈالتی تیز تیز ہاتھ چلاتی کپ میں چائے انڈیلنے لگی ہاتھوں میں کپکپاہٹ واضع ظاہر تھی۔

اتنی جلدی۔ سوہا چائے لیکر کمرے میں آئی تو عباد مُسکرادیا۔

کل باٹنی لیکچر ہے کچھ پوائنٹس اگر آپ بتا دیتے تو۔ سوہا کشمکش میں مبتلا ہوتی بولی

پہلے بتادیا ہوتا میں کروا دیتا خیر تم بک لیں آؤ میں سمجھا دیتا ہوں۔ عباد نے آرام سے جواب دیا

ٹھیک ہے۔ سوہا سرہلا کر کہتی اپنے بیگ سے کتاب نکال کر عباد کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھ گئ۔

کالج میں عمار کچھ کہتا ہے تم سے؟ عباد نے سرسری لہجے میں پوچھا

نہیں وہ کالج آتا ہے پر کلاسس نہیں آٹینڈ کرتا۔ سوہا نے جواب دیا

کونسے چیپٹر کا لیکچر ہے کل؟ عباد گہری سانس خارج کرتا بولا

تیسرے چیپٹر کا۔ سوہا نے تیسرا چیپٹر کھول کر کتاب عباد کے سامنے کرتی بتانے لگی۔

♡♡♡♡♡♡

زویا

زویا لان میں بیٹھی تھی جب عمار کو اپنے گھر میں اندر آتا دیکھا تو وہاں سے جانے گی پر عمار کے آواز دینے پہ چاہ کر بھی وہ اپنے قدم آگے بڑھا نہ پائی۔

کیا ہے؟ زویا ناراضگی سے بولی۔

سوری میں اُس دن تم سے بہت ہارش بیہیو کرگیا تھا تمہاری غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی۔ عمار شرمندگی سے بولا۔

ایک ماہ بعد خیال آیا ہے تمہیں۔ زویا نے طنزیہ کیا۔

احساس اُس دن ہوگیا تھا پر ہمت نہیں ہورہی تھی تمہارے سامنے آنے کی۔ عمار نے جواب دیا

اب ہوگئ ہمت؟ زویا نے پوچھا

تبھی تو تمہارے سامنے کھڑا ہوں. عمار نے جواب دیا۔

تم نے میری بہت بے عزتی کی تھی تھکا دے کر کمرے سے باہر کیا تھا۔زویا نے شکوہ کیا

سوری ونس اگین پر میں اُس وقت بہت ٹینس تھا اُپر سے تمہاری بات نے مجھے ایسا کرنے پہ مجبور کردیا تھا۔ عمار نے کہا

اب یہاں کیوں کھڑے ہو اندر چلو۔زویا نے کہا

میں اندر نہیں چلوں گا۔ عمار نے انکار کیا

کیوں سوہا کے لیے آتے تھے اِس لیے اور اب وہ تمہاری گھر ہے۔زویا طنزیہ بولی

وہ وہاں ہوکر میری نہیں جہاں میں نے اُس کو بس اپنا مانا تھا دل کا رشتہ تھا ہمارا جو اُس نے بھُلا دیا۔ عمار زخمی لہجے میں بولا

وہ تمہاری قسمت میں نہیں تھی اِس لیے اُس کو بھول کر اپنے آس پاس نظر ڈوراؤ جہاں تمہارے چاہنے والے کم نہیں۔زویا اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتی بولی۔

میں اب چلتا ہو پھر ملاقات ہوگی۔ عمار اُس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ آزاد کرواتا بولا زویا بت بنی اپنے خالی ہاتھ کو دیکھنے لگی۔

♡ ♡ ♡ ♡ ♡

کلاس لینے کے بعد سوہا کیفیٹریا آئی تھی جہاں زویا بھی اپنی دوستوں کے ساتھ موجود تھی۔

سوہا کیسی ہو؟ زویا اُس انداز سے پوچھا جیسے سوہا اس کے لیے بہت اجنبی ہو

ٹھیک ہوں اللہ کا شکر ہے۔ سوہا نے مروتً کہا

لگتا ہے عباد لِفٹ نہیں کرواتا۔ زویا نے اُس کو ورغلانا چاہا۔

شوہر ہیں وہ میرے اور میں بیوی ہوں اُن کی کوئی گرل فرینڈ نہیں جو لفٹ کروائے اور کبھی نہیں کروائے گے۔ سوہا تلخ ہوتی بولی

کیا ہے نہ عباد کے لیے مشکل ہوگا تمہیں قبول کرنا کیونکہ وہ جانتا ہے تمہاری زندگی میں اُس کا بھائی رہ چُکا ہے شادی کے لحاظ سے مرد کی خواہش ہوتی ہے کے اُس کی زندگی چاہے جتنی بھی لڑکیاں کیوں نہ ہو پر جو اُس کی شریکِ حیات بنے

اُس کی زندگی میں وہ پہلا مرد ہو ایسے ہی عباد کی بھی خواہش ہوگی۔زویا مصنوعی افسوس سے بولی

تمہارے منہ سے ہمیشہ زہر ہی اُگلتا ہے کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کو کسی دوسرے کی خوشی برداشت نہیں ہوتی تمہارا شمار بھی اُن میں سے ہیں کیونکہ تمہیں تو اپنی بہن کی خوشیاں بھی برداشت نہیں ہوتی جب دیکھو تب رنگ میں بھنگ ڈالنے آجاتی ہوں۔سوہا نے لحاظ بلائے طاق کیے سارے حساب بے باک کیے۔

یہ کس انداز میں بات کررہی ہو تم مجھ سے بہن ہوں میں تمہاری۔کیفٹیریا میں بیٹھے لوگ اُن کی طرف متوجہ ہوئے تو زویا غرانے والے انداز میں سوہا سے بولی

بلکل ویسے جیسے اکثر تم مجھ سے بات کرتی ہو یہ بھول کر کے میں بھی تمہاری بہن ہوں پر آج میں ایک بات بتا دے رہی ہو آئیندہ سے مجھ سے اِس انداز میں بات مت کرنا میں نے بہت برداشت کرلیا مگر اب اور نہیں مجھے لگتا تھا میری اچھائی تم پہ اثرانداز کرے گی تمہارا رویہ میرے ساتھ ٹھیک ہوجائے گا پر میں غلط سمجھتی

تھی اصل زندگی میں احساس کے لیے مرنا پڑتا ہے ورنہ کوئی کسی کی قدر نہیں کرتا۔ سوہا اپنے اندر کا غبار نکال کر وہاں سے چلی گئ زویا جہاں کی تھی وہیں کے وہی رہ گئ اُس کو یقین نہیں آرہا تھا یہ سب باتیں اُس کو سوہا سنا کر گئ ہے۔

کیا ہوا؟ عباد سوہا کو لینے آیا تو اُس کو خاموش دیکھ کر پوچھنے لگا

کچھ نہیں بس سر میں درد ہو رہا ہے۔ سوہا نے سنجیدگی سے کہا

اچھا۔ عباد پریشان ہوتا اُس کی پیشانی چھونے لگا۔

ٹیمپریچر تو نارمل ہے۔ عباد شکر کا سانس لیتے بولا سوہا خاموشی سے عباد کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پہ اُس کے لیے فکرمندی کے تاثرات تھے۔

گھر جا کر سونا چاہتی ہوں۔ سوہا اپنا چہرہ ونڈو کی طرف کر کے بولی

سہی ہے چلتے ہیں پھر زویا نے ویسے بھی اپنی دوستوں کے ساتھ جانا ہے۔ عباد نے جواب دیا۔

لگتا ہے عباد لِفٹ نہیں کرواتا۔

سوہا گھر واپس آئی تو اُس کے دماغ میں زویا کی بات گونج رہی تھی جس سے اُس کو اپنے اندر ایک بے چینی محسوس ہورہی تھی۔

کیا عباد یہ رشتہ کسی مجبوری کے تحت نبھارہے ہیں کیا چچی جان نے بھی عباد کو ایسے ایموشنل بلیک میل کیا جیسے امی مجھے کرتی ہے اب۔سوہا پریشانی سے خود سے پوچھنے لگی۔

پر عباد کو دیکھ کر لگتا تو نہیں۔دل نے ایک دلیل دی۔

لگتا تو پھر یہ بھی نہیں کہ وہ اِس رشتے سے خوش ہے۔دماغ نے فورن دل کی دلیل کو رد کیا

اگر عباد خوش نہیں تو پھر میں اُن پہ زبردستی مسلط نہیں ہوگی۔سوہا نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

سوہا طبیعت خراب ہے تو کوئی ٹیبلیٹ لو۔عباد واشروم سے باہر آیا تو سوہا کو یہاں وہاں ٹہلتا دیکھ کر بولا

نہیں میں اب ٹھیک ہوں۔سوہا نے کہا

اچھا لگ تو نہیں رہا۔عباد نے کہا

لگنے سے کچھ نہیں ہوتا۔سوہا نے کہا

ٹھیک اگر ایسا ہے تو اپنی کتابوں بیگ سے نکالوں میں بائیولاجی کا لیکچر سمجھاؤں۔عباد کی بات پہ وہ سخت بدمزہ ہوئی۔

آپ کی ہر بات بائیولاجی پہ چھوڑو اور فزکس پہ ختم کیوں ہوتی ہے۔سوہا نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا

تمہارا ہر کام ڈرامے پہ چھوڑو فلم پہ ختم کیوں ہوتا ہے۔عباد نے بھی اُسی کے انداز میں کہا

لاتی ہوں بکس آپ سے باتوں میں کون جیت سکتا ہے۔سوہا پاؤں پٹختی بولی جس پہ عباد کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئ۔

♡♡♡♡♡♡

دن تیزی سے گُزرتے جارہے تھے عباد اور سوہا کی شادی کو تین ماہ ہوچکے تھے دونوں کے درمیان سب ویسے کا ویسا تھا کچھ تبدیل نہیں ہوا تھا نہ دونوں میں سے کسی ایک نے کوشش کی تھی۔

زویا نے ہر کوشش کی تھی عمار کو اپنی طرف راغب کرنے کی مگر ابھی تک اُس کو کچھ حاصل نہیں ہوا تھا۔

دیکھو تو سہی مسٹر کھڑوس ڈائری میں لِکھتے کیا ہیں۔سوہا عباد کے وارڈروب کی سائیڈ پہ ڈائری تلاش کرتی بولی اِن دونوں میں جو چیز اُس نے شدت سے محسوس کی تھی وہ تھی عباد کا ڈائری لِکھنا اُس نے بہت کوشش کی تھی کے ڈائری اُس کے ہاتھ لگے اور وہ دن آج آیا تھا

کہاں ہوگی۔سوہا بڑبڑاتی سارے کپڑے باہر نکالنے لگی دس بیس منٹ کی محنت کے بعد ڈائری اُس کے ہاتھ آگئ تھی ڈائری دیکھنے پہ اُس کے چہرے پہ ایسی چمک آئی تھی جیسے کوئی بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگا ہو۔

سوہا جی آپ کو باہر عمار صاب بولا رہے ہیں۔سوہا نے جیسے ڈائری کھولنا چاہی ملازمہ نے اُس کو اطلاع دی۔

مجھے اچھا تم جاؤ میں آتی ہوں۔سوہا حیرانی کے تاثرات چھُپاتی جواب دینے لگی۔

تمہیں بعد میں فرصت سے پڑھوں گی۔سوہا ڈائری سے کہتی اُس کو اپنے پاس محفوظ کرتی کمرے سے باہر نکلی۔

عمار کیا کام تھا؟سوہا لاؤنج میں آتی عمار سے بولی

کیا اب ہم اتنے اجنبی بن گئے ہیں کے بنا کسی کام کے بات بھی نہیں کرسکتے۔عمار نے شکایتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔سوہا نے کہا

دیکھو سوہا تم مجھے چاہتی ہو عباد بھائی کیسی اور کو اگر دونوں کے درمیان محبت نہیں تو پھر کیوں سمجھوتے کی زندگی گُزار رہے ہو۔ عمار نے سنجیدگی سے کہا

عباد کسی کو نہیں چاہتا عمار تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ سوہا خود کو تسلی دیتی بولی

مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی یقین نہیں آتا تو عباد بھائی سے پوچھ لینا اگر وہ ہاں کہے گے تب تم کیا کروں گی ابھی تم مجھے انکار کررہی ہو میرے جذبات نظرانداز کر رہی ہو پھر کیا کروں گی۔ عمار نے اُس کو اندر تک جھنجھوڑ ڈالا تھا۔

میں عباد سے طلاق لوں گی۔

عباد جو کمرے کی طرف جارہا تھا لاؤنج سے آتی سوہا کی آواز پہ اُس کے قدم ڈگمگائے تھے اُس کو اپنا وجود پتھر ہوتا محسوس ہوا اندر سے اور بھی آواز آرہی تھی پر جیسے وہ اب سننے کی سماعت سے محروم ہوگیا تھا۔

پر مجھے لگتا ہے عمار ایسا کچھ نہیں تین ماہ میں ہوئے ہیں مجھے اُن کے ساتھ رہتے ہوئے پر کبھی غلطی سے بھی اُن کے منہ سے کسی لڑکی کا نام نہیں آیا میرا نکاح میری شادی عباد سے ہوگئی ہے پر اگر یہ عباد کی طرف سے بس سمجھوتا ہے تو میں کسی سمجھوتے کی زندگی بسر نہیں کروں گی۔ سوہا اپنے دل کی آواز کو دباتی مضبوط لہجہ اپناتی بولی۔

تم پوچھ لینا۔ عمار مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

میں عباد سے طلاق لوں گی۔

یہ جُملا عباد کو کسی ہتھوڑے کی طرح لگ رہا تھا اُس نے بے اختیار اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھ دیئے جیسے اِس آواز کو دبانا چاہتا ہو۔

نہیں وہ ایسا کیسے سوچ سکتی ہے کیسے

کیسے میرے نکاح میں ہے وہ میری ہے بس۔عباد اضطراب کی کیفیت میں پورے کمرے میں یہاں سے وہاں گھومتا بولا۔

میں کبھی سوہا کو طلاق نہیں دوں گا۔عباد اٹل انداز میں خود سے عہد کیا

پر اگر اُس نے مانگی تو میں کیا کروں گا۔ایک اور خیال اُس کے دماغ میں کوندا تو وہ حددرجہ پریشان ہوگیا

میں سوہا کو یہ بات کرنے کا موقع ہی نہیں دوں گا۔عباد کچھ سوچتا بولا

عباد یہ رشتہ مجبوری کے تحت نبھا رہے ہیں اور میں سمجھتی رہی کہ شاید اُن کے دل میں کوئی احساس ہوگا۔سوہا گارڈن میں موجود پودوں کو دیکھتی سوچنے لگی اُس کو کبھی عمار کی باتیں سچ لگ رہی تھی تو کبھی نہیں اُس کو اُلجھن ہورہی تھی کس کی بات کو سچ مانے اور کس کی نہیں۔

خود سے لڑنے سے اچھا ہے میں عباد سے پوچھ لوں۔سوہا جھٹکے سے کھڑی ہوتی بولی

عباد مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔سوہا کمرے میں آتی عباد سے بولی جو کبرڈ سے اپنے کچھ ڈاکیومنٹس نکال رہا تھا سوہا کی آواز پہ عباد کے کام کرتے ہاتھ ایک لمحے کو رُکے تھے پر وہ جلد خود کو کمپوز کرگیا۔

ابھی نہیں سوہا ابھی مجھے ایک ضروری کام ہے۔عباد بنا اُس کی جانب دیکھے بولا

میری بات بھی ضروری ہے۔سوہا سنجیدگی سے بولی عباد کے چہرے پہ زخمی مسکراہٹ نے بسیرا کرلیا۔

سوہا فلحال میرے پاس وقت نہیں بعد میں بات ہوگی۔عباد نے ٹالنے والے انداز میں کہا

آپ مجھے اگنور کررہے ہیں؟سوہا اُس کے سامنے آتی پوچھنے لگی عباد نے اپنا چہرہ دوسری طرف کرلیا۔

ایسا نہیں میں کیوں تمہیں نظرانداز کروں گا ابھی کام ہے پھر بعد میں پکا بات ہوگی۔عباد اُس کا گال تھپتھپا کر سائیڈ سے گزر گیا

یو ایس جانے کا خیال کیسے آگیا یوں اچانک۔حنان صاحب نے عباد سے کہا جو اُن کے آفس میں آکر بتانے آیا تھا عباد نے سوچ لیا تھا وہ ابھی یہاں نہیں رہے گا اگر سوہا کے ساتھ رہے گا تو وہ طلاق کا مطالبہ کرے گی اور وہ اُس کو طلاق نہیں دے گا تبھی اُس نے یو ایس جانے کے لیے تیاری کرلی تھی اور اب وہ بنا سوہا کی معلومات میں لائے جانے کا فیصلہ کرچکا تھا

میں اپنی پڑھائی وہاں کمپلیٹ کرنا چاہتا ہوں اِس لیے اور یہ خیال اچانک نہیں آیا میں نے پہلے سے سوچ رکھا تھا۔عباد نے جواب دیا

وہ سب تو ٹھیک پر سوہا اُس کا کیا کروگے اُس کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ وہ اب تمہاری زمیداری ہے تمہیں اتنی جلدی رخصتی کا نہیں کہنا چاہیے تھا اُس کی عمر

پڑھائی کی تھی پر خیر اب تو ہوگیا اِس لیے میں چاہوں گا تم اپنے فیصلے پہ نظر ثانی کرو اب تم اکیلے نہیں ہو۔حنان صاحب نے اُس کو سمجھانے کی خاطر کہا

ڈیڈ اُس کو میں سمجھادوں گا پر اُس کو اپنے ساتھ نہیں لیکر جاسکتا۔عباد اُن کی بات بولا

اگر سوہا کو اعتراض نہیں تو ہمیں کیا ہوگا پر میں پھر بھی کہوں گا نئ شادی ہے تمھاری اور جس طرح کے حالات چل رہے ہیں تمہیں اُس کو اکیلا چھوڑنا نہیں چاہیے بلکہ ہر وقت اپنی موجودگی کا اُس کو احساس دلواتے رہو۔حنان صاحب نے کہا

ڈیڈ مجھے اِن سب کے علاوہ اپنے فیوچر کے بارے میں بھی تو سوچنا ہے۔عباد کی بات پہ اِس بار حنان صاحب کچھ نہ بولے تو عباد نے کہا

ڈیڈ آپ کو پتا ہے نہ میں سی اے کرنا چاہتا ہوں اِس لیے میں نے باہر جانے کا سوچا ہے تاکہ میرا دھیان صرف اسٹڈی میں رہے

1 Foundation Syllabus.

Principles and Practice of 2 -Accounting
Business Mathematics, 3
Business Laws and
Business Correspondence Logical Reasoning, and Statistics

اور ڈیڑاِن سب کے علاوہ پاسنگ مارکس

CA Intermediate and CA Final by scoring a minimum of 40% marks in each individual subject and 50% marks in aggregate of all the subjects at one sitting either both groups or a single group.

آپ بتائے اِن حالات میں سی اے کی ٹف اسٹڈی میں یہاں کرسکتا ہوں۔عباد سارا کچھ کہہ کر حنان صاحب سے بولے۔

عباد تم تو مجھے پوری سی اے کی ڈیفینیشن بتادی اگر یہ بات ہے تو تم یو ایس ہی کیوں جانا چاہتا ہو لاہور کیوں نہیں وہاں بھی تو ہوسکتا ہے نہ پانچ سال بعد عرصہ ہے لاہور میں رہوگے تو ہمیں یا تمہیں آنے جانے میں آسانی ہوگی۔حنان صاحب مطمئن نہیں ہورہے تھے اُن کا دل عباد کو اکیلے اتنا دور بھیجنا سہی نہیں لگ رہا تھا۔

ڈیڈ پاکستان میں سبجیکٹ کا مسئلا ہیں مطلب سبجیکٹ چینج ہیں۔

CA Program structure

ASSESSMENT OF FUNDAMENTAL COMPETENCIES (AFC) 4 Papers

CAF-6Managerial and Financial Analysis

CAF-7Company Law

CAF-8Audit and Assurance

Certified Finance and Accounting Professional (CFAP) 6

سی اے کا بیسٹ سبجیکٹ سائنس کے ساتھ میتھ ہے اِس لیے میں لاہور نہیں یو ایس جانے کو ترجیح دے رہا ہوں۔حنان نے مزید کہا

سی اے میں میتھ۔حنان صاحب کو تعجب ہوا

یس کوسٹنگ سبجیکٹ۔عباد نے مسکراکر بتایا

ٹھیک ہے جیسا تمہیں بہتر لگے تم وہ کرو میں نہیں روکوں گا کیونکہ یہ تمہارے مستقبل کا سوال ہے۔حنان صاحب نے کہا تو عباد نے شکر کا سانس خارج کیا۔

پاکستان میں اچھی یونیورسٹیز اور کالجز کا قال آگیا ہے جو تم باہر پڑھنے جانا چاہتے ہو۔ صغریٰ بیگم کو جیسے بات پتا چلی تھی وہ اُس پہ غصہ کرتی بولی عباد جو یہ سوچے بیٹھا تھا سوہا کو معلوم نہیں ہونے دے گا مگر صغریٰ بیگم نے لاؤنج میں عدالت لگالی تھی جس پہ یہ بات اب سب کو بات پتا چل گئ تھی۔

امی پلیز آپ کو مجھے سپورٹ کرنا چاہیے ناکہ ایسے روکنا چاہیے سب لوگ جاتے ہی صرف میں تو نہیں۔عباد خفگی سے بولا سوہا خاموش نظروں سے عباد کو دیکھ رہی تھی جس نے مکمل طور پر اُس کو نظرانداز کیا تھا سوہا اُس کی ایک نظر کی منتظر تھی پر شاید عباد نے قسم کھائی اُس کا صبر آزمانے کی۔

سب لوگوں سے ہمارا کیا لینا دینا وہ جانے اور اُس کے والدین۔صغریٰ بیگم تاسف سے بولی

امی دیکھے یہ میرے مستقبل کی بات ہے رسول ﷺ نے کہا ہے اگر علم حاصل کرنے کے لیے چین بھی جانے پڑے تو جائے پھر کیوں آپ ناراض ہورہی ہے بس پانچ سال کی تو بات ہے۔ عباد نے اُن کو نئے طریقے سے سمجھانا چاہا

پانچ سال تمہیں بس لگ رہے ہیں۔ صغریٰ بیگم کی بات پہ عباد نے اُن کو دیکھتا رہ گیا۔

امی جان پلیز بخوشی مجھے اجازت دے۔عباد ان کے قدموں کے پاس بیٹھتا بولا سوہا عباد کو نظروں کے حصار میں لیتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئ۔

عباد تمہارے ساتھ سوہا کا مستقبل جڑا ہے اگر میں اجازت دوں بھی تو تمہارے لیے سوہا کی رضامندی بھی ضروری ہے کیا تم اپنی بیوی کو اتنے سال تنہا چھوڑ کر جاؤ گے سوہا کا بھی تو سوچو وہ ابھی بچی ہے میں تو پہلے ہی رخصتی نہیں چاہتی تھی پر تمہاری کہنے پہ ایسا ہوا اب تمہارا یہ فیصلہ۔صغریٰ بیگم سوہا کے جانے کے بعد بولی۔

امی سوہا سے میں بات کرلوں گا آپ بس اپنی بات کریں۔عباد سنجیدگی سے بولی

مجھے پھر کوئی اعتراض نہیں۔صغریٰ بیگم ناچاہتے ہوئے بھی بول پڑی۔

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

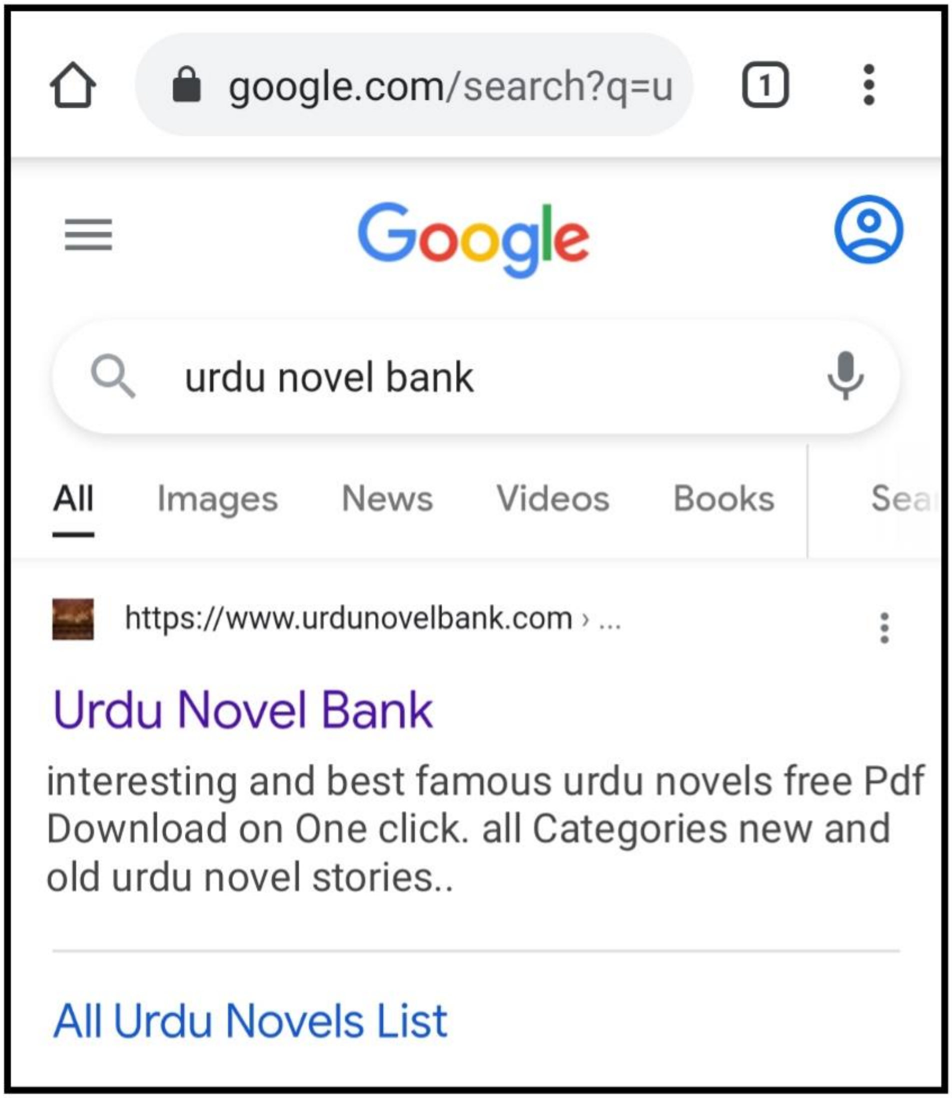

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا اپنے باہر پڑھنے کے بارے میں؟ عباد کمرے میں آیا تو سوہا نے اُداس لہجے میں پوچھا

تمہیں کیا بتاتا ویسے بھی میرے نہ بتانے سے تمہیں پتا نہیں لگا۔ عباد بے رخی سے بولا

آپ اتنے روڈ کیوں ہوجاتے ہیں مجھ سے؟ سوہا نے شکوہ کیا

میں ایسا ہی ہوں۔ عباد ہینڈی کیری کی زپ کھولتا بولا

آپ کی بیوی ہوں میں آپ مجھے چھوڑ کے کیسے جاسکتے ہیں۔ سوہا نے سوال اُٹھایا

چھوڑنے کے منصوبے تو تم بنارہی ہو۔ بے اختیار اُس کے منہ سے پھسلا تو سوہا نے نا سمجھی سے اُس کو دیکھا جو اب وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال رہا تھا

کیا مطلب آپ کا اِس بات سے۔سوہا نے الجھ کر پوچھا

کوئی مطلب نہیں۔عباد سپاٹ انداز میں بولا

آپ ابھی سے بیگ کیوں تیار کررہے ہیں کب جانا ہے آپ نے؟ سوہا نے نے چینی سے ایک اور سوال داغا۔

سوہا کیا ہوگیا ہے کیوں اِتنی تفتیش کررہی ہو جاؤ یہاں سے مجھے اپنا کام کرنے دو۔ عباد نے دھاڑ کر کہا تو سوہا ڈر کر کچھ قدم دور ہوئی۔

س سو سوری۔ سوہا اٹک اٹک کر بولتی کمرے سے باہر چلی گئ سوہا کے جانے کے بعد عباد نے بیگ میں ڈالے سارے کپڑے بے دردی سے باہر پھینک دیئے اور خود سر ہاتھوں میں گِرائے بیٹھ گیا۔

♡♡♡♡♡

اب نہیں کروں گی

تم سے

کوئی بھی سوال معاف کرنا

جاناں

کافی حق جتانے لگی تھی

/تم

پر

سوہا اُداس سی جھولے پہ بیٹھی ہوئی تھی اُس کو عباد کی سمجھ نہیں آرہی تھی جو پل میں تولہ اور پل میں ماشہ تھا۔

آپ کا اصل روپ کیا ہے عباد آج والا یا وہ کیئرنگ روپ جس میں آپ بہت مختلف اور اپنے سے لگتے ہیں۔سوہا آسمان کی جانب دیکھتی تصور میں عباد سے ہمکلام ہوئی

تو وہ دن آگیا جس کی تمہیں پرواہ نہیں تھی۔زویا کی آواز پہ سوہا اپنی سوچ سے باہر آئی۔

زویا پلیز آج میرا کوئی موڈ نہیں تمہاری جلی کٹی باتیں سننے کا۔سوہا نے اکتاہٹ سے کہا

ہمم اندازہ ہے تم تو خوش ہوگی اور چاہتی ہوگی تمہاری خوشی ضائع نہ ہو۔زویا سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتی بولی۔

کیا مطلب تمہارا صاف صاف بات کرو۔سوہا نے تعجب سے کہا

مطلب یہ عباد جارہا ہے باہر اور جو باہر جاتے ہیں پڑھنے کے بہانے یا پھر کمائی کے بہانے تو وہ وہی پردیس کے ہوجاتے ہیں عباد بھی ایسا کرے گا بھلا کونسا مرد ایسی لڑکی کے ساتھ زندگی گُزارنا چاہے گا جو نکاح میں تو اُس کے ہو پر دل اُس کے بھائی کے پاس ہو۔زویا تنفر سے بولی

اسٹاپ زویا بہن ہو اِس لیے لحاظ کرتی ہو اِس کا مطلب یہ نہیں تم اپنی حدیں پار کرو۔سوہا سختی سے بولی

کچھ غلط تو نہیں کہا۔زویا اُس کی بات پہ آنکھیں گھما کر بولی

میری شادی عباد سے ہوئی ہے میرا اب عمار سے کوئی واسطہ نہیں اِس لیے بار بار میرا نام مت جوڑا کرو اُس کے ساتھ۔سوہا نے وارن کیا

تمہارا کوئی واسطہ نہیں تو عباد کیوں پانچ سال کے لیے باہر جارہا ہے پہلے تو اُس نے کبھی سی اے کا ذکر نہیں کیا اچانک شادی کے بعد سی اے کرنے کا بھوت چڑھا پوچھو تو کہتا ہے سات لاکھ سیلری ہے ہمارا اپنا بزنس ہے تو عباد کو کیا ضرورت کسی جاب کی۔ زویا مشکوک نظروں سے اُس کو دیکھتی بولی

اگر میری وجہ سے جاتے تو طلاق کے پیپرز میرے ہاتھ میں تھماتے۔ سوہا نے دو ٹوک کہا

اچھا تو تم چاہتی ہو وہ جانے سے پہلے تمہیں طلاق دے۔ زویا اپنا مطلب اخذ کرتی بولی

دن بدن سائکو ہوتی جارہی ہو۔ سوہا تاسف سے اُس کو گھورتی گھر کے اندر جانے لگی

اصل سائکو تو تم بنوگی جب عباد وہاں جاکر کسی گوری سے شادی کرلے گا پھر پانچ سال بعد نہیں تو دس سال بعد آئے گا اپنے بیوی بچے کے ساتھ۔ زویا بڑبڑاتی واپس جانے کے لیے لوٹ گئ

دیکھو اب تو یقین آگیا نہ میری بات کا بھائی باہر جارہے ہیں کیونکہ اُن کو تم سے محبت نہیں۔سوہا زویا سے جان چھڑوا کر آئی تو عمار شروع ہوگیا۔

وہ پڑھائی کرنے بھی نہ جائے کیا کہیں عباد کو بچپن سے پڑھنے لِکھنے کا شوق ہے اِس لیے اب وہ باہر جانے کو ترجیح دے رہا ہے اگر اِس بیچ ہماری شادی ہوگئ تو یہ مطلب ہرگز نہیں وہ اِس شادی سے خوش نہیں۔سوہا فورن سے عباد کے دفع میں بولی۔

مشرقی لڑکیوں کی طرح اپنے شوہر کی حمایت کررہی ہو میں بلکل بھی متاثر نہیں ہو سوہا جتنی جلدی تم بدل گئ ہو اُتنا شاید ہی کوئی بدلتا ہوگا تمہیں سچ میں کچھ یاد نہیں ہماری دوستی ہماری محبت ہمارا ساتھ زندگی گُزارنے کے واعدے خواب۔عمار افسوس سے بولا

عمار ہم اب بھی دوست ہیں پر میں طلاق کا طوق اپنے گلے میں نہیں ڈالنا چاہتی ہماری شادی جیسے ہوئی کیوں ہوئی کس حال میں ہوئی میرے لیے یہ معنے نہیں رکھتا اگر رکھتا ہے تو بس یہ کے اب میں عباد کے نکاح میں ہوں۔سوہا مضبوط لہجے میں بولی

سوہا تمہیں سچ میں میری کوئی پرواہ نہیں۔عمار کو تکلیف ہوئی۔

عم

سوہا تم یہاں کیوں بیٹھی ہو عباد کچھ دن بعد چلا جائے گا تمہیں چاہیے اُس کو وقت دو اچھی بیویاں شوہر کو وقت دیتی ہیں۔سوہا کی بات صغریٰ بیگم کی آمد پہ بیچ میں رہ گئ۔

جی چچی میں بس جانے والی تھی۔سوہا شرمندہ ہوتی بولی

عمار شکوہ کناں نظروں سے اپنی ماں کو دیکھتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

آپ کو کچھ چاہیے؟سوہا کمرے میں آتی عباد سے بولی جو موبائل میں جانے کیا دیکھ رہا تھا

ہمم کل تو میری فلائٹ ہے ایسا کرو تم اپنی بکس لیکر آؤ میں کچھ چیپٹرز تمہیں سمجھادوں۔عباد کی بات پہ سوہا کتنی دیر تک عباد کو دیکھتی رہی اُس کو لگا سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

کیا ہوا؟عباد نے اُس کو ایک جگہ کھڑا دیکھا تو پوچھا۔

آپ کتابیں لانے کا کہہ رہے ہیں ابھی بھی۔سوہا بے یقینی سی بولی

کیوں اب کیا ہوا ہے؟عباد نے اُلٹا اُس سے سوال داغا کچھ دیر ہوئی تلخ کلامی کا شبہ تک اُس کے چہرے پہ نہیں تھا۔

نہیں آپ مجھے ایک بات بتائے آپ ہروقت پڑھائی کی بات کیوں کرتے ہیں مانا کے پڑھائی کرنا اچھی بات ہے پر اُس کو اتنا سر پہ سوار بھی نہیں کرنا چاہیے خاص طور پہ بیوی سے بھلا بیوی سے پڑھائی کی بات کون پاگل کرتا ہے یا کون اُس کو

فزکس بائیولاجی باٹنی کیمسٹری پڑھاتا ہے بیوی سے تو رومانٹک سی باتیں کیا کرتے ہیں اُس کے ساتھ اچھی موویز دیکھا کرتے ہیں۔سوہا نے جیسے عباد کی عقل پہ ماتم کیا۔

ہوگیا تمہارا اب جاکر بکس لاؤ۔عباد سوہا کی بات پہ بس یہ بولا جس کو سن کر سوہا جل بھن کر خاک ہوئی اُس کو کم سے کم اِس بات کی توقع نہیں تھی عباد سے۔

سارے رومانٹک مرد جانے کہاں مرگئے تھے جو اِس ان رومانٹک سے میری شادی کروادی جس کا بس نہیں چلتا کے وہ کسی کالج یونی سے شادی کردیتا دن رات کتابیں کھاتا۔سوہا اپنا بیگ اُٹھاتی جل کے سوچنے لگی۔

♡♡♡♡♡♡

تمہیں اگر لگتا ہے وہ تم سے طلاق لینا چاہتی ہے تو تم اُس کو چھوڑ دو نہ سمجھوتے سے جو زندگی گُزاری جائے اُس سے تو اچھا اِنسان زبردستی سے جوڑے رشتے سے اپنا دامن چھڑوالیں۔مناہل عباد کو کافی کا کپ دیتی بولی

سوہا میری بیوی میری عزت ہے میں کسی اور کے لیے اُس کو نہیں چھوڑ سکتا۔عباد دو ٹوک انداز میں بولا۔

تم جس کو کوئی اور بول رہے ہو وہ تمہارا بھائی ہے تمہاری بیوی کا سابقہ منگیتر تمہارا بھائی اُس کو پسند کرتا ہے سوہا بھی تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو مسئلا کیا ہے چھوڑ دو اُس کو تمہارے لیے تو لڑکیوں کے آپشنز بھی بہت ہیں تم کیوں اُن دونوں کے درمیاں آرہے ہو۔مناہل نے ایک اور دلیل پیش کی۔

میں کسی کے درمیاں نہیں آیا بلکہ وہ۔عباد بات کرتے کرتے رک گیا۔

کیا ہوا بات مکمل کرو اپنی۔مناہل نے اُس کو خاموش ہوتا دیکھا تو کہا

کچھ نہیں۔عباد ٹالنے والے انداز میں بولا

اچھا عباد اگر تم اُس کو چھوڑنا نہیں چاہتے تو یہاں سے جا کیوں رہے ہو تمہارا جانا تمہارے لیے مشکل کھڑی کرے گا تمہیں چاہیے سوہا کو اپنے اور اُس کے ساتھ جوڑے رشتے کا احساس کرواؤ ناکہ اپنی جگہ خالی کرکے چلے جاؤ اور جب واپس آؤ تو

سوہا ڈائریکٹ کہے گیو می ڈائیورس۔مناہل طنزیہ بولی تو عباد نے تیز نظروں سے اُس کو گھورا جس سے مناہل سٹپٹاگئ۔

رات کا وقت تھا عباد کو سوہا کے سونے کا یقین ہوا تو اُس نے اپنا بیگ اُٹھایا اور بنا چاپ کیے کمرے سے باہر نکل گیا۔

سوہا کی صبح آنکھ کھلی تو اُس کو عباد کہیں نظر نہیں آیا وہ اُٹھ کر فریش ہوتی باہر آئی تو سب کو چپ بیٹھا پایا۔

کیا ہوا چچی سب ٹھیک تو ہے؟سوہا نے اُن کا اُترا منہ دیکھا تو فکرمند ہوئی۔

ہاں سب ٹھیک ہے عباد باہر جو گیا ہے پڑھنے تو بس فکر ہورہی ہے جانے یہ پانچ سال کیسے گُزرے گے۔صغریٰ بیگم کی بات پہ سوہا کو سکتہ تاری ہوگیا عباد چلاگیا۔سوہا کی آواز بڑبڑاہٹ سے کم نہ تھی۔

تمہاری شکل دیکھ کر لگ رہا ہے جیسے بھائی نے تم کو بتانا تک گوارہ نہیں کیا بنا ملے ہی چلے گئے۔ عمار نے اندھیرے میں تیر مارا۔

عمار ایسے کیوں بول رہے ہو عباد اِتنا غیرذمیدار نہیں کیوں سوہا عباد تمہاری اجازت اور تم سے مل کر گیا ہے نہ؟ صغریٰ بیگم عمار کو ٹوکتی سوہا سے پوچھنے لگی جو دل ہی دل میں عباد سے بدظن ہوچکی تھی۔

جی میری اِجازت کے بنا تو وہ واشروم تک نہیں جاتے۔ سوہا سپاٹ انداز میں کہتی وہاں سے نو دو گیارہ ہوگئ۔

اِس کو کیا ہوا۔ صغریٰ بیگم حیران ہوتی بولی

بچی ہے اُداس ہوگئ ہوگی عباد کے جانے سے۔ حنان صاحب نے کہا۔

♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡

ارے تم وہی ہو نہ جس کی منگیتر کی شادی اُس کے بھائی سے ہوئی۔ عمار اپنے کلاس کی طرف جارہا تھا جب کالج کے بدمعاش گروپ کا لیڈر نجف نے اُس کا مذاق اُڑانا چاہا۔

اور تم بھی وہی ہو نہ جس کی بہن تمہارے دوست کے ساتھ بھاگ گئ تھی۔ عمار اُن کی طرف آتا حساب برابر کرتا بولا۔

اے زبان سنبھال کے بات کر۔ نجف تیش میں بولا

کیوں آگ لگ رہی ہے۔ عمار ایک زوردار پنچ اُس کے منہ پہ مارکر بولا زویا جو اپنی فرینڈ کے ساتھ گراؤنڈ کی طرف جارہی تھی عمار کو پانچ چھ لڑکوں گروپ کے ساتھ اُلجھتا دیکھا تو فورن اُس کی طرف لپکی۔

تیری تو۔ نجف کے دوست نے جوابی حملا کیا عمار آگے بھڑتا اُس سے پہلے زویا بیچ میں آگئ۔

سوری بھائی آپ اپنا کام کریں۔ زویا نے معاملہ رفع دفع کرنا چاہا۔

ایسے کیسے۔ عمار کچھ کہنا چاہا پر زویا اُس کا بازوں پکڑ کر سائیڈ پہ لے آئی۔

تم یہاں کیوں بیچ میں آئی یہ ہم لڑکوں کا معامل تھا اگر تم بیچ میں نہ آتی تو میں اُن کو نیلوں نیل کرکے چھوڑتا۔ عمار سخت لہجے میں بولا۔

اُن کا تو نہیں پتا اگر میں تمہیں یہاں لانے میں ایک منٹ کی تاخیر کرتی تو وہ سب تمہیں نیلوں نیل کر کے ضرور چھوڑتے۔زویا نے جل کے کہا

ریئلی تم نے مجھے اِتنا بزدل سمجھا ہے۔عمار آنکھیں گھُماتا بولا۔

عمار شاید تم بھول رہے ہو وہ سب کالج کے بدنام اوچھ باچھ لچے لفنگے لڑکے ہیں تم کیوں اُس کے منہ لگ رہے تھے۔زویا نے اُس کو سمجھانا چاہا۔

تو کیا اُن کی فضول گوئی سن لیتا اِتنا بے غیرت سمجھا ہوا ہے۔عمار ناگواری سے بولا

اپنے بھائی کی بیوی پہ نظر ڈالنا کِس غیرت کے شمار میں آتا ہے؟زویا نے کاری وار کیا۔

وہ میری منگیتر تھی میں نے نہیں ڈالی اپنے بھائی کی بیوی پہ نظر۔عمار جھٹ سے بولا

تمہاری منگیتر تھی عباد کی بیوی ہے یہ ایک بہت بڑا فرق ہے جو تمہیں سمجھ نہیں آرہا یا تم سمجھنا نہیں چاہتے۔زویا نے اپنی بات پہ زور دیتے کہا

ہر کوئی مجھے ہی سمجھاتا ہے پر کوئی مجھے سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ عمار سر جھٹک کر بولا۔

♡♡♡♡♡

سوہا بولائی بولائی سی اپنے گھر میں گھوم رہی تھی آج ایک ہفتہ ہوگیا تھا عباد کو یہاں سے گئے وہ جب سے گیا تھا کسی کو کال یا میسج نہیں کی تھی سوہا کے کالج میں ہوئے اِس ہفتے کے ٹیسٹ کا رزلٹ بہت بُرا آیا تھا تبھی اُس نے کچھ پڑھنے کا سوچا۔

یااللہ رائٹنگ کتنی بُری لکھی ہے میں نے۔ سوہا نوٹ بناتے وقت اپنی رائٹنگ دیکھ کر پریشانی ہوتی بولی اُس کو کئ وقت پہلے عباد کی بات یاد آئی یہ اُس وقت کی بات ہے جب وہ شادی کے بعد عباد سے ٹیوشن لیتی تھی۔

میں نے کچھ پوائنٹس لِکھنے کا کہا تھا لِکھ لیے؟ عباد کمرے میں آتا سوہا سے بولا جو کتابوں کے ساتھ سر جوڑ کے بیٹھی تھی۔

جی آپ ایک دفع دیکھ لیں۔ سوہا نے رجسٹر اُس کی طرف بڑھا کر کہا

تم مستقبل کی ڈاکٹر ہو اور ایسی رائٹنگ جیسے کیڑے مکوڑو کو جمع کیا گیا ہو۔ عباد سوہا کی رائٹنگ دیکھتا تاسف سے بولا

اچھی تو ہے آپ کو پتا نہیں کیوں ہر بات میں نقص نظر آتا ہے۔ سوہا بُرا مان کر بولی۔

سوہا رائٹنگ موسٹ امپورٹنٹ ہوتی ہے اُس کو تم جتنا سنواروں گی اُتنا تمہارے لیے اچھا ہوگا یہ جو رائٹنگ تم نے جلدبازی میں لِکھ کر بگاڑی ہے نہ اصل میں یہ ہماری عکاسی کرتے ہیں۔ عباد کی آخری بات پہ سوہا نے تعجب سے اُس کو دیکھا۔

عکاسی کیسے۔ سوہا متجسس ہوئی۔

تمہاری رائٹنگ اگر اچھی ہوئی تو دیکھنے والا سمجھ جائے گا اِس کو لکھنے والا بھی قابلِ تعریف ذہین اور اچھی شخصیت کا مالک ہوگا اُس کو تجسس ہوگا ملنے کا اگر تمہاری

رائٹنگ بُری ہوئی تو سب کے چہرے پہ ناگواری آئے گی تمہاری شخصیت اُن کو متاثر نہیں کرپائے گی اگر تمہارا یہی حال رہا تو بھول جاؤ کبھی تم ایم بی بی ایس کرلوں گی۔عباد سنجیدگی سے ساری بات سمجھاکر بولا سوہا کو اپنا آپ عباد کی باتوں میں جکڑتا محسوس ہوا۔

پر ڈاکٹر کی رائٹنگ تو کسی کو سمجھ نہیں آتی اُس حساب سے میری رائٹنگ بیسٹ ہے دوسری بات میں تو پی ایش ڈی بھی کرلوں یہ ایم بی بی ایس تو میرے دائئیں بائئیں ہاتھ کا کام ہے۔سوہا فخریہ انداز اپنا کر بولی۔

اچھا یہ بات ہے تو بتاؤ مجھے میڈیکل کے موسٹ امپورٹنٹ سبجیکٹ کونسے ہیں۔عباد کے سوال پہ سوہا کی سٹی گُم ہوئی۔

مجھے یاد ہیں۔سوہا سنبھل کر بولی۔

میں بھول گیا ہوں ریمائنڈ تو کرواؤ۔عباد اُس کی اُڑی رنگت دیکھ کر بولا۔

تین امپورٹنٹ ہے ایک فزکس دوسرا کیمسٹری تیسرا بھی ہے۔سوہا دانتوں کی نمائش کرتی بولی۔

تیسرے کا بھی کوئی نام ہوگا۔عناد گھور کر بولا

ہوگا تو آپ خود یاد کریں آپ میرے ٹیچر ہیں میں نہیں۔سوہا شانِ بے نیازی سے کہتی اُس کے ہاتھ سے اپنا رجسٹر لیا عباد تو اُس کا انداز دیکھ کر عش عش کر اُٹھا۔

فون پہ آتی کال نے اُس کو حقیقت میں آپٹھکا۔

اسلام علیکم امی کیسی ہیں آپ؟سوہا اپنا لہجہ ہشاش بشاش کرتی بولی۔

وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں سوہا تمہیں کیا ہوگیا ہے۔سویرہ بیگم سنجیدگی سے بولی

مجھے کیا ہونا ہے میں تو ٹھیک ہوں بلکل۔سوہا کچھ حیران ہوتی بولی

زویا نے بتایا مجھے تمہارا بلکل دھیان نہیں پڑھائی میں۔سویرہ بیگم کی بات پہ اُس نے گہری سانس خارج کی۔

امی دھیان ہوتا ہے میرا۔سوہا بس اتنا بولی

سوہا کیا کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ کیا عباد کو یاد کررہی ہو۔سویرہ بیگم نے نرمی سے پوچھا

اور بھی بہت کام ہیں اُن کو یاد کرنے کے علاوہ اور آپ لوگوں نے اچھا نہیں میری اُن سے شادی کروا کر جو اپنی جان چھڑواکر یہاں سے نو دو گیارہ ہوگئے۔سوہا تلخ ہوتی بولی

ایسے بات کیوں کررہی ہو کسی نے کچھ کہا ہے کیا عباد بھاگنے والوں میں سے نہیں اِس لیے تم فضول سوچو کو سوچنے کے بجائے پڑھائی پہ دھیان دو۔سویرہ بیگم نے سمجھایا

شادی کے بعد کس کا دل کرے گا پڑھائی میں مجھے نہیں کرنی پڑھائی اور نہ ایم بی بی ایس میرے بس کی بات ہے مجھے بس ڈزائنر بننا ہے۔سوہا جھنجھلا کر بولی۔

سوہا میں نرمی سے بات کررہی ہوں تو اُس کا ناجائز فائدہ مت اُٹھاؤ پڑھائی سے بھاگنے کی عادت بچپن سے ہے تمھاری اب تم بڑی ہوگئ ہو اِس لیے عقل کے

ناخن لو۔ سویرہ بیگم سختی سے کہہ کر کال کٹ کرگئ سوہا نے بے بسی سے موبائل کی اسکرین کو دیکھا۔

♡♡♡♡♡♡

تمہیں لو میریج پسند ہے یا ارینج؟ سوہا کی دوست عائشہ اُس سے بولی۔

افکورس لو میریج زندگی بھر کا ساتھ ہے انسان کو حق ہے اپنی پسند کا پارٹنر چوز کرنے کا۔ زویا نے جواب دیا۔

ہمم بات تو تمہاری سہی ہے پر مجھے تو ارینج میریج کا بڑا شوق ہے مطلب میری اُس سے شادی ہو جس پہ ہم دونوں ایک دوسرے کے جان کے دشمن اور خون کے پیاسے ہو سارا دن لڑائی جھگڑے کریں میں اُس کے بال نوچوں وہ میرا ہر کام خراب کریں میں بار بار اپنے گھر لوٹ جاؤ پھر وہ اپنی ماں کے پریشر میں آکر مجھے لینے آئے پھر میں نخرے کر کے واپس آؤ پھر ایکدم سب کچھ بدل جائے میں خاموش رہنے لگوں اور وہ میری خاموشی سے اکتا جائے بار بار مجھے فورس کریں کے میں اُس سے لڑائی کروں میری خاموشی اُس کو بے چین کریں اپنے دل کی حالت

سے وہ پریشان ہوجائے پھر میرے پاس آکر اظہار محبت کریں۔عائشہ ٹرانس کی کیفیت میں بولی زویا کُھلے منہ سے اُس کی خواہشات سنتی رہی۔

کتنی عجیب ہو تم۔زویا نخوت سے بولی

ڈیئر میریج کے بعد جو لو ہوتا ہے نہ اُس کا اپنا الگ ایک مزہ ہوتا ہے شادی سے پہلے تو لڑکا لڑکی ڈیٹنگ شیٹنگ سارے پلانز سب کچھ طے کرلیتے ہیں شادی تو جیسے بس بچے پیدا کرنے کے لیے کرتے ہیں۔عائشہ کی بات پہ زویا نے اُس کو گھورا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

عباد سے بات ہوئی آپ کی؟صغریٰ بیگم نے حنان صاحب سے پوچھا۔

ہاں بات تو میری ہوتی ہے پر زیادہ نہیں بہت مصروف ہوتا ہے اِس لیے بار بار میں بھی اُس کو کال کرکے پریشان نہیں کرتا۔حنان صاحب نے جواب دیا۔

اچھا۔صغریٰ بیگم بس یہی بول پائی۔

کیا کوئی بات ہے جو تم کرنا چاہتی ہو! حنان صاحب نے اُن کو کشمش میں دیکھ کر کہا

میں چاہ رہی تھی عمار کی شادی کردے یا جب تک عباد نہیں آجاتا سوہا کو اپنے گھر بھیجتے ہیں۔صغریٰ بیگم نے کہا

عمار کی شادی ہوجائے گی پر سوہا کا گھر اب یہ ہے تو کیوں وہ یہاں سے جائے سننان کیا سوچے گا ہم نے عباد کی غیر موجودگی میں اُس کی بیٹی کو گھر سے نکال دیا۔حنان صاحب اُس کی بات سے اختلاف کرتے بولے۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا سوہا یہاں ڈسٹرب رہتی ہے تبھی میں نے سوچا۔صغریٰ بیگم نے وضاحت دی۔

اُس کو جانا ہوگا تو ملنے چلی جایا کرے گی پر تم اِس معاملے میں اُس سے کوئی بات نہیں کرنا۔حنان صاحب نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

آج ویکنڈ تھا تو سوہا کا اِرادہ عباد کی ڈائری پڑھنے کا تھا جو اُس نے اپنے پاس چھپا کر رکھی تھی۔

یااللہ اِس میں کتابوں کی باتیں نہ ہو آمین۔سوہا ڈائری کھولنے سے پہلے دعائیہ انداز میں ہاتھ اُپر اُٹھا کر چہرے پہ پھیر کر کہا پھر دھڑکتے دل کے ساتھ اُس کو کھولا۔

۱۹ مئی

میرا نام عباد حنان ہے میری عمر چودہ سال ہے

ہمیں تو جیسے تمہارا نام معلوم ہی نہیں۔پہلے پیج پہ بس یہی تحریر پڑھ کر سوہا بدمزہ ہوئی

۲۰ مئی۔

مجھے دوست بنانا کچھ خاص پسند نہیں میں اپنی باتیں اپنے تک محدود رکھنے کا عادی ہو پر کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے نہ دل پہ بوجھ سا لگتا ہے اور دل چاہتا ہے اپنے دل کی

باتیں کسی سے شیئر کریں اِس لیے میں ایک اللہ کو اپنی باتیں بتاتا ہوں دوسرا تمہیں بتاتا رہوں گا۔

۲۱ مئ

میری دو کزنز ہیں ایک زویا دوسری سوہا دونوں ٹوئنز ہیں پر دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے جیسے پانی اور آگ اور یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ نہیں ہو سکتی۔

۲۲ مئ

زویا سے میری مختصر بات ہوتی ہے وہ مجھ سے تین سال چھوٹی ہے چھوٹی تو سوہا بھی ہے پر ہماری بہت بنتی ہے مجھے اچھا لگتا ہے اُس کی باتیں سننا اُس کے نخرے اُٹھانا میں نے اُس کو کہہ دیا ہے اب میرے علاوہ وہ کسی کو فرینڈ نہیں بنائے لڑکیوں میں بنا سکتی ہے پر لڑکوں سے دور رہے ابھی تو وہ گیارہ سال کی ہے ناسمجھ پر بعد میں میری بات سمجھ لے گی اِتنا اندازہ مجھے ہے۔

۱۵ جون

مصروفیت کی وجہ سے مجھے ڈائری لکھنے کا وقت نہیں ملا آج ملا تو سوچا لِکھ لوں۔

۱۶جون

عمار میرا بھائی ہے مجھے اُس سے بہت محبت ہے پر پتا نہیں کیوں مجھے اُس کا سوہا سے بات کرنا اچھا نہیں لگتا زویا بھی تو ہے نہ تو سوہا کیوں وہ زویا سے بھی بات کرسکتا ہے۔

۲۰ جون

آج بہت گرمی ہے سوہا کو بخار ہوگیا ہے کیونکہ وہ اِتنی دھوپ میں لان میں گیم کِھلنے میں لگی رہی میری منع کے باوجود بھی۔

۲۲ جون

اللہ اللہ کرکے سوہا کا بُخار کا کم ہوا ورنہ میرے اندر تو بے چینی سی تھی۔

۵ جولا

سوہا بہت نازک ہے اُس کو نظر جلدی لگ جاتی ہے پیاری بھی تو وہ بہت ہے سویٹ بھی پر وہ بیمار جلدی ہوجاتی ہے نازک جو ہے گِرتی بعد میں ہے پہلے اُس کی چیخ آسمان چھوتی ہے۔

سوہا نے منہ بسور کر دوسراپیج اوپن کیا۔

۱۶ جولا

مجھے سمجھ نہیں آتا میں سوہا کا کیا کروں آج وہ عمار کے ساتھ کھیل رہی تھی مجھے بہت غصہ آیا پر ستم یہ ہے کے میں اُس سے غصے سے بات نہیں کرسکتا بہت عزیز ہے مجھے کزن جو ہے۔

ایک نمبر کا جھوٹا۔سوہا جل کے بڑبڑائی۔

۷آکٹوبر

سوری پر میری مجبوری ہے ڈائری لِکھنے کے علاوہ بہت سے کام ہوتے ہیں آج سوہا کا ٹیسٹ تھا اِسکول میں اور ماشااللہ سے اُس نے ۱۰۰ مارکس میں سے ۱۰ مارکس لیے ہے مجھے بہت غصہ آیا آج سوہا کو پڑھائی میں انٹرسٹ نا لیتا دیکھ کر میں نے بہت سمجھایا اُس کو اب دیکھتے ہیں آگے کیا ہوتا ہے۔

۲۲ دسمبر

آج میرے اسکول میں بتایا گیا کے وہ ہم سب بچوں کو اسکول ٹرپ پہ لے جائے گے جو ایک ہفتے کا ہے میں بھی جاؤں گا پر سوہا ایسا نہیں چاہتی وہ بھی ساتھ جانا چاہتی ہے پر میں اُس کو ساتھ لیکر نہیں جاسکتا کیونکہ اُس کا وہاں کیا کام۔

۷ جنوری

کل ہمیں ٹرپ پہ جانے کے لیے نکلنا ہے سوہا مجھ سے بات نہیں کررہی کیونکہ وہ چاہتی ہے میں بھی نہ جاؤں پر میرا جانا ضروری ہے یہ بات سوہا نہیں سمجھ رہی۔

۲۲ جنوری

سوہا بدل گئ ہے۔

فروری ۱۵

سوہا مجھے نظرانداز کرنے لگی ہے۔

۱۷فروری

مجھے پہلے لگتا تھا سوہا ناراض ہے میں اُس کو منالوں گا جیسے پہلے منایا کرتا تھا پر اِس بار تو سوہا میری طرف دیکھ تک نہیں رہی اُس کو جانے کیا بات مجھ سے دور کررہی

ہے وہ پہلے مجھ سے بات کرتی تھی میری سنتی تھی اب عمار کو وقت دینے لگی ہے اور یہ تب سے ہوا ہے جب سے میں ٹرپ سے واپس آیا ہوں ایک ہفتہ زیادہ تو نہیں تھا جو سوہا اتنا بدل گئ اب مجھے پچھتاوا ہورہا ہے میں کیوں گیا۔

۳ مارچ

میں نے سوچ لیا ہے اب میں سوہا سے دور رہوں گا اگر اُس کو میری ضرورت نہیں تو ٹھیک ہے اُس کو نئے دوست مبارک۔

۱۰ اپریل

اب میرا دل نہیں کرتا ڈائری لِکھنے کو سوہا کا رزلٹ اب بھی بُرا آتا ہے اور عمار کا بھی پر میں سوہا سے کچھ کہہ نہیں سکتا مجھے میں تھوڑا بدلاؤ آرہا ہے وہ یہ ہے مجھے

اب بات پہ بات غصہ آتا ہے پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا اب زیادہ تر سوہا کو دیکھ کر ہی آتا ہے۔

۲۲ اپریل

میرا دل چاہتا ہے میں خود کو کچھ کر گزرو۔

اپریل ۲۵

جتنا سوچو گے اُتنا اذیت میں رہو گے

یا تو خود کو مضبوط کرلو یا مصروف

۱۱ جنوری

آج چودہ مہینوں بعد میں یہاں لکھنے پہ بیٹھا ہوں کیونکہ بات ہی کچھ ایسی ہے میں کیا کروں گھروالوں کو لگتا ہے سوہا اور عمار ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں بھلا ایسا کیسے ہوسکتا ہے وہ اُن کی منگنی کرنا چاہتا ہیں پر میرا دل ایسا نہیں چاہتا۔

۱۲ جنوری

آج مجھے میری ہر بے چینی کا جواب مل گیا پہلے مجھے لگتا تھا سوہا میری دوست اور کزن ہے اِس لیے مجھے اُس کا کسی اور سے بات کرنا اچھا نہیں لگتا پر در حقیقت ایسی کوئی بات نہیں پر جو بات ہے وہ میں ڈائری پہ بھی نہیں لکھ سکتا اب جب وہ بات لِکھنے کی ہمت ہوگی تبھی ڈائری کو چھو گا۔

۲۰ جنوری

آج ہمت ہوگئ یہ بات لکھنے کی میں عباد حنان سوہا سنان سے محبت کرنے لگا ہوں پر مجھے اِس بات کا اندازہ تب ہوا جب وہ سوہا عمار بننے جارہی تھی اُس کی منگنی عمار ہونے جارہی ہے میں یہ سب روکنا چاہتا ہوں پر سوہا بہت خوش ہے مجھے سوہا کی خوش عزیز ہے میں بھلا اپنے سکون کے لیے اُس کی خوشی کیوں ضائع کروں اگر اُس کی خوشی عمار میں ہے تو ٹھیک ہے میں کبھی اُس کو نہیں بتاؤں گا مجھے اُس سے کتنا پیار ہے پر میرے لیے بہت مشکل ہے ہر پل اُس کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا میں بزدل نہیں ہوں پر میں ایسی ہمت بھی نہیں چاہتا جس سے میرا بھائی بھی مجھ سے بدگمان ہو اور سوہا سے بھی خوشیاں روٹھ جائے کہتے ہیں پیار قربانی کا نام ہے تو ایسا ہی سہی میں نے اِظہار کرنے کے بجائے قربانی کو ترجیح دی اب اگر جو قسمت میں نہیں سو نہیں ہر ایک خواہش پوری تو نہیں ہوتی کچھ خواہشات حسرت بن جاتی ہیں شاید سوہا بھی میرے لیے ایک حسرت کیونکہ اُس کو پا تو میں سکتا نہیں۔

سوہا کے ہاتھ سے ڈائری چھوٹ کر کارپٹ پہ زمین بوس ہوئی تھی وہ ڈائری پڑھنے میں اِتنا غرق تھی کے اُس کو معلوم بھی نہیں ہوا اُس کی آنکھوں سے گرم سیال بہہ کر اُس کے رخسار بھیگا رہے تھے۔

یہ میں نے کیا کردیا۔سوہا اپنے بالوں میں ہاتھ ڈالتی بڑبڑائی گُزرے سال کی باتیں کسی فلم کی طرح اُس کے سامنے چل رہی تھی

!کچھ سال قبل

تم یہاں کیوں بیٹھی ہو اُداس بُلبل بن کر۔عمار ہاتھ میں بال لیتا سوہا سے بولا جو اپنے گھر کے لان میں رکھی بینچ پہ ٹھوڑی پہ مٹھی جمائے بیٹھی تھی۔

تمہیں کیا جاؤ یہاں سے۔سوہا پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی

بہت بدتمیز لڑکی ہو ویسے زویا کو دیکھو جب بات کرتی ہے تو شہد ٹپکتا ہے اور ایک تمہاری زبان زہریلی ناگن سے کم نہیں۔ عمار کی بات پہ اُس نے آنکھیں گھمائی۔

یہ شہد بہت خاص ہے جو تمہارے لیے ہی نکلتا ہے ورنہ باقی سب کے لیے تو انگارے نکلتے ہیں۔ سوہا سر جھٹک کر بولی۔

کیا مطلب تمہارا۔ عمار ناسمجھی سے بولا

کچھ نہیں تم بتاؤ یہاں کیسے آنا ہوا؟ سوہا نے بات بدل کر پوچھا

ہاں وہ بات یہ ہے کے میں پارک جارہا تھا سوچا تم دونوں کو بھی اپنے ساتھ چلنے کا شرف دوں۔ عمار نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

عباد بھی ساتھ ہے۔ سوہا نے جھٹ سے پوچھا

عباد کی چمچی نہ ہو تو وہ بھائی نہیں چل رہے ساتھ اُن کو بہت کام ہوتے ہیں اپنے اسکول کا۔ عمار منہ بناتا بولا۔

اچھا تو تم دونوں جاؤ میں نہیں چلتی۔ سوہا نے انکار کرتے کہا۔

ایسا کیوں۔ عمار کو تعجب ہوا۔

بس میرا دل نہیں۔ سوہا یہ کہہ کر اندر کی طرف چلی گئ۔

♡♡♡♡♡♡

بھائی ٹِرپ پہ کب جائے گے جاتے وقت سوہا بُلبل سے مل کر جانا۔ عمار عباد کے کمرے میں آتا بولا۔

یہ کیسے نام لے رہو ہو تم کزن ہے وہ ہماری کوئی احترام ہوتا کوئی عزت ہوتی ہے یہ کیا آوارہ لوگوں کی طرح عجیب ناموں سے اُس کا ذکر کررہے ہو۔ عباد ناگواری سے بولا

اُپس بھائی اتنا بُرا تو سوہا کو بھی نہیں لگا تھا خیر میں یہ کہنے آیا تھا کے سوہا سے مل کر جائیے گا بے چاری اُداس ہے آپ کے جانے سے جیسے آپ ایک ہفتے کے لیے سالوں کے لیے جارہے ہو۔ عمار نے مسکراکر کہا۔

ہمم مل لوں گا میں۔ عباد نے جواب دیا۔

زویا تمہارے ایف بی اکاؤنٹ پہ پانچ ہزار فرینڈس ہے دماغ درست ہے تمہارا جس کو تم جانتی نہیں اُن کو کیوں تم نے دوست بنایا ہوا ہے۔سوہا زویا کے کان ایئر فون کھینچ کر غصے سے بولی

تمہیں میری اماں بننے کی ضرورت نہیں میں جتنے چاہے فرینڈس بناؤ تمہیں کیا اپنے کام سے کام رکھا کرو۔زویا نے گھور کر کہا

سب کے سب کو فرینڈ لِسٹ سے نکالوں اور اَن فالو بس اسکول فرینڈ سے بات کرو باقی تمہارے مامے یا چچے کے رشتیدار نہیں جن کو فرینڈ بنا کر رکھا ہے۔سوہا بنا اُس کی بات کا اثر لیے بولی

تم ہوتی کون ہو مجھے حکم سنانے والی۔زویا آپے سے باہر ہوتی بولی

تمہاری وہ بہن جس کے ساتھ تم نے اِس دنیا میں قدم رکھا تھا اور میں تمہارے بھلے کے لیے کہہ رہی ہو حکم نہیں ایک درخواست ہے ایف بی پہ سب اچھے نہیں ہوتے اِس لیے میری بات مان لو۔سوہا نے اب کی کچھ نرمی سے کہا

مجھے سب پتا ہے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں اب جاؤ یہاں سے۔زویا بے زاری سے بولی

تو تم میری بات نہیں مانوں گی۔سوہا نے سنجیدگی سے پوچھا

نہیں مانتی میں وہ کروں گی جو میرا دل کرے گا۔زویا بنا تاخیر کیے بولی

ٹھیک ہے میں پھر ڈیڈ سے بات کروں گی پھر ایف بی تو کیا ساری زندگی سیل فون کی شکل دیکھنے نصیب نہیں ہوگی۔سوہا جلانے والی مسکراہٹ چہرہ پہ سجا کر بولی۔

چغلی کروں گی سوچ لوں چغل خور سیدھا دوزخ میں جاتے ہیں۔زویا نے اُس کو ڈرانا چاہا۔

تمہارے بنا مجھے جنت میں مزہ بھی نہیں آئے گا اچھا ہے جڑواں بہنیں ہیں ایک ساتھ دوزخ کی سیر کرے گے اب بھلا تم میری اکلوتی بہن ہو تمہیں اکیلا تو دوزخ کی آگ میں نہیں جلنے دے سکتی نہ۔سوہا امڈنے آنے والے قہقہقہ کو ضبط کرتی

بولی جس پہ زویا صبر کے گھونٹ بھر کے رہ گئ پھر سوہا نے پانچ ہزار سے دس فرینڈ ہی چھوڑے ایف بی کے جن میں سے سب ان کی کزنز تھی۔

پھپھی سوہا کہاں ہیں؟عباد سویرہ بیگم کے پاس کچن میں آتا بولا۔

سوہا تو اسکول گئ ہوئی ہے تم نہیں گئے کیا اسکول ایک ساتھ جاتے ہو نہ؟سویرہ بیگم نے کہا

نہیں آج ہم ٹرپ پہ جائے گا نہ اسکول کی طرف سے تو بس۔عباد نے مایوسی سے جواب دیا۔

تم دونوں کے بیچ ناراضگی چل رہی ہے کیا؟سویرہ بیگم نے مسکراکر پوچھا

جی پھپھی بس سوہا ساتھ چلنے کی ضد کررہی ہے پر دو کلاسس کے بچے نہیں چل رہے کیونکہ وہ چھوٹے ہیں۔عباد نے جواب دیا۔

سوہا تو نادان ہے تم توجہ نہ دو آرام سے اپنے ٹرپ پہ جانے کی تیاری کرو

جی۔عباد نے بس اِتنا کہا۔

تم یہاں کیا کررہے ہو۔زویا عمار کے ساتھ بیٹھ کر بولی۔

میں ڈسکو ڈانس کررہا ہوں۔عمار نے سنجیدگی سے کہا تو زویا نے آنکھیں گھُمائی۔

فضول مت بولو یہ بتاؤ سوہا کہاں ہیں۔زویا کلاس میں نظر پھیراتی بولی۔

وہ تو تمہاری بہن ہے تمہیں پتا ہونا چاہیے ویسے بھی اُس نے بھائی کے جانے کا سن کر منہ بنالیا ہے۔عمار نے بے زاری سے کہا۔

اووہ دوستی جو ہے بہت گہری جس میں کوئی ڈرار نہیں ڈال سکتا ایک دوسرے کے بنا دل بھی نہیں لگتا اِن کا۔سوہا سر جھٹک کر بولی۔

جو دوستی جتنی گہری ہوتی ہے اُس میں بدگمانی بھی جلدی آجاتی ہے اور سوہا اور بھائی کے بیچ میں بھی آسکتی ہے۔عمار نے آرام سے کہا

اچھا تو تمہیں لگتا ہے عباد سوہا سے یا سوہا عباد سے دوستی ختم کرسکتی ہے۔زویا نے چیلینج کرتی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا

بلکل یہ تو میرے دائیں ہاتھ کا کمال ہے۔عمار مغروریت سے بولا

تم سے نہ ہوپائے گا۔زویا نے کہا

کیوں نہیں ہوپائے گا عمار حنان سب کچھ کرسکتا ہے سوائے اچھے مارکس لینے کے۔عمار جھٹ سے بولا

اچھا پھر تم ایسا کرکے دیکھاؤ تو میں مانوں تمہاری بات میں کتنا دم ہے۔زویا نے اُس کو چیلینج کیا۔

اوکے چیلینج ایکسپیٹ۔عمار اُس کے آگے ہاتھ کیے بولا جو زویا نے تھام لیا۔

♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡

حال !

کِس کو کال پہ کال کیے جارہی ہو؟عائشہ نے زویا سے پوچھا جو مسلسل کسی کو کال کرنے میں لگی ہوئی تھی۔

عمار کو آج کالج نہیں آیا نہ اِس لیے۔زویا نے بتایا

آئی تو تمہاری ٹوئنز بہن بھی نہیں اُس کی بھی خیروخبر رکھا کرو۔عائشہ کی بات پہ زویا نے دھیان نہیں دیا تو عائشہ اپنی بے عزتی محسوس کر کے مزید بولی۔

تم نے جیسا کے بتایا تھا عمار نے تمہیں اپنے کمرے سے نکالا تھا تو پھر بھی تم اُس کو لائیک کرتی ہو جس نے تمہاری اتنی انسلٹ کی تم ایسے انسان کے لیے اپنے دل میں کیسے کوئی جذبہ رکھ سکتی ہو جو تمہاری کزن کے لحاظ سے بھی عزت نہیں کرتا۔

محبت میں انسان کا دل اپنے اختیار میں نہیں ہوتا دل کے معاملے میں انسان وہ کر گزرتا ہے جس کا کبھی اُس نے تصور بھی نہیں کیا ہوتا۔زویا نے سنجیدگی سے کہا

جہاں بات عزت کی آئے وہاں دل کے معاملوں کو نظرانداز کیا جانا چاہیے کیونکہ انسان کے پاس ایک عزت ہوتی ہے جو اُس کو اپنی جان سے زیادہ عزیز ہوتی ہے

تو اِس لیے جہاں عزت نہیں وہاں دل کے معاملے یا محبت کا رشتہ بھی نہیں بنایا جاسکتا۔عائشہ نے جواباً کہا

یہ سب کہنے کی باتیں ہے جب خود پہ بات آتی ہے تو وہ اپنی عزت نفس کو مجروح کردیتا ہے اور صرف اپنی محبت کو پانا چاہتا ہے۔زویا نے پھر کہا

مجھے نہیں لگتا میں تو کبھی ایسا نہ کروں مانا کے محبت میں جھکنا بڑی بات نہیں پر وہ محبت جو اللہ سے کی جائے اور اُس کے سامنے جھک جایا جائے کیونکہ اللہ ہمیں دھتکارتا نہیں ہم تھام لیتا ہے اور انسان کی محبت میں انسان کے سامنے جھک جانا مجھے نہیں لگتا سہی ہے اگر آپ کو کسی سے محبت ہوتی ہے اور آپ کو لگ رہا ہے آپ اُس کو پا نہیں سکتے تو اللہ سے دعا میں مانگے اگر قسمت میں ہوگی تو مل جائے گی اگر نہ ہوئی تو بس۔عائشہ نے کہا

آج کیا کھالیا ہے جو اتنی بڑی بڑی باتیں کرہی ہو۔زویا کو تعجب ہوا۔

آج موم سے گالیاں کھاکر آئی ہوں سچی ابھی تک ڈائجسٹ نہیں ہوئی۔عائشہ دانتوں کی نمائش کرتی بولی۔

گالیاں کیوں۔زویا متجسس ہوئی۔

کل رات لیٹ سوئی تھی تو صبح آنکھ نہیں کُھل رہی تھی پھر کیا تھا موم جلالی روپ میں آگئ۔عائشہ معصوم شکل بنائے بولی

کام ہی ایسے ہیں تمہارے۔زویا تاسف سے بولی

ایک بات پوچھو تم سے؟عائشہ کچھ دیر بعد بولی

پوچھو؟زویا نے اِجازت دی۔

تم سوہا سے اِتنی نفرت کیوں کرتی ہوں تم دونوں آپس میں بس دو بہنیں ہو بہنوں میں تو بہت پیار ہوتا اور تم دونوں تو ہو بھی ٹوئنز اُن بہنوں میں تو ایک دوسرے میں جان ہوتی ہے مانا کبھی کبھار لڑائیاں ہوجاتی ہیں پر تم تو ہمیشہ سوہا سے غصے سے بات کرتی ہو تو اُس کا ریزن کیا ہے مجھے جاننا ہے سوہا ایسی تو نہیں جس سے

کوئی اُس سے نفرت کرنا چاہے وہ تو اپنے آپ میں مگن رہنے والی ہے۔عائشہ نے اپنی اُلجھن اُس کے سامنے بیان کی۔

کلاس کا وقت ہوگیا ہے میں جاتی ہوں۔زویا سپاٹ انداز میں کہتی اپنا بیگ ہاتھ میں کیا عائشہ نے افسوس سے اُس کی پشت کو دیکھا

♡♡♡♡♡♡♡♡

ماضی!

تمہیں کیا ہوا اب جب دیکھو شکل پہ بارہ دیکھائی دیتے ہیں۔عمار سوہا کے بال کھینچ کر بولا۔

عباد مجھ سے ملے بنا چلاگیا کیا ایسے ہوتے ہیں دوست۔سوہا نے اُداسی سے کہا۔

اگر بھائی تمہیں اپنا دوست مانتا تو ایسے ہرگز نہ کرتا۔عمار ٹیڑھی نظروں سے اُس کو دیکھ کر کہا۔

کیا مطلب دوست مانتا تو ہم بہت اچھے دوست ہیں۔سوہا بُرا مان کر بولی۔

ہوگے پر دیکھو بھائی کو تم سے ملنے جانا چاہیے تھا آخر کو ایک ہفتہ بہت بڑا ہے پورے سات دن ہوتے ہیں اُس میں دوسری بات کے تم نے منع بھی کیا تھا مت جاؤ پھر بھی بھائی گیا تو مطلب یہی ہوا اُن کی نظر میں تمہاری کوئی اہمیت نہیں اور ویسے بھی بھائی تب تک بات کی پہل نہیں کرتا جب تک سامنے والا نہ کریں۔ عمار اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا بولا

تو میں کیا کروں جس سے عباد کی نظر میں میری اہمیت ہو۔سوہا نے رازداری سے پوچھا

تم بھائی کو بھائی کی طرح نظرانداز کرو۔ عمار نے کہا

ہیں ایسے تو وہ مجھ سے دوستی ختم کردے گے بھلا نظرانداز کرنے سے اہمیت تھوڑئی نہ ہوتی ہے۔سوہا کو عمار کی بات عجیب لگی۔

ارے پاگل نظرانداز کرنے سے ویلیو بڑھتی ہے تم نظرانداز کروں گی تو بھائی تم سے وجہ پوچھے گا بات کرنے کی کوشش کرے گا۔ عمار نے کہا

پر ابھی تو تم نے کہا عباد بھائی تب تک بات کی پہل نہیں کرتے جب تک سامنے والا نہ کریں۔ سوہا کی بات پہ عمار کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لیں۔

میرے الفاظ مت پکڑو تم میری بات پہ غور کرو جو بھی کہا میں نے اُس کو بھول کر یہ سوچو اگر بھائی کی نظر میں تم اُن کی دوست ہوئی تو وہ بات ضرور کرے گے تو اب تم نے کرنا یہ ہے کے جب وہ واپس آئے تو تم اُن کو نظرانداز کرنا۔ عمار نے سوہا کا مائینڈ سیٹ کرنا چاہا اپنی باتوں سے۔

کوشش کروں گی۔ سوہا بے دلی سے بولی عمار کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئ۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

سویرہ بیگم سوہا اور زویا کے لیے شاپنگ کر آئی تھی سوہا کو تو اپنی ساری چیزیں پسند آئی پر زویا کے پیر میں اُس کی سینڈل نہیں آرہی تھی

امی آپ نے کس کی سائیز کا سینڈل لیا ہے میرے پاؤں میں پورا ہی نہیں آرہا۔ زویا اپنے پاؤں میں زبردستی سینڈل گھساتی بولی۔

ہمیشہ تم دونوں کی ایک سائیز رہی ہے مجھے کیا پتا تھا پیروں کی چینج ہوگی۔ سویرہ بیگم نے جواب دیا۔

فرعون کے پیروں کی کاپی ہے اِس کے پیر یہ نازک سینڈل کہاں گُھس سکتی ہے۔ سوہا اُس کو چِڑانے کے غرض سے بولی جس پہ زویا نے زبردستی گھوری سے نوازہ پر پرواہ کس کو تھی۔

عباد کی واپسی ہوگئ تھی اُس نے آتے ہی سوہا سے بات کرنی چاہی پر سوہا عمار کے کہے مطابق اُس کو نظرانداز کرنے لگی جس سے عباد کو تکلیف ہوتی پر عمار نے سوہا کا ایسے برین واش کیا جو سوہا عمار کی ہر بات ماننے کو تیار تھی کیونکہ اُس کو عباد کی توجہ چاہیے تھی۔

عباد خاموش سا اپنے کلاس میں بیٹھا تھا جب عمار اُس کی کلاس میں داخل ہوا۔

بھائی آپ یہاں ہیں کلاس تو ختم ہوگئ۔ عمار نے اُس کو ہوش میں لانا چاہا۔

چلتا ہوں میں بھی۔عباد نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

سوہا اور زویا بھی باہر ہیں میں تو سوہا کو پارک لیں جارہا ہوں آپ زویا کو گھر لے جانا۔عمار نے بغور عباد کے تاثرات دیکھ کر کہا جو سپاٹ تھے۔

ہمم۔عباد اتنا کہہ کر اپنے کاندھے پہ بیگ ڈالتا کلاس سے باہر نکل گیا۔

کیا میں غلط کررہا ہوں مجھے زویا کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے۔عمار اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود سے سوال کرنے لگا۔

نہیں غلط کیا یہ ایک چیلینج ہے جس کو پورا کرنا پڑے گا ورنہ بے عزتی ہوجائے گی۔عمار خود کو سمجھاتا عباد کے پیچھے گیا۔

♡♡♡♡♡♡♡

زویا پریشانی سے گھر کے لان میں چکر کاٹ رہی تھی اُس کو اب پچھتاوا ہورہا تھا کے کیوں اُس نے عمار کو ایسا کرنے کا کہا ایسے تو وہ عباد کے بعد عمار سے قریب ہوگئ تھی جو بات اُس کو پسند بلکل نہیں آرہی تھی پر اب پانی سر سے اُپر گزرگیا تھا۔

عمار عباد مجھ سے بات نہیں کرتا تم نے غلط کہا تھا وہ مجھے منائے گا مجھ سے بات کرنے کی کوشش کرے گا۔سوہا نے روتے ہوئے عمار سے کہا جس کو اب پیشمانی ہورہی تھی۔

یار سوہا روؤ مت بھائی نہیں تو کیا ہوا میں ہوں نہ اب ہم بیسٹ فرینڈ بن جاتے ہیں بھائی تو ویسے بھی غصیلے ہیں اور پڑھاکوں ہے جب کی ہم دونوں ایک جیسے ہیں اِس لیے تم بھائی کے لیے پریشان مت ہو میں کبھی تمہیں نہیں چھوڑوں گا ایک بے مثال دوست بن جائے گے۔عمار نے اپنی شرمندگی کم کرنے کے غرض سے کہا۔

لیکن عباد۔سوہا کی سوئی عباد پہ اٹکی ہوئی تھی۔

بھائی کو چھوڑو اُن کے لیے تم صرف ایک کزن ہو۔عمار نے لاپرواہی سے کہا تو سوہا خاموش رہی۔اُس کے بعد نہ عباد نے سوہا سے بات کرنے کی کوشش کی اور نہ سوہا نے دونوں کا رشتہ دوستی سے ہٹ کر بس کزن تک کا رہ گیا تھا۔

حال!

دھڑام کی آواز سے سوہا عمار کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی جو اپنے کمرے میں جھومتا گانا گانے میں مگن تھا۔

ایسی چُپ تو
لگا کے گئ
ساری خوشیاں
کھاکے گئ۔

عمار خاموش ہوکر میری بات سنو۔ عمار کو اپنے گرد چکر لگاکر گاتے دیکھ کر سوہا نے سپاٹ انداز میں کہا

ہائے اندر ہی اندر

سے ٹوٹا میں

تیرے عشق میں

خود سے ہی

روٹھا میں

عمار۔اِس بار سوہا نے چیخ کر اُس کا نام لیا۔

بھابھی ماں ہمارے کمرے میں پرویش پدہار رہی ہے یہ ہم کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہے۔ عمار ٹھوڑی پہ انگلی رکھ کر سوچنے کی اداکاری کرتا بولا۔سوہا نے ناگواری سے اُس کی لینگویج نوٹ کی۔

جھوٹ بولا تھا کے عباد کسی اور سے محبت کرتا ہے۔سوہا اُس کی بات نظرانداز کرتی بولی

مجھے کتنے نفلوں کا ثواب ملنا تھا جھوٹ بول کر۔ عمار نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا

کیونکہ تم ہمارے درمیان طلاق کروانے چاہتے تھے۔ سوہا دوٹوک بولی۔

مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تمہیں کہا تو تھا بھائی سے پوچھ لو تو پوچھ لیتی نہ۔ عمار نے سر جھٹک کر کہا

مجھے اب پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میں نے عباد کی ڈائری پڑھ لی ہے۔ سوہا نے جواب دیا۔

کونسی ڈائری۔ عمار نا سمجھی سے بولا

وہی جس کا پتا تمہیں نہیں تھا۔ سوہا نے نخوت سے کہا

اُس میں کیا تھا ایسا؟ عمار کے کان کھڑے ہوئے

یہی کے وہ بس مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ سوہا اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تو عمار کو سکتہ طاری ہوا۔

یہ جھوٹ ہے۔ عمار ماننے سے انکاری ہوا۔

یہی سچ ہے اور مجھے اب ایسا لگ رہا ہے جیسے پہلے تم نے جان بوجھ کر ہماری دوستی ختم کروائی تھی۔ سوہا نے آرام سے کہا

ایسا کچھ نہیں میرا ایسا کوئی اٹینشن نہیں تھا۔ عمار فورن سے اپنے دفع میں بولا

جو بھی کہو مجھے اب تمہاری کسی بات پہ اعتبار نہیں۔ سوہا طنزیہ مسکراہٹ سے بولی۔

تم یہاں؟ زویا نے عمار کو اپنے گھر کے لاؤنج میں بیٹھا دیکھا تو خوشگوار لہجے میں بولی۔

تم نے جان بوجھ کر عباد اور سوہا کی دوستی ختم کروانی چاہی تھی۔ عمار سرد لہجے میں بس اتنا بولا

یہ پُرانی باتیں کیوں لیکر بیٹھے ہو اور عباد بھائی تمہارے لیے عباد کب سے ہوگیا۔ زویا نے کہا

جو پوچھا ہے بس اُس کا جواب دو۔ عمار دانت پہ دانت جمائے بولا۔

ہاں کیونکہ اُس کو عباد عزیز تھا اور مجھے اُس ہر چیز سے نفرت تھی جو سوہا کو عزیز تھی۔زویا بنا ڈرے بولے۔

بہن ہے وہ تمہاری۔ عمار نے جیسے یاد کروایا۔

بہن وہ بہن جس کو ہر بار مجھ سے برتری حاصل ہوئی وہ بہن جس کو سب سے زیادہ پیار ملا مجھے نظرانداز کیا گیا مجھے کس بات کی سزا ملی میرا کیا قصور تھا یہ کے میں سوہا کے ساتھ اِس دنیا میں آئی۔زویا نفرت سے بولی

سوہا نے تو کبھی تم سے نفرت نہیں کی اور نہ چچی یا چچا جان کے تم دونوں میں کوئی فرق کیا۔ عمار کے بس اتنا کہا

فرق کیا ہے بہت فرق کیا ہے .جو چیز مجھے پسند آتی وہ سوہا کی جھولی میں ڈال دیتے۔زویا چیخ کر اپنے اندر کا غبار نکالنے لگی۔

مسئلاً۔عمار نے جاننا چاہا۔

مسئلاً تم میں تم سے محبت کرتی ہوں پر اُس کی شادی تم سے ہونے لگی تھی تم مجھے نظرانداز کر کے سوہا کے آگے پیچھے پھرتے تھے۔زویا کی بات پہ عمار بے یقینی سے اُس کی جانب دیکھتا رہا زویا کو اپنے کہے کا اندازہ ہوا تو وہاں سے اُٹھ کر چلی گئ۔

♡♡♡♡♡♡♡

دو سال بعد!

اِن دو سالوں میں سب کچھ بدل گیا تھا سوہا نے خود کو بدل ڈالا تھا اُس نے ایم بی بی ایس کرنا چھوڑ دیا تھا دو دفع انٹری ٹیسٹ میں پاس نہ ہونے کی وجہ سے اُس کا دل اُکتا گیا تھا

سب کے لاکھ کہنے کے باوجود بھی اُس نے اپنا فیصلہ نہیں بدلا تھا اُس کو کہیں نہ کہیں ایک اُمید سی تھی کے عباد کو جب اِس بات کا پتا لگے گا تو وہ اُس کو ضرور ڈانٹے گا ہمیشہ کی طرح غصہ بھی کرے گا پر اِن دو سالوں میں ایک بار بھی عباد نے اُس سے رابطہ نہیں کیا جس سے وہ دل مسوس کر کے رہ گئ تھی۔

آسماں میں جیسے بادل ہو رہے ہیں
ہم دھیرے دھیرے پاگل ہو رہے ہیں۔

سوہا کی سوچوں میں خلل زویا کے گانا گانے میں پڑا اِن دو سالوں میں سب بدل گیا تھا سوائے زویا کے وہ ویسی کے ویسی تھی بس زویا تھی جس کو سوہا کے ایم بی بی ایس نہ کرنے کی خوشی تھی۔سوہا اُس کو نظرانداز کرتی جانے لگی جب زویا اُس کے سامنے آتی اُلٹے قدموں سے چلتی دوبارہ شروع ہوئی۔

یاد پیا کی ہاں پیا کی
یاد پیا کی آنے لگی ہائے
بھیگی بھیگی راتوں کو۔

میرا اِس وقت تمہاری جلی کٹی باتوں کو سننے کا موڈ نہیں۔سوہا نے سپاٹ لہجے میں کہا

پر میرا تو بہت دل ہے تمہیں سُنانے کا۔زویا نے سکون سے کہا

مجھے تمہاری دوست کی زبانی معلوم ہوگیا ہے تمہاری نفرت کی وجہ تو میں اِتنا کہوں گی اب تو میرا اور عمار کے درمیان کچھ نہیں اب تو تمہارا راستہ صاف ہے تو پھر کیوں اب بھی مجھ سے نفرت کرتی ہو کیا عمار تمہیں مجھ سے زیادہ عزیز ہے بہن میں ہوں تمہاری کیا بہن کی محبت سے زیادہ اُس نامحرم کی محبت تمہارے لیے عزیز ہے۔سوہا نے سنجیدگی سے کہا

جب تک عمار مکمل طور پہ میرا نہیں ہوجاتا تب تک تمہارے لیے میرے اندر موجود نفرت قائم رہے گی۔

سوہا بھائی سے بات کرو۔ سوہا کچھ کہنے والی تھی جب عمار ہاتھ میں موبائل لیے بولا آج دو سال بعد کسی کے لیے یہ سن کر سوہا کے چہرے پہ تلخ بھرے تاثرات نمایاں ہوئے۔

مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔ سوہا سرد لہجے میں بولی تو عمار نے جھٹ سے فون کی دوسری طرف ہاتھ رکھ کر سوہا کی آواز فون سے دور کرنے کی کوشش کی۔

کیا نخرے دیکھا رہی ہو بات کرو شوہر ہے وہ تمہارا۔ زویا نے ناگواری سے کہا جب کی سوہا عجیب نظروں سے عمار کے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔

مجھے نہیں کرنی تو مطلب نہیں کرنی اور تم۔ سوہا زویا کو جواب دے کر عمار کو مخاطب کیا

سیل فون میں اب اسپیکر کیمرے کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ چارجنگ کی جگہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ سوہا کی بات پہ عمار نے اُس جگہ کو دیکھا جہاں اپنا ہاتھ رکھا تھا

کیمرے کے اُپر اپنا ہاتھ دیکھ کر عمار کھسیانہ سا ہوگیا تھا وہ کیسے یہ بات فراموش کرگیا تھا۔

پڑھائی کے علاوہ ہر بات پہ دماغ کام کرتا ہے۔زویا نے طنزیہ کیا سوہا زویا کی بات نظرانداز کرتی چلی گئ۔

تم کیوں اُس کو سکون کا سانس نہیں لینے دیتی وہ پہلے سے ہی اُفسردہ رہتی ہے اب تو اُس کی جان ہلکان کرنا چھوڑ دو۔عمار نے سوہا کے جانے کے بعد کہا

چھوڑ دوں گی اگر تم مجھ سے شادی کروگے تو۔زویا نے آرام سے کہا

کیسے بے شرموں کی طرح اپنی شادی کی بات کررہی ہو۔عمار نے اُس کو شرم دلانی چاہی

تم مرد کرسکتے ہو تم لڑکیاں کیوں نہیں۔زویا نے اُلٹا اُس سے سوال داغا۔

تم سے بات کرنا فضول ہے۔عمار نے تاسف سے سرہلایا

میں سوچ رہی تھی عمار کے لیے زویا کا ہاتھ مانگ لیں۔صغریٰ بیگم نے حنان صاحب کو مخاطب کیے کہا

عباد آجائے اُس کے بعد۔حنان صاحب نے کہا

بات کرنے میں کیا ہے ابھی سادگی سے نکاح کرلیتے ہیں شادی عباد کے آنے کے بعد ہوگی اُس کے آنے میں تو ابھی تین سال ہیں۔صغریٰ بیگم نے اُس کو قائل کرنا چاہا

ٹھیک ہے پہلے تم عمار سے بات کرو اُس کے بعد ہم سنان کی طرف چلیں گے۔حنان صاحب نیم رضامند ہوتے بولے

ٹھیک ہے پہلے میں اُس سے بات کروں گی۔صغریٰ بیگم اُن کی بات سے اتفاق کرتی بولی۔

آج عباد کو مجھ سے بات کرنے کا خیال کیسے آیا۔ سوہا کمرے کھڑکی کے پاس کھڑی سوچنے لگی۔

دو سالوں میں تو ایک میسج تک نہیں کیا اور اب۔ سوہا مایوسی کا شکار ہونے لگی۔

سوہا۔

صغریٰ بیگم اُس کے کمرے میں آتی آواز دینے لگی۔

جی چچی جان۔ سوہا خود کو کمپوز کرتی اُن کی طرف متوجہ ہوئی۔

میں مارکیٹ جارہی تھی تمہیں چلنا ہے ساتھ؟ صغریٰ بیگم نے پوچھا۔

نہیں آپ جائے۔ سوہا نے انکار کرتے کہا

اچھا اگر کچھ چاہیے تو بتادو۔ صغریٰ بیگم نے پھر کہا

میرے پاس سب ہیں۔ سوہا نے سہولت سے دوبارہ انکار کیا۔

جیسے تمہاری مرضی۔ صغریٰ بیگم کہہ کر وہاں سے چلی گئ۔

♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡

!کچھ دن بعد

عمار۔صغریٰ بیگم نے باہر جاتے عمار کو آواز دی

جی۔ عمار اُن کے پاس آتا بولا

کہاں مصروف رہتے ہو میں کتنے دنوں سے تم سے بات کرنا چاہ رہی ہوں پر تم ہاتھ ہی نہیں آتے۔صغریٰ بیگم نے ناراض لہجے میں کہا

اب تو آگیا ہوں تس بتائے کیا خدمت کرسکتا ہوں آپ کی۔ عمار شریر لہجے میں بولا

عمار کو پہلے کی طرح خوش باش دیکھ کر صغریٰ بیگم نہال سی ہوگئ۔

میں تمہارا نکاح کروانا چاہتی ہوں شادی وغیرہ عباد کے آنے کے بعد۔صغریٰ بیگم نے محبت سے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہا

کروالے پھر۔ عمار عام لہجے میں بولا

تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا؟صغریٰ بیگم نے پوچھا

نہیں آپ جب چاہے جس سے چاہے کروالے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ عمار نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

میں نے زویا کا سوچا ہے۔ عمار کو بلکل حیرت نہیں ہوئی۔

میں نے آپ سے پہلے بھی کہا آپ کی مرضی جس سے بھی کروالیں۔ عمار کے جواب پہ صغریٰ بیگم مطمئن ہوگئ۔

♡♡♡♡♡♡

عمار کے مان جانے کے بعد صغریٰ بیگم حنان صاحب کے ہمراہ سنان صاحب کی زویا کا رشتہ عمار کے ساتھ طے کرنے چلے گئے تھے جہاں سے جواب ہاں میں ملا تھا۔

کیسا محسوس ہورہا ہے اب تمہیں۔ سوہا نے خوشی سے جگمگاتے زویا کے چہرے کو دیکھ کر پوچھا

بہت اچھا۔ زویا نے زندگی میں پہلی بار سوہا کو آرام سے جواب دیا

تو کیا میں سمجھ لوں اب تمہاری میری ساتھ ساری رقابتیں ختم ہوئی۔ سوہا نے اُس کا چہرہ دیکھ کر کہا۔

پہلے تو تم مجھے یہ بتاؤ تم عمار سے کب سے محبت کرنے لگی تمہیں تو شروع سے عباد پسند ہوتا تھا۔ زویا نے اپنا رخ اُس کی طرف کر کے کہا

عباد میرا دوست تھا عمار بھی میرا دوست تھا اُس سے زیادہ کچھ نہیں عمار سے منگنی کے لیے ہاں میں اُس کی محبت میں نہیں بلکہ ہم اچھے دوست تھے اِس لیے کی میری اور عمار کی عادتیں کچھ ایک جیسی تھی جو چیز مجھے نہیں تھی پسند وہ عمار کو بھی نہیں تھی ہم دونوں کی بونڈنگ اچھی تھی مجھے لگا تھا شادی کے بعد بھی سب ایسا ہوگا تو ظاہر ہے ہر لڑکی پہلے اپنے دوست کو ہمسفر چُنے گی میں نے بھی ایسا کیا اگر تم اپنے دل کی بات بتاتی تو میں کبھی عمار کے سائے کو بھی نہ دیکھتی پر تم نے بس بلاوجہ کا مجھ سے بیر رکھا جو میرے ساتھ ناانصافی تھی اور میں نے کبھی تم سے یا عمار سے نہیں کہا پر اب بتادو مجھے لگتا ہے عباد کا مجھ سے دور ہونے میں تم دونوں کا بہت بڑا کردار ہے۔ سوہا نے ایک سانس میں اپنے دل میں موجود ساری بات کہہ ڈالی۔

تمہاری یہ صاف گوئی ہر بات منہ پہ دے مارنا جانے کیوں سب کو پسند ہے کے تم ہر بات کہہ دیتی ہو کوئی بات دل میں نہیں رکھتی خیر مجھے بچپن سے شوق تھا تمہاری پسندیدہ چیزیں توڑنے کا اور لوگوں سے دور کرنے کا پر میں آنسٹلی بتاؤں گی عباد کا تمہارا بیسٹ فرینڈ ہونا مجھے کبھی اِتنا بُرا نہیں لگا پر عمار سے میری شرط لگی تھی جی وہ جیت گیا ورنہ میرا اِس میں ایسا کوئی ہاتھ نہیں۔زویا نے اپنا دامن صاف کیا۔

کونسی شرط؟سوہا کے کان کھڑے ہوئے

یہی کے دوستی جتنی گہری ہے اُس کو اُتنی آسانی سے توڑا جاسکتا ہے ایسا میرا نہیں عمار کا ماننا تھا جو اُس نے ثابت بھی کرڈالا پر میں ایک بات کہوں گی یہ تبھی ممکن ہوا جب تمہارے دل میں عباد کے لیے ناراضگی تھی ورنہ مرتے دم تک عمار ایسا نہ کرپاتا اور عباد کا تو کیا ہی کہنا اُس کو تو اپنی چیزوں میں شراکت نہیں پسند تمہیں

عمار کے ساتھ باتیں کرتا ہنستے مسکراتے دیکھ کر اُس کا دل بُرا ہوا تبھی اُس کے کبھی تمہاری طرف قدم نہیں بڑھائے۔زویا نے آرام سے کہا

مجھے نہیں لگتا کوئی بہن اپنی سگی بہن کے ساتھ ایسا کچھ کر سکتی ہے۔سوہا بے یقینی سے بولی۔زویا نے کوئی تاثر نہیں دیا۔

اگر اِتنا سب کچھ بتادیا ہے تو ایک اور بات بھی بتادو کیا بس عمار وجہ تھا جس کے لیے تم مجھ سے چڑتی ہوں کیونکہ اِس بات سے مجھے یقین نہیں ہوتا گیارہ یا چودہ سال کی بچی کو کیا پتا پیار محبت کا جو مجھے وہ اپنا رقیب سمجھ لیں۔سوہا کی بات پہ زویا کے تاثرات عجیب ہوئے تھے۔

آج کے لیے اِتنا کافی ہے اب تم اپنے گھر جاؤ۔زویا نے ٹالنے والے انداز میں کہا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

عمار اپنے کمرے میں بیٹھا گُزرے ہوئے وقت کے بارے میں سوچ رہا تھا جو اُس کی زندگی میں ہورہا ہے وہ شاید ہی کسی کے ساتھ ہوتا ہوا کیا سوچا تھا اُس نے اپنی زندگی کے بارے میں اور ہو کیا رہا تھا۔

-------.. ----------------

کچھ سال قبل

اب تم کیوں سوہا کے پیچھے رہتے ہو چیلنج پورا کردیا اب تو چھوڑ دو اُس کو۔زویا اپنے بالوں کی چوٹی لہراتی عمار سے بولی۔

مجھے تمہارے ساتھ بیٹ لگانی نہیں چاہیے تھی خوامخواہ بھائی اور سوہا کی دوستی خراب ہوگئ اب میں سوہا کو نہیں چھوڑسکتا میری اُس سے دوستی ہوگئ ہے۔عمار نے آرام سے جواب دیا۔

دوستی کا مطلب یہ تو نہیں تم ہر وقت اُس کے پاس رہو میں بھی تو تمہاری کزن ہوں مجھے تو ایسا کبھی پروٹوکول نہیں دیا۔زویا جل بھن کے بولی۔

ایک تو تمہارے شکوے ختم نہیں ہوتے۔عمار بے زار ہوا۔

ختم کروگے تو ہوگے نہ ویسے بھی اب تمہیں چاہیے عباد کو بتادو کے تمہاری بیٹ تھی میرے ساتھ۔زویا نے کہا

بھائی جتنے پوزیسو اُس کے لیے ہوتے تھے نہ میری بات سن کر سب سے پہلے میرا منہ توڑ ڈالنا ہے مجھے اپنا منہ بے حد پسند ہے اِس لیے اب میں تمہاری کسی بات میں نہیں آؤں گا میں بھول گیا ہوں کوئی شرط چیلنج بیٹ اب بس تم اِس بات کا ذکر مت کرنا کونسا میری یا تمہاری وجہ سے اُن دونوں کے درمیان طوفانی لڑائی ہوئی ہے۔ عمار سر جھٹک کر بولا زویا کو اپنا آپ انگاروں پہ لوٹتا محسوس ہوا۔

زندگی میں کبھی عباد کو یہ بات پتا چلی تو ناراض ہوجائے گا تم سے۔ زویا نے اُس کو ڈرانا چاہا۔

وہ میرے بھائی ہے مجھے اپنے بھائی کو منانا آتا ہے۔ عمار فخریہ انداز میں بولا۔

ساری باتوں کو یاد کرکے عمار نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولی۔

شاید بھائی اور سوہا بنے ہی ایک دوسرے کے لیے تھے بس میں ہی تھا جو اُن کے درمیان آگیا تھا مجھے معاف کردیجئے گا بھائی انجانے میں سہی میں آپ سے

آپ کی قیمتی شے چھیننے والا تھا۔ عمار کرب سے آنکھیں بند کرتا تصور میں عباد سے بولا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

یہ کیسی محبت ہے آپ کی جو آپ کو میرے قریب لانے کے بجائے مجھ سے دور کر رہی ہے آخر آپ کے دماغ میں ہے کیا جو آپ بنا میری سنے بنا اپنی بتائے اِتنی دور چلے گئے اگر آپ کو مجھ سے اتنی محبت تھی تو اظہار کیوں نہیں کیا پہلے کا سمجھ آتا ہے پر نکاح کے بعد آپ نے مجھے کیوں اپنی محبت کا احساس نہیں کروایا کیوں اجنبیوں کی طرح رہے کیوں ہر روز مجھے یہ احساس کرواتے تھے کے میرا ہونا نہ ہونا آپ کے لیے برابر ہے محبت میں کوئی اتنا بھی مجبور نہیں ہوتا پر میں تو آپ کی ہوگئ تھی پھر کیوں مجھے اِس آگ میں جلتا چھوڑ کر آپ چلے گئے کیوں؟ کیوں۔ سوہا

لاؤنج میں بیٹھی دل ہی دل میں عباد سے شکوے کررہی تھی جب صغریٰ بیگم ہاتھ میں البم لیتی وہاں بیٹھ گئ

فیملی البم ہے؟سوہا اپنا دھیان دوسری طرف کرنے کے غرض سے بولی۔

ہاں عباد کی یاد آرہی تھی سوچا اُس کی بچپن کی تصویریں دیکھ لوں۔صغریٰ بیگم مسکراکر بولی تو سوہا بھی البم کی طرف متوجہ ہوئی جہاں سب کی تصویریں تھی۔

سوہا کی نظرِیں عباد کی ایک تصویر پہ ٹِک گئ تھی جس میں عباد مسکرارہا تھا ساتھ میں اُس کے گالوں پہ ڈمپل نمایاں ہورہے تھے ڈمپل دیکھ کر سوہا کو یاد نہ آیا اُس کے کب عباد کو آخری دفع مسکراتا دیکھا تھا اُس کو تو اب یاد بھی نہیں رہا تھا کے عباد کے گالوں پہ ڈمپلز بھی ہوتے ہیں۔

کیا ہوا۔صغریٰ بیگم نے اُس کو کھویا دیکھا تو پوچھا

عباد کے ڈمپلز بھی ہوتے تھے نہ مجھے اب یاد آیا۔سوہا کھوئے ہوئے لہجے میں بولی تو صغریٰ بیگم ہنس پڑی۔

عباد کم مسکراتا ہے مجھے بھی کبھی کبھار یہ ڈمپلز دیکھنے کو ملتے تھے۔صغریٰ بیگم نے مسکراکر بتایا۔

صغریٰ بیگم کے ساتھ البم دیکھنے کے بعد وہ واپس اپنے کمرے میں آئی اور وارڈروب سے عباد کی ڈائری نکالی تاکہ مزید پڑھ سکے۔

۲۶ جنوری

اگر تم سرائیکی ہوتی تو میں تمہیں کہتا جند تو آخری ایں تیڈے بعد قیامت اے

۲۸ جنوری

ارے تم کیوں نہیں سمجھتے یار تمہارا کسی اور سے ہم کلام ہونا میرا خون جلاتا ہے۔

۲۹ جنوری

آج سوہا اور عمار کی منگنی تھی دل پہ جیسے کوئی بوجھ سا ہے سانس لینے میں دشواری سی ہورہی ہے کہتے ہیں محبت انسان کو بے خوف اور باہمت بناتی ہے انسان کے اندر سارا خوف مٹ جاتا ہے وہ نڈر ہوجاتا ہے پر کوئی مجھ سے پوچھے محبت یک طرفہ ہوا یا دونوں طرف سے وہ انسان کو بہادر تب تک بنائے رکھتی ہے جب تک محبت آپ کی دسترس میں ہو اگر محبت آپ کی پہنچ سے پرے ہو تو بہت تڑپاتی ہے اپنا آپ بہت بے بس محسوس ہوتا ہے میرا ساتھ بھی کچھ ایسا ہے میں آج خود کو بے بسی کی انتہا پہ کھڑا محسوس کررہا ہوں سب کی زبانی سے میں نے یہ سُنا ہے سوہا آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی پر میں نے ایک نظر اُٹھا کر بھی اُس کو نہیں دیکھا میں جانتا تھا اگر میری نگاہ اُس کے چہرہ پہ اُٹھتی تو واپس پلٹنا بھول جاتی مجھے یہ بھی ڈر تھا کے کہی میرے اندر سالوں سے پلتا راز نہ فشاں ہوجائے مجھے تو سوہا سادگی میں بھی بہت پیاری لگتی ہے آج تو اُس کی زندگی کا خاص دن تھا تو آج کی بات ہی الگ ہوگی میں چاہوں تو اُس کو حاصل کرسکتا ہوں

پر میرے دل میں اُس کو حاصل نہیں بلکہ پانے کی خواہش تھی جو اب نہیں کیونکہ اُس کی خوشی عمار میں ہے اور میری خوشی اُس کی خوش ہونے میں ہے اگر میں اُس کو زبردستی اپناؤں گا تو وہ خوش نہیں رہے گی اور عمار وہ تو میرا بھائی ہے کیا میں اُس کے ساتھ دغابازی کرسکتا ہوں عمار بھی مجھے عزیز ہے میرا چھوٹا بھائی ہے اُس کو کیا پتا میرے دل کا حال برحال آج بہت باتیں ہوگئ رات بہت ہوگئ ہے اب مِیں بھی سونے کی۔کوشش کروں گا۔

۱ فروری

میرا دل چاہتا ہے میں ایک دفع اپنی محبت کا اظہار سوہا کے سامنے کروں اُس کو بتاؤ میں کتنا چاہتا ہوں پر میرے اندر ایک خوف ہے اگر اُس نے میری محبت کا مذاق اُڑایا تو پھر میں کیا کروں گا کیا میں برداشت کرپاؤں گا اپنی محبت کی تزلیل بلکل نہیں اِس لیے میں نے سوچ لیا میں کبھی سوہا سے اِظہارِ محبت نہیں کروں گا۔

۲ فروری

میرے ایگزامز ہونے والے ہیں اِس لیے میں اب ڈائری نہیں لِکھ سکتا۔

۲۲ مارچ

میں نے اب خود کو سنبھال لیا ہے اب مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

سوہا نے کافی پیجز چھوڑ کر آخری پیج کھولا۔

۲۵جون

آج میں جس کیفیت میں ہوں چاہ کر بھی بتا نہیں سکتا میں بہت بے یقین سا ہوں مطلب مجھے سمجھ نہیں آرہا میں اپنی خوشی کا اظہار کیسے کروں آج میرا اور سوہا کا نکاح ہوگیا جو کے عمار سے ہونے والا تھا پر ایسا نہیں ہوسکتا کیا ہم جیسے لوگوں

کے لیے بھی معجزے ہوتے ہیں سوہا کا ملنا میرے لیے کسی معجزے سے کم نہیں جو بات جو چیز مجھے حد درجہ پریشان اور ڈپریشن کا شکار کررہی تھی وہ ختم ہوگئ سوہا آج میری ہوگئ وہ میرے کمرے میں پورے حق سے موجود ہے آج مجھے اپنا آپ مکمل سا محسوس ہورہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے الفاظ کا ذخیرہ کم ہوگیا ہے سوہا خاموش ہے میں جانتا ہوں وہ خوش نہیں پر اب جب وہ میری دسترس میں آگئ ہے پہلی بار میں نے بس اپنے دل کی سنی میں نے امی سے نکاح کے ساتھ رخصتی کا بھی کہہ دیا تاکہ کل جب عمار آئے تو سوہا کو مجھے چھوڑنے کا خیال نہ آئے اُس کو پتا ہو وہ اب میری ہے میرے نکاح میں ہے میری ہر سانس اپنے رب کی شکرگزار ہے میں ابھی سوہا سے پیار کا اظہار نہیں کروں گا میں چاہتا ہوں اُس کو خود میری محبت کا احساس ہو اُس کو پتا ہو میں اُس کو کتنا چاہتا ہوں آج سے نہیں بلکہ سالوں سے سوہا بہت خاص ہے میرے لیے بہت میں سوہا کو خود سے محبت کرنے پہ مجبور نہیں کرسکتا اگر آج میں اُس سے محبت کا اظہار کروں گا

تو کیا پتا وہ مجبوری کے تحت میرے ساتھ رہے محبت بھیک تو نہیں ہوتی جو مانگ کر لی جائے

سوہا نے ساری ڈائری پڑھ کر گہری سانس بھری عباد کو سمجھنا اُس کے لیے بے حد مشکل تھا وہ ایک مسٹری تھا جو سُلجھنے کے بجائے اُلجھتا جارہا تھا۔

♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡

آج زویا اور عمار کا نکاح تھا نکاح کی تقریب گھر میں ہی رکھی گئ تھی زویا پارلر سے تیار ہوکر آگئ تھی اُس نے عمار کے ساتھ میچنگ ڈریس لیا تھا آج اُس کے چہرے سے مسکراہٹ جدا نہیں ہورہی تھی نکاح کی رسم ہونے میں کچھ وقت باقی تھا وہ سب اسکائپ پہ عباد سے بات کررہے تھے سوہا دور کونے میں کھڑی سب خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

وہ جو میرے نصیب کی بارش تھی

کسی اور پہ برس پڑی۔

اپنے پیچھے انجانی آواز سن کر سوہا نے مڑ کر دیکھا جہاں زویا کی دوست عائشہ تیار سی مسکراکر اُس کو دیکھ رہی تھی۔

میرے نصیب کی بارش میرے اُپر طوفان کی طرح برس چکی ہے۔سوہا اُس کی بات کا مطلب سمجھ کر گھور کر بول کر سائیڈ سے گُزگئی۔

افففف اب تو اِس کی بھی زبان آگ اُگلتی ہے۔عائشہ سوہا کی پشت دیکھتی بڑبڑائی۔

نکاح کی رسم کی ادائیگی کے بعد زویا کو عائشہ اُس کو اپنے کمرے میں لائی تھی۔

فائنلی تم نے اپنی محبت حاصل کرلی۔عائشہ کے زویا کو دیکھ کر جو مسکرارہی تھی۔

یس آئے گاٹ۔زویا مغرور لہجے میں بولی

تمہاری بھی کیا قسمت ہے بنا کچھ کیے محبت پالی ایسے کم لوگ ہوتے ہیں جن کو اللہ اُن کی محبت دے دیتا ہے۔عائشہ کی بات پہ زویا کے چہرے پہ مسکراہٹ گہری ہوگئ تھی

تمہیں کس نے کہا مجھے بنا کچھ کیے محبت ملی بہت پاپڑ بیلے ہیں میں نے تبھی محبت کو حاصل کیا ہے۔زویا آئینے میں اپنا عکس دیکھتی بولی۔

جیسے کے کونسے پاپڑ؟عائشہ متجسس ہوئی۔

نکاح کے دن میں نے عمار کو غائب کروایا تھا ہوسپٹل میں اُس کو جان بوجھ کر بیہوشی کا انجیکش کروایا تھا اغواہ کے بجائے میں نے اِس بات کو ترجیح دی خوامخواہ پھر ڈرامہ ہوجاتا۔زویا ایسے بولی جیسے کوئی عام بات ہو عائشہ کا منہ حیرت سے کُھل گیا تھا دروازے کے پاس گُزرتے انسان کے زویا کی بات بخوبی سُنی تھی اور بنا اُن کو شک کروائے چلاگیا۔

زویا تم نے ایسا کیا آر یو میڈ تمہیں پتا تھا سوہا کے نکاح کا دن تھا اگر عباد اُس سے نکاح نہ کرتا تو تمہیں اندازہ نہیں اُس کو کتنی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں نہ وہاں اگر شادی کی تاریخ طے ہونے کے بعد کسی مجبوری کے تحت نہ ہو تو سب لڑکی کو موردالزام ٹھیراتے ہیں طرح طرح بہتان

لگاتے ہیں اُس کو منحوس کہتے ہیں اندازے لگاتے ہیں کے ضرور لڑکی میں کوئی کمی ہوگی معاشرے میں رہنے والے لوگ مجبوری نہیں سمجھتے بلکہ مزہ لیتے ہیں اُن کی بے بسی کا جلے پہ نمک کا کام کرتے ہیں زخم پہ مرہم لگانے کے بہانے اُن زخموں کو اُکھیرتے ہیں اُن کو مزید گہرا کرتے ہیں تمہارے بلاوجہ کے اختلاف سوہا سے ایک طرف پر وہ تمہاری بہن ہے بہن اِس کا مطلب بھی سمجھتی ہوں تم عمار میں ہے کیا جو تم اُس کی محبت میں اندھی ہوکر اُس معصوم کی زندگی خراب کرنے پہ تُلی ہو ایسا تو کوئی دشمن بھی نہ کریں جیسا تم نے سوہا کے ساتھ کیا مجھے بہت افسوس ہورہا ہے تم پہ۔عائشہ کو زویا کی بات پہ صدمہ لگ گیا اِس لیے پھٹ پڑی

تم میری دوست ہو سوہا کی نہیں اِس لیے اُس سے ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں خوش باش ہے وہ اپنی زندگی میں۔زویا بنا عائشہ کی بات کا اثر لیے بولی

تمہاری دوست ہوں تبھی کہہ رہی ہوں دوست بھلے ہر کام میں ساتھ ہوتا ہے پر ایک اچھا دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے بُرے کام میں داد دینے کے بجائے آپ

کو آپ کی غلطی کا احساس کروائے دشمن آپ کی تعریف کرتے ہیں پر دوست آپ کو اچھے بُرے کی پہچان کرواتا ہے ۔عائشہ نے سنجیدگی سے کہا

یہ تم بڑی بات مجھ سے مت کرو میں نے جو کیا وہ ٹھیک تھا سوہا کے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہوتا کیونکہ مجھے پتا تھا اُس کو رسوا ہونے سے عباد بچالیتا۔زویا اب بے زاری سے بولی۔

وہ تو بچالیتا پر تم نے کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی آخر کوئی اپنی بہن کے ساتھ ایسا کیسے کرسکتا ہے۔عائشہ بے یقینی سے بولی

مجھے سوہا سے دشمنی نہیں بس کچھ باتیں ہیں جس سے مجھے وہ نہیں پسند۔زویا گہری سانس بھر کر بولی۔

ماں باپ بہن بھائی کی محبت کے علاوہ ساری محبتیں مطلبی ہوتی ہیں یہ بات یاد رکھنا مانا کے رشتے احساس کے ہوتے ہیں پر جو خونی رشتے ہوتے ہیں نہ اُن کا کوئی

مول نہیں ہوتا اِس لیے وقت رہ کر اُن کی قدر کرنی چاہیے۔عائشہ کی بات پہ اِس بار زویا کچھ نہ بول پائی

♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡

آج تمہیں میری یاد آگئ کیسے؟صدف نے سوہا سے کہا جو آج اُس سے ملنے آئی تھی۔

سوچا تم بے وفا کو تو اپنی دوست کی یاد نہیں آتی میں ہی اُس کو یاد کرواؤ کے سوہا عباد بھی اُس کی دوست ہے۔سوہا نے آرام سے کہا

اوو ہو سوہا عباد نائیس ساؤنڈ۔صدف چھیڑنے والے انداز میں بولی

بکو مت۔سوہا نے گھور کر کہا

اچھا بتاؤ کیا چل رہا ہے زندگی میں عباد سے بات ہوتی ہے بہت وقت ہوگیا ہے اب تو اُس کو گئے ہوئے۔صدف نے جاننا چاہا

میری زندگی اسٹار پلس کا ڈرامہ ہوگئ ہے جس میں ایک مسئلہ حل ہوتا نہیں دوسرا آجاتا ہے۔سوہا سر جھٹک کر بولی

اب ایسا بھی مت کہو اسٹار پلس کی لڑکیوں کو کہاں اتنے اچھے شوہر ہوتے ہیں وہ تو پاکستانی ڈراموں کی ہیروئن کو ملتے ہیں اچھا ہوتا تم اپنا آپ ہم ٹی وی پہ کسی ڈرامے کی ہیروئن کا کہتی۔صدف غیر سنجیدگی سے بولی

جانے کونسی دوست ہوتی ہے وہ جو تسلی کرواتی ہے ساتھ دیتی ہے میری تو اللہ نے ایک دوست دی جو کسی نمونے سے کم نہیں۔سوہا تو اُس کی بات سن کر جل پڑی جس پہ اُس کا قہقہہ گونجا۔

لگتا ہے عباد کی یاد آرہی ہے۔ صدف باز نہ آئی

ہاں آرہی ہے کیوں نہیں آئے گی آخر کو اکلوتے شوہر ہیں میرے۔ سوہا نے آرام سے کہا

شوہر اکلوتے ہی ہوتے ہیں۔ صدف نے دانت پیسے

تو مجھے کیوں بتارہی ہوں۔ سوہا بے زار ہوئی

♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡ ♡♡

کچھ سال بعد!

سوہا نیند میں تھی جب اُس کو کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوا اُس نے آنکھیں کھول کر سائیڈ لیمپ آن کیا بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ کسی مرد کی پشت دیکھ کر اُس کے اوسان خطا ہوئے اور زوردار چیخیں بے ساختہ تھی۔

چچی

امی

چچی۔

عباد جو آج سالوں بعد پاکستان واپس آیا تھا تاکہ اچانک آکر سب کو سرپرائز دے سکے مگر رات ہونے کی وجہ سے اُس نے کسی کو جگانے مناسب نہیں سمجھا اِس لیے کمرے میں آکر لیٹ گیا تھا اُس کو سوئے ابھی کچھ ہی وقت گُزرا تھا جب سوہا کی چیخوں نے اُس کی نیند بھک سے اُڑا دی تھی۔

پاگل ہوگئ ہو کیا میں ہوں عباد۔ عباد جلدی سے اُٹھتا اُس کے منہ پہ ہاتھ رکھ کر بولا سوہا کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئ تھی۔

ایسے اچانک کون کسی لڑکی کے بیڈ پہ آکر لیٹ جاتا ہے اگر مجھے ہارٹ اٹیک آجاتا تو۔سوہا بنا یہ خیال کیے وہ کتنے وقت بعد آیا ہے بس شروع ہوگئ تھی۔

تمہارا تو پتا نہیں مگر جس طریقے سے تم چیخے مار رہی تھی مجھے ضرور ہارٹ اٹیک آجانا تھا۔عباد نے گھور کر کہا

واہ جی واہ اُلٹا چور سوہا کو مارے۔سوہا مہاورے کی ٹانگیں توڑ مڑور کر بولی۔

سوہا فلحال میں تھکا ہوا ہوں سونا چاہتا ہوں تم اپنا لڑائی کا سیشن صبح تک ملتوی کرلوں۔عباد جمائی لیتا بولا۔

آپ کب آئے ویسے کسی نے بتایا تو نہیں آپ کے آنے کا۔سوہا عباد کو دیکھتی بولی جو کافی بدلا ہوا لگ رہا تھا۔

ماشااللہ کتنا جلدی خیال آیا تمہیں کے یہ بھی پوچھنا ہے۔عباد میٹھا طنزیہ کیے بولا

غلطی ہوگئ جو پوچھ لیا معزرت۔ سوہا بدمزہ ہوتی بولی۔ عباد بنا دھیان دیئے سونے کے لیے لیٹ گیا سوہا کچھ دیر تک اُس کی پشت کو گھورتی رہی پھر مسکراکر خود بھی لیٹ گئ

صبح سوہا کی آنکھ کھلی تو اُس نے مسکراکر دوسری سائیڈ پہ دیکھا جو خالی تھی سوہا کی مسکراہٹ پل بھر سمٹ گئ تھی۔

کیا کل میں نے خواب دیکھا تھا۔ سوہا خود سے بڑبڑائی۔

نہیں عباد آئے تھے۔ سوہا پُریقین لہجے میں کہتی بنا پیروں میں چپل ڈالے کمرے سے باہر نکلی سیڑھیوں کی ریلنگ کے پاس آکر اُس نے سر نیچے کیا تو سب کے ساتھ عباد بیٹھا نظر آیا سوہا نے سکون بھرا سانس خارج کیا تبھی عباد کی نظر اُپر اُس کی جانب اُٹھی تھی خود پہ عباد کی نظریں محسوس کرکے سوہا ناک سکوڑ کر واپس کمرے کی طرف بڑھ گئ عباد نے حیرت سے سوہا کا رد عمل دیکھا تھا۔

تم بتا کر آتے تو میں تمہاری پسند کا کھانا بنواتی۔صغریٰ بیگم محبت سے عباد کا چہرہ دیکھتی بولی۔

بتا کر آتا جو ابھی سب کے حیرانی والے تاثرات سے لطف اندروز کیسے ہوتا۔عباد نے جواب دیا تو سب ہنس پڑے۔

بھائی لگتا ہے آپ وہاں جم روز جایا کرتے تھے۔عمار عباد کے مضبوط مسلز اور چوڑا سینہ دیکھ کر بولا۔

بھائی کا حال پوچھنے کے بجائے جم کا پوچھ رہے ہو۔عباد نے جیسے افسوس کیا تو عمار کھسیانا ہوا۔

سوری آپ مجھے انفارم کرتے تو میں ریسیو کرنے آجاتا۔عمار نے مسکراکر کہا

میں نے سوچا سب کو سرپرائز دوں۔عباد نے مسکراکر جواب دیا۔

آنا ہی پڑا سجنا ظالم ہے

دل کی لگی

بن تیرے صنم مر مٹے گے

ہم آ میری زندگی

عباد گانا گنگناتا اپنے کمرے میں آیا تو سوہا کو کھڑکی کے پاس کھڑا دیکھا

اہمممم

عباد نے گلا کھنکار کر اُس کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا پر سوہا چہرے پہ نو لفٹ کا بورڈ لگائے ہوئے تھی عباد سوہا کی بے نیازی پہ گہری سانس بھرتا اُس کو دیکھنے لگا جو فل طریقے سے اُس کو نظرانداز کررہی تھی جیسے وہ یہاں تھا ہی نہیں۔

عباد کی خود پہ مسلسل نگاہیں محسوس کر کے سوہا پزل ہورہی تھی جب کی سوہا کی یہ حالت عباد کو مزہ دے رہی تھی۔

تم ناراض ہو؟عباد نے آخر خاموشی کا قفل توڑا۔

آپ کو کیا اور میں کیوں ہونے لگی ناراض میرا کونسا حق ہے ناراض ہونے کا؟ سوہا نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔

سارے حق تمہارے پاس ہی تو مقید ہے۔عباد نے گہری مسکراہٹ سے کہا سوہا ہونک بنی عباد کو مسکراتا دیکھ رہی تھی عباد مسکرارہا تھا وہ بھی اُس کو دیکھ کر یہ بات وہ چاہ کر بھی ہضم نہیں کرپارہی تھی۔

اِلہی خیر یہ اِن کا دماغ تو نہیں کھسک گیا سی اے کرنے کے چکر میں۔سوہا غور سے عباد کا چہرہ دیکھ کر سوچنے لگی۔

کیا ہوا شوہر ہوں تمہارا اِتنے سالوں بعد آیا ہوں بجائے میری خدمت کرنے کے نظرانداز کررہی ہو۔عباد نے شکوہ کیا۔

بنا بتائے ہوئے آنے کے ساتھ یہی کیا جاتا ہے۔سوہا نے ناک سکوڑ کر کہا تو عباد ہنس پڑا سوہا تو گویا بیہوش ہوتے ہوتے بچی۔

آپ کی طبعیت تو ٹھیک ہے۔ سوہا اُس کی پیشانی چھوتی فکرمندی سے بولی

بلکل میں ٹھیک ہوں پر تمہیں کیا ہوا ہے جیسا تیسا بھی پر ہمارا نکاح ہوا ہے پانچ سال چار ماہ بعد آیا ہوں کوئی استقبال کرنا چاہیے کچھ خدمت وغیرہ۔ عباد نے مزے سے کہا

مجھے نہیں لگتا پانچ سال چار ماہ بعد لوگ بنا بتائے سیدھا اچانک سے سوجاتے ہیں اگر پتا ہوتا تو میں سوتے وقت ہی آپ کا شاندار استقبال کرتی۔ سوہا طنزیہ بولی۔

بس باتیں کروالوں تم۔ عباد تاسف سے سر ہلانے لگا۔

میں ناشتہ کرنے جارہی ہوں آپ کرے گے۔ سوہا نے احسان کرنے والے انداز میں پوچھا

کیوں کھانا کھانے کے لیے میرے پاس منہ نہیں یا چبانے کے لیے دانت نہیں۔ عباد نے اُس کو تنگ کرنے کی خاطر کہا

سمجھنے کے لیے دماغ نہیں۔ سوہا سنجیدگی سے کہہ کر رکی نہیں پیچھے عباد اُلجھ کر اُس کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کی کرنے لگا۔

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

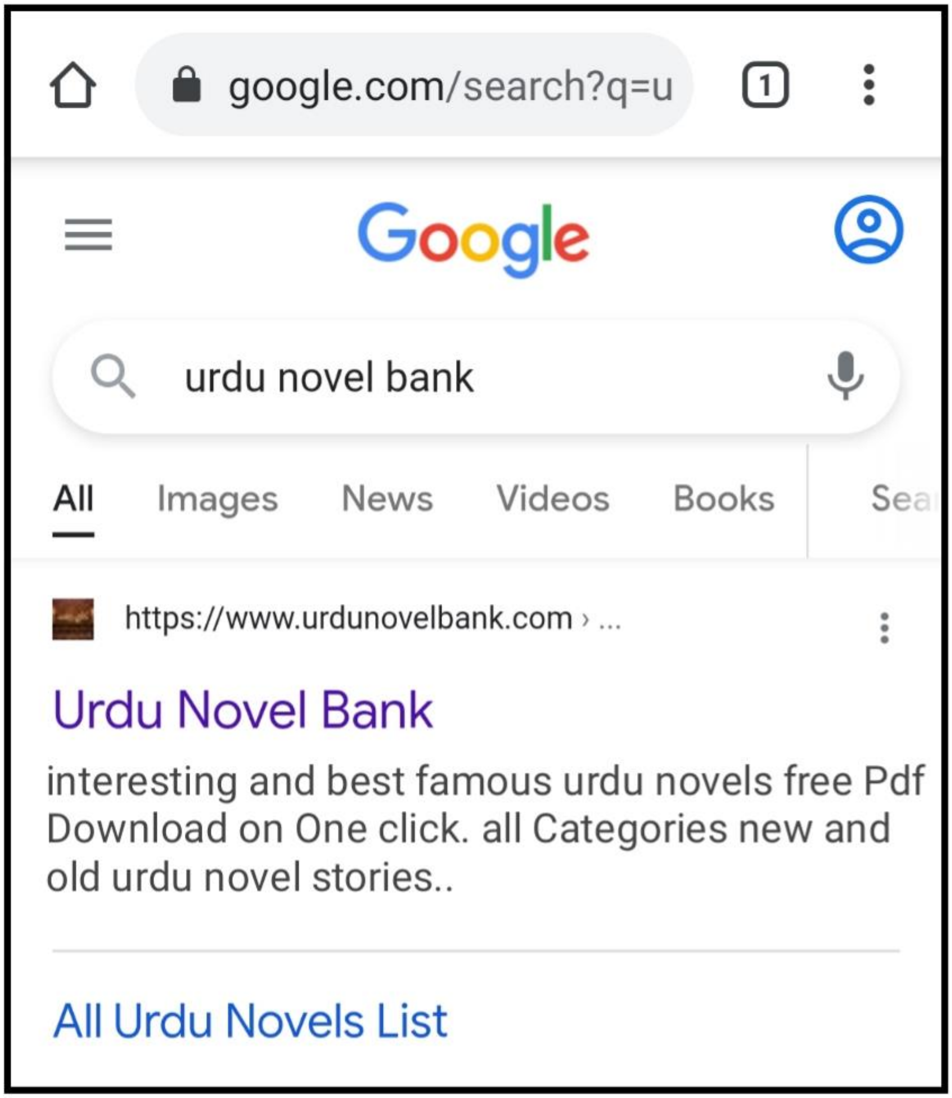

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

بات ہو سکتی ہے ہماری۔ زویا نے عمار کو میسج سینڈ کیا جس کا جواب دس منٹ بعد آیا تھا۔

میں بزی ہوں۔ میسج پڑھ کر زویا کے ماتھے پہ بل پڑ گئے ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا عمار اُس سے بات پہلے جو کر دیا کرتا تھا اب مکمل طور پہ ختم کر ڈالی تھی زویا نے بہت کوشش کی پر کچھ حاصل نہ ہوا۔

تم کب بزی نہیں ہوتے عمار آخر مسئلہ کیا ہے مجھے بتاؤ جب تک بتاؤ گے نہیں تو مسئلہ ختم کیسے ہوگا۔ زویا نے کچھ دیر سوچنے کے بعد دوبارہ میسج سینڈ کیا اب کی کوئی ریپلائے نہیں آیا تھا زویا خالی نظروں سے موبائل کی اسکرین کو تکتی رہی۔

زویا تم تیار ہوگئی عباد سے ملنے جانا تھا۔ سویرہ بیگم اُس کے کمرے میں آتی بولی۔

جی امی تیار ہوں میں۔ زویا آہستہ آواز میں بولی۔

کیا کوئی پریشانی ہے؟ سویرہ بیگم اُس کا اُترا منہ دیکھ کر بولی

پریشانیاں تو زندگی کا حصہ ہے آپ یہ چھوڑے چلتے ہیں ہم۔ زویا ٹالنے والے انداز میں بولی۔

♡♡♡♡♡♡

آپ کیا اکیلے آئے تھے یہاں۔ سوہا کے اچانک کیے گئے سوال پہ عباد پہلے تو اُس کو دیکھتا رہا پھر بولا تو بس یہ۔

نہیں پوری فوج کو ساتھ میں لایا ہوں باہر اُن کی لائن لگی ہوئی ہے تمہیں نظر نہیں آئی۔

یہ آپ اتنا فضول کیوں بولنے لگے ہیں۔ سوہا نے چڑ کر کہا

میں فضول بول رہا ہوں تم بھی تو اپنے سوال پہ نظرثانی کرو ظاہر ہے اسٹڈی کے لیے اکیلے گیا تھا تو واپس بھی اکیلے ہی آنا تھا نہ۔ عباد سر جھٹک کر بولا

مجھے لگا شاید وہاں کوئی لڑکی پسند آئی ہو شادی کے لیے۔ سوہا اپنا لہجہ سرسری کیے بولی

لڑکی وہ بھی پسند شادی کے لیے اللہ خیر ایک تم مجھ سے سنبھل جاؤ میرے لیے وہی بہت ہے۔عباد کی بات پہ سوہا کو تپ چڑھی۔

یہ آپ اتنا اٹیٹیوڈ کیوں دیکھا رہے ہیں مانا کے پانچ سالوں میں آپ کچھ بدل گئے ہیں پر اِس کا مطلب یہ ہرگز نہیں آپ آنکھیں ماتھے پہ رکھ لیں۔سوہا لڑنے کے موڈ میں آتی بولی

یہ تم جھگڑالوں کیوں ہوگئ ہوں جب سے آیا ہوں بات پہ بات کوئی نہ کوئی ایسی بات کرجاتی ہوں۔عباد جھنجھلا کر بولا

میں آپ کی بیوی ہوں میری مرضی میں جیسے آپ سے بات کروں آپ کون ہوتے ہیں سوال جواب کرنے والے۔ سوہا کی بات پہ عباد کا دل کیا اپنا سر پیٹ لیں۔ مجھ غریب کو تمہارے شوہر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ عباد نے دانت پہ دانت جمائے کہا

اچھا شوہر جی امی ملنے آئی ہیں آپ سے نیچے آجائے۔ سوہا لب دانتو تلے دبائے بولی کیونکہ وہ جس کام سے کمرے میں آئی تھی وہ بات عباد سے لڑنے کے چکر میں بھول گئی تھی عباد اُس کی بات سنتا ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھ کر کمرے سے باہر جانے لگا۔

امی نے آپ کو دیکھ رکھا ہے وہ بھی بچپن سے اِس لیے شوخیہ مارنے کی ضرورت نہیں۔ سوہا نے قہقہہ ضبط کیے کہا جواب میں عباد بس اُس کو گھور سکا۔

تم پریشان ہو کیا کوئی ناراضگی چل رہی ہے عمار سے؟ عباد نے زویا کی خاموشی نوٹ کی تو پوچھا

پتا نہیں شاید عمار مجھے خود کے قابل نہیں سمجھتا۔ زویا طنزیہ مسکراہٹ سے بولی ایسا کیوں سوچ رہی ہو عمار کیوں سوچنے لگا ایسا۔ عباد نے نرمی سے کہا

میری خودساختہ سوچ بھی ہوسکتی ہے پر ہمارے نکاح کو ڈائی سال ہوگئے ہیں عمار نے منکوحہ تو کیا ایک کزن کی حیثیت سے بھی مجھ سے بات نہیں کی۔ زویا نے بات پہ عباد کو چپ لگ گئ۔

سویرہ بیگم اور زویا کے جانے کے بعد سوہا کچن میں چائے بنانے میں مصروف تھی جب عباد بھی کچن میں داخل ہوا۔

میرے لیے کافی بنانا۔ عباد نے سوہا کو دیکھ کر کہا

میں کافی اچھی نہیں بناتی چائے پینی ہے تو بتادے۔ سوہا نے کہا

مجھے کافی پینے ہے اِس لیے جیسی آتی ہے بناؤ میں گُزارا کردوں گا۔عباد نے جیسے احسان کیا۔

کمرے میں جائے میں لاتی ہوں گُزارا کرنے والی کافی کے ساتھ۔سوہا زبردستی مسکراہٹ سجاکر کہا تو عباد کچن سے باہر نکل گیا۔

ڈائری میں تو محبت کی پریم کھتا لکھی ہے میسنہ کہی کا یہ نہیں ہوتا اب اتنے سال ہوگئے ہیں انا کا نقلی کھول اُتار کر بیوی سے اظہار محبت کر کے اُس کا دل خوش کیا جائے مگر نہیں لگتا ہے یہ بھی مجھے کروانے پڑے گا۔سوہا زور سے کپ ٹرے میں پٹختی جلے دل کے پھپھوڑے پھوڑنے لگی۔

کافی۔کمرے میں آتی سوہا پھاڑ کھانے والے انداز میں کپ اُس کے سامنے کرتی بولی

شکریہ۔ عباد کا دھیان اِس وقت لیپ ٹاپ پہ تھا تبھی وہ سوہا کا غصے سے لال چہرہ نہ دیکھ پایا سوہا کی نظر عباد کے موبائل پہ پڑی تو بولی

میں آپ کا موبائل لوں کچھ دیر کے لیے۔

اگر میں انکار کروں گا تو کیا نہیں لوں گی۔ عباد نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر پوچھا

میں تو تب بھی لوں گا آپ سے پوچھ کر تو میں نے بس مروت نبھائی۔ سوہا اپنی بات پہ خود ہی ہنس کر بولی تو عباد کے چہرے پہ بھی مسکراہٹ آگئ جو کمالِ مہارت سے وہ چُھپا گیا تھا۔

جی تو موبائل کا پاسورڈ کیا ہے۔ سوہا نے پوچھا تو کیبورڈ پہ چلتے عباد کے ہاتھ تھمے تھے

لاؤ میں کھول دیتا ہوں۔ عباد نے کہا

نہیں آپ بتائے میں کھول دوں گی۔ سوہا موبائل کو چھپاتی بولی۔

۲۵ جون۔ عباد سپاٹ انداز میں بولا

ہمارے نکاح کی تاریخ؟ سوہا پرجوش ہوتی بولی

نہیں پڑوسن کے نکاح کی تاریخ۔ عباد بے زاری سے بولا۔

کوئلے ڈلے ہوئے ہیں آپ کے منہ میں تو۔ سوہا اتنا کہتی عباد کے فون کا پوسٹ مارٹم کرنے لگی۔

ویسے تم کیا تلاش کررہی ہو میرے فون میں۔ عباد نے بہت غور سے اُس کی نظریں اپنے فون پہ جمی دیکھی تو پوچھے بنا نہ رہ پایا۔

ایسے ہی۔ سوہا بے دلی سے فون واپس دیتی بولی کیونکہ اُس کو کچھ خاص نہیں ملا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

صغریٰ بیگم اور حنان صاحب آج سنان صاحب کی طرف زویا کی رخصتی کی بات کرنے آئے تھے یہ بات جان کر زویا بہت خوش تھی جب کی عمار کا چہرہ ہر احساس سے عاری تھا۔

اگلے مہینے کی بیس تاریخ سہی رہے گی۔ سویرہ بیگم کچھ دیر خاموشی کے بعد بولی۔

جیسے آپ کو مناسب لگے۔ صغریٰ بیگم اُن کی بات سے اتفاق کرتی بولی عباد کی لاشعوری طور پہ نظر سوہا پہ پڑی جو جانے کِن مراقبوں کے سفر پہ تھی۔

مبارک ہو تمہیں۔ سوہا زویا کے کمرے میں آتی بولی

جزاک اللہ۔ زویا مسکراکر بولی سوہا گِرتے گِرتے بچی۔

کیا ہوا طبعیت تو ٹھیک ہے؟ سوہا کو گِرتا دیکھ کر زویا کچھ فکرمند ہوئی۔

میں تو الحمد اللہ بلکل ٹھیک ہوں پر لگتا ہے تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں۔ سوہا کی بات پہ زویا ہنس پڑی۔

میں بھی ٹھیک ہو فائنلی اب سب سہی ہورہا ہے جسے پہلے ہونا چاہیے تھا۔ زویا پرجوش سی بولی۔

ہرکام اپنے وقت پہ ہوتا ہے اور وقت پہ ہونا ہی بہتر ہوتا ہے خیر میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے۔ سوہا صدق دل سے بولی۔

میں بھی بہت خوش ہوں تمہارے لیے عباد بھی واپس آگیا وہ بہت اچھا ہے کیئرنگ لونگ سا۔ زویا نے کہا

ہاں وہ تو مجھے پتا ہے۔ سوہا آنکھیں گھُما کر بولی

اُس نے کچھ بتایا ہے تمہیں؟ زویا اُس کا چہرہ دیکھ کر بولی

کس بارے میں؟ سوہا نے اُلجھن لیے پوچھا

اپنے بارے میں۔ زویا نے جواب دیا

نہیں اپنے بارے میں کیا بتانا ہے اُن کو سی اے کرنے کے بعد مجھے تو لگتا ہے اُن کا دماغ گھوم چکا ہے۔ سوہا سر جھٹک کر بولی تو زویا نے تاسف سے اُس کو دیکھا۔

عمار کیا بات ہے جو تمہیں پریشان کیے ہوئی ہے مجھے بتاؤ کیا پتا میں تمہاری کوئی مدد کرسکوں۔ عباد نے سنجیدگی سے عمار سے پوچھا جو بے زار سا تھا۔

بھائی اگر آپ سچ میری پریشانی دور کرنا چاہتے ہیں تو پلیز یہ رخصتی والا شوشہ ختم کروائے میں اِس سب کے لیے تیار نہیں۔ عمار جھٹ سے بولا

کیا مطلب تیار نہیں ہو تم اتنے سال نکاح کو ہوگئے ہیں تم ابھی تک تیار نہیں زویا کیا ساری عمر تمہارے نام پہ بیٹھے رہے گی۔ عباد نے سختی سے کہا

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ عمار جھنجھلاہٹ سے بولا

جو بھی مطلب تھا اپنے دماغ سے فضول سوچ نکال کر اپنے مستقبل پہ توجہ دو زویا بہت اچھی لڑکی ہے تمہاری منکوحہ ہے اِس لیے اپنا رویہ اُس کے ساتھ درست کرو۔ عباد نے دو ٹوک انداز میں کہا تو عمار نے بس سرہلایا۔

♡♡♡♡♡

سوہا کی آنکھ صبح کھٹ پٹ کی آواز سے ہوئی اُس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو عباد ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے تیار سا کھڑا تھا سوہا کو یاد آیا آج اُس کی جاب کا پہلا دن تھا۔

مجھے جگا دیتے آپ کے لیے ناشتہ بنا دیتی۔ سوہا نے اچھی بیویوں والا جُملا دوہرایا۔

مجھے پتا تھا تم کھانا بنانے میں بہت ایکسپرٹ ہو اِس لیے نہیں کہا۔ عباد خود پہ پرفیوم چھڑک کر بولا

آپ میرا مزاق اُڑا رہے ہیں تو آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے پانچ سال چار ماہ میں آپ کے جانے پہ وقت تھم نہیں گیا تھا بلکہ اپنی رفتار سے چل رہا تھا ساتھ

میں بہت تبدیلیاں بھی رونما ہوئی ہے۔سوہا نے سنجیدگی سے کہا تو عباد پرفیوم کی بوتل رکھتا اُس کے پاس آیا۔

تم نے ایم بی بی ایس کیوں چھوڑ دیا۔عباد نے جاننا چاہا

بڑا جلدی خیال نہیں آگیا آپ کو پوچھنے کا میں بیوی تھی آپ کی آپ مجھ سے ملے بنا چلے گئے ٹھیک ہے کوئی بات نہیں پر میں اِتنی غیر بھی نہیں تھی جو آپ نے اتنے وقت میں ایک ہائے کا میسج کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔سوہا نے شِکوہ کیا۔

تمہیں بُرا لگا۔عباد متجسس ہوا

مجھے کیوں بُرا لگے گا مجھے تو بلکہ پتا لگ گیا آپ کی زندگی میں میری کیا اوقات ہے۔سوہا تلخ ہوئی۔

ایسی باتیں کیوں کررہی ہو اِتنا نیگیٹو تم تو نہیں سوچتی تھی۔عباد نے نرمی سے پوچھا

زندگی سب کچھ سیکھا دیتی ہے اِتنا ہم اسکول کالجوں میں نہیں سیکھتے جتنا لوگوں کے رویے اور اُن کی باتوں سے سیکھتے ہیں۔سوہا کی باتوں پہ آج عباد حقیقتاً پریشان ہوا۔

سوہا

آپ کے لیے کچھ بنادیتی ہوں ملازمہ کے آنے میں تو وقت ہے۔عباد کچھ کہنا چاہتا تھا پر سوہا نے بولنے کا موقع نہیں دیا عباد بس اُس کی پشت دیکھتا رہا۔

♡♡♡♡♡♡

فائلی تم نے مجھے خود سے کال کیے ملنے کا تو کہا۔زویا خوش ہوتی عمار سے بولی جس نے آج اُس کو میسج پہ باہر آنے کا کہا تھا۔

میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا تم چچی کو انکار کرو رخصتی کے لیے۔عمار کی بات پہ زویا کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

کیا مطلب اِس بات کا میں کیوں امی سے کہوں ایسا۔زویا نے تعجب سے پوچھا

کیونکہ ایسا میں کہہ رہا ہوں۔عمار نے سنجیدگی کہا

اور کیا میں وجہ جان سکتی ہوں تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟ زویا طنزیہ بولی

وجہ یہ کے مجھے تم میں دلچسپی نہیں میں ہر اُس وقت کو کوستا ہوں جس وقت میں نے تم سے نکاح کرنے پہ حامی بھری تھی۔ عمار سپاٹ لہجے میں بولا

لہجہ درست کرو تم اپنا میں منکوحہ ہوں تمہاری تمہیں آخر کس بات کا غرور ہے جو ہر بار میرے جذبات سے کھیل جاتے ہو کیا سکون ملتا ہے تمہیں مجھے بے سکون کر کے۔ زویا غصے سے پھنکاری۔

دلی سکون ملتا ہے لگ گیا پتا۔ عمار مزاق اُڑانے والے انداز میں بولا۔

میں ایسا نہیں کہوں گی اور نہ تمہیں ایسا کرنے کی اجازت دوں گی۔ زویا پاگل ہونے کے در پہ تھی۔

مجھے تمہاری کسی بھی بات کی پرواہ نہیں اگر تم چاہتی ہوں میں عین رخصتی کے وقت نہ آؤں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ عمار عام انداز میں بولا۔

عمار تم میرے ساتھ ایسا کیسے کرسکتے ہو میں نے آخر تمہارا کیا بگارہ ہے میری غلطی کیا ہے بس یہ کے میں نے تم جیسے احساس سے عاری انسان سے محبت کی۔ زویا افسوسناک لہجے میں بولی۔

مجھے کسی بے وفا کے ساتھ نہیں رہنا عمر بھر زندگی بہت خوبصورت ہے جو میں تمہارے ساتھ گُزار کر بدصورت نہیں کرنا چاہتا۔ عمار سردمہری سے بولا

صاف صاف بات کیوں نہیں کرتے تم۔ زویا کو الجھن ہونے لگی اب۔

صاف صاف بات یہ ہے کے جو لڑکی اپنی بہن کی سگی نہ ہوسکی وہ آئندہ کی زندگی میں میرے ساتھ کیا وفا کرے گی۔ عمار کی بات پہ اُس کو شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

کیا مطلب۔ زویا کی اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

میں جانتا ہوں تم نے میرے اور سوہا کے نکاح کے دن کیا کھیل کھیلا تھا۔ عمار کی بات پہ زویا نے شاک نظروں سے اُس کو دیکھا۔

تمہیں پتا ہے زویا جب میں نے تمہارا اپنی دوست سے کہا سُنا تھا تو کتنا بے یقین ہوا تھا مجھے یقین نہیں ہورہا تھا کوئی ایسا بھی کرسکتا ہے وہ بھی اپنی بہن کے ساتھ جو اُس کے ساتھ دُنیا میں آئی ہو سوہا کا کیا قصور تھا جو تم اُس کی بہن ہوکر رسوائی اُس کے مقدر میں لِکھنے والی تھی وہ تو اللہ کا شکر تھا کے ایسا کچھ نہیں ہوا میں نے کہی پڑھا تھا ایک انسان سوچتا دوسرا اللہ پر ہوتا وہی ہے جو اللہ سوچتا ہے ہم انسان کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے جب تک اللہ نہ چاہے۔عمار نے آج اُس کو حقیقت کا آئینہ دیکھایا جس میں اُس کو اپنا چہرہ بہت بھیانک سا لگا۔

میں تم سے محبت کرتی تھی اور عباد سوہا سے میں کیسے اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتا دیکھ سکتی تھی۔زویا نے جیسے دلیل دی۔

محبت تمہیں محبت کے م کا بھی پتا ہے زویا محبت بیشک ایک خودساختہ جذبا ہے جس میں انسان کا اختیار نہیں ہوتا پر اپنی محبت کو پاک رکھنا اُس میں سہی غلط کی حدود پار نہ کرنا یہ ہمارے اپنے اختیار میں ہوتا ہے ضروری نہیں ہمیں جس سے

محبت ہوجائے ہم اُس کو اپنی دسترس میں بھی کرلیں یہ قسمت کی باتیں ہوتی ہیں کِن کو محبت ملتی ہے اور کِن کو نہیں اور رہی بات بھائی کی سوہا سے محبت تو اگر اُن کو سوہا سے محبت تھی تو انھوں نے تو ایسی کوئی چیپ حرکت نہیں مرد تو اپنی محبت پہ کسی کی ایک نگاہ برداشت نہیں کرتا میں تو ہر وقت اُن کے سامنے سوہا کے گرد منڈلاتا رہتا انھوں کیوں نہیں مجھ سے فضول سا بیر رکھا کیونکہ اُن کو اپنی محبت سے زیادہ ایک بھائی محبت زیادہ تھی اور سوہا کی عزت عزیز تھی عباد بھائی چاہتے تو ڈنکے کی چوٹ پہ سوہا سے شادی کرلیتے کسی کو گھر میں کوئی اعتراض نہیں ہونا تھا پر بھائی نے ایسا کرنا تو دور یقیناً ایسا سوچا بھی نہیں ہوگا کیونکہ محبت کا دوسرا نام قربانی ہے اور یہ قربانی بھائی نے دی انھوں نے صبر کیا خود پہ جبر کیا اپنے جذبات اپنے تک محدود رکھے آج تک کسی کو بھنک تک پڑنے نہیں دیا شاید اللہ کو اُن کی یہ ادا پسند آگئی تھی جو تمھارے بہانے اُن کو اُن کی محبت سے نواز دیا گیا۔ عمار نے آج زویا کو بولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا

♡ ♡ ♡ ♡ ♡ ♡

شام میں عباد گھر واپس آیا تو سوہا کو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا پایا۔

سوہا تیار ہوجاؤ میری ایک دوست کی شادی پہ جانا ہے۔عباد نے سنجیدگی سے اُس کو اِطلاع دی

تو آپ جائے نہ میرا وہاں کیا کام۔سوہا منہ بنا کر بولی

تمہیں بھی انوائٹ کیا ہے اِس لیے بحث مت کرو اور تیار ہوجاؤ پہلے ہی لیٹ ہوگیا ہے۔عباد نے سنجیدگی سے کہا

میرے پاس کپڑے نہیں۔سوہا نے بہانا بنایا۔

کمرے میں جاؤ تمہارے لیے ڈریس رکھا ہوا ہے۔عباد نے اُس کا بہانا ناکام بنایا۔

کیا میرے لیے یہ گِفٹ ہے مطلب شادی کے اِتنے سالوں بعد آپ نے مجھے کوئی تحفہ دیا ہے۔سوہا اپنی جون میں آتی پرجوش ہوکر بولی۔

بیس منٹ ہیں تمہارے پاس۔عباد کی بات پہ وہ سخت بدمزہ ہوئی۔

سڑے لوگ مرے ہوگے جب آپ کا جنم ہوا ہوگا۔سوہا بڑبڑاتی صوفے سے 99 اُٹھ کھڑی ہوئی۔

بہانے باز ڈرامے باز مرے ہوگے جب تمہارا جنم ہوا ہوگا۔عباد نے بھی اُسی 99 کے انداز میں کہا تو سوہا جل بھن کے رہ گئ۔

سوہا جھنجھلا کر واشروم سے باہر نکلی عباد نے اُس کے لیے بلیک کلر کی ڈیسنٹ سی ساڑھی کا انتخاب کیا تھا جو سوہا سے سنبھالی نہیں جارہی تھی۔

عباد کمرے میں آیا تو سوہا کو ساڑھی سے اُلجھتا دیکھا تو مسکرادیا۔

آپ تو مسکرائے گے مزہ جو آتا ہے مجھے ستانے میں۔سوہا نے عباد کو مسکراتا دیکھا تو کہا

اب ایسی بات بھی نہیں اچھی لگ رہی ہو ویسے تم۔عباد نے آرام سے کہا

انسان تعریف کچھ اِس انداز سے کریں کے سامنے والے کو خوشی بھی ہو پر آپ توبہ ایک کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا بیوی کی تعریف کیسے کی جاتی ہے وہ تک کرنی نہیں آتی۔ سوہا نے افسوس کرتے کہا

میں نوٹ کررہا ہوں جب سے آیا ہوں تمہاری شکوے ہی ختم نہیں ہورہے آخر بات کیا ہے؟ عباد نے جاننا چاہا۔

کوئی بات نہیں ہے میں اگر ساڑھی پہنے گِرگئ تو کتنا مذاق بنے گا میرا۔ سوہا کو نئ فکر لاحق ہوئی۔

میں ہونا تمہیں بچالوں گا گِرنے سے۔ عباد عام انداز میں کہتا واشروم کی طرف بڑھا۔

پتا نہیں کب سہی معنوں میں اظہارِ محبت سننا نصیب ہوگا اب تو لگ رہا ہے یہ حسرت لیکر دنیا سے رخصت ہوجاؤ گی۔ سوہا خود سے بڑبڑاتی میک اپ کرنے لگی۔

میٹ مائے وائف سوہا۔عباد اور سوہا شادی ہال میں پہنچ گئے تھے جہاں بہت بڑے پیمانے پہ فنکشن کی تیاری کی گئ تھی سوہا ہونک بنی آس پاس نظریں ڈورا رہی تھی اُس کو اچانک سے اپنا روکھا سوکھا نکاح یاد آیا تو دل اُداس ہوا۔

نائیس ٹو میٹ یو۔مناہل جو دولہن بنی اسٹیج پہ بیٹھی تھی خلوصِ دل سے سوہا سے بولی تو سوہا اُس کی جانب متوجہ ہوئی۔

می ٹو۔سوہا مروتًا بولی۔

ہے عباد واٹ اگریٹ سرپرائز۔ایک لڑکی اچانک سے عباد کے گلے ملتی بولی تو سوہا کا چہرہ پل بھر میں سرخ ہوا تھا مناہل نے غور سے سوہا کے چہرے کے اُتاؤ چڑھاؤ دیکھے۔

تم یہاں۔عباد فاصلہ قائم کیے خجل ہوتا بولا

یس آئے ایم بکاز جنید از مائے برادر۔ جنت نے مناہل کے ساتھ بیٹھے دولہے کی جانب اِشارہ کیے بتایا سوہا کھاجانے والی نظروں سے اُس کو گھور رہی تھی مگر جنت کی نظریں صرف عباد کے چہرے پہ تھی جو سوہا کو برداشت نہیں ہورہی تھی۔

نائیں۔ عباد بس یہی بول پایا۔

ہی از مائے ہزبینڈ سو پلیز اسٹے اوے فرام ہِم۔ سوہا کو مزید برداشت نہیں ہوا تو دونوں کے درمیان کھڑی ہوتی بولی عباد حیرت سے گنگ سوہا کو دیکھ رہا تھا جس نے اب مضبوطی سے اُس کا ہاتھ تھام لیا تھا جنت اپنی جگہ چور بن گئ تھی۔

یوئر ہزبینڈ از مائے یونی فرینڈ سو یو ڈونٹ مائینڈ اِٹس نارمل۔ جنت اپنا بھرم رکھنے کی خاطر بولی تو سوہا نے آئبرو سیکڑی۔

اِٹس ناٹ

سوہا بس کرو کیا ہوگیا ہے سب ہماری طرف دیکھ رہے ہیں۔ عباد نے سوہا کو فل لڑنے کے موڈ میں دیکھا تو کہا۔

دیکھتے ہیں تو دیکھتے رہے آپ کو گلے آج تک میں نے نہیں لگایا تو یہ کون ہوتی ہے۔سوہا کی سب کے سامنے کہی بات پہ عباد کا دل کیا اپنا سر دیوار پہ دے مارے ہال میں موجود لوگوں کی ہلکے قہقہوں کی آواز گونجی تھی جس سے عباد شرمندہ ہوا۔

سوہا سوچ سمجھ کر بولا کرو۔عباد اُس کا پکڑتا دھیمی مگر سخت لہجے میں بولا تو سوہا کو احساس ہوا وہ کیا کہہ چکی تھی۔

آئندہ آپ اِس سے دور رہے گے۔سوہا نے وارن کیا

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

مجھے کسی بے وفا کے ساتھ نہیں رہنا عمر بھر زندگی بہت خوبصورت ہے جو میں تمہارے ساتھ گزار کر بدصورت نہیں کرنا چاہتا۔

جو لڑکی اپنی بہن کی سگی نہ ہو سکی وہ آئندہ کی زندگی میں میرے ساتھ کیا وفا کرے گی۔

ضروری نہیں ہمیں جس سے محبت ہوجائے ہم اُس کو اپنی دسترس میں بھی کرلیں یہ قسمت کی باتیں ہوتی ہیں کِن کو محبت ملتی ہے اور کِن کو نہیں۔

بس کروں پلیز بس کرو۔ عمار کی باتیں کسی ہتھوڑے کی طرح اُس کو اپنے دماغ میں گونجتی محسوس ہورہی تھی زویا اپنے دونوں ہاتھ کانوں پہ رکھتی جیسے اِس آواز سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہ رہی تھی۔

میں بے وفا نہیں میں نے جو کیا سہی کیا محبت کو پانے کے لیے انسان ہر حد پار کرگُزرتا ہے تو اِس میں کوئی مجھے بے وفا کیسے کہہ سکتا ہے عمار کو تو خوش ہونا چاہیے کے کوئی لڑکی اُس کو دیوانوں کی طرح چاہتی ہے۔زویا اپنے بالوں کو جکڑتی جنون بھرے لہجے میں بولی۔

مجھے تمہاری کسی بھی بات کی پرواہ نہیں اگر تم چاہتی ہوں میں عین رخصتی کے وقت نہ آؤں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

آوازوں کی بازگشت ابھی بھی اُس کو آس پاس سنائی دی تو وہ جھٹکے سے اُٹھ کھڑی ہوکر کمرے سے نکل کر کچن کی طرف آئی جہاں اُس کو فروٹ باسکٹ میں اُس کو اپنی مطلوبہ چیز نظر آئی اُس پہ نظر پڑتے ہی زویا کی رنگت متغیر ہوئی۔

آخری سانس کے ٹوٹنے تک
آنکھیں فقط تمہاری منتظر رہیں گی

تمہیں اندازہ ہے لوگوں کے سامنے تم نے کیا فضول گوئی کی مجھے تو سارا وقت شرمندہ رہنا پڑا۔واپس گھر لوٹ آنے پہ عباد یہاں سے وہاں چکر لگاتا اُس کو ڈانٹنے میں مصروف تھا سوہا سر جھکائے کسی مجرم کی طرح اُس کی باتیں سن کر فرمانبرداری کا ثبوت پیش کررہی تھی۔

کچھ غلط نہیں کہا بس غلط جگہ پہ منہ سے پھسل گیا۔سوہا نے ممنماتے کہا تو عباد خود کو صبر کی تلقید دینے لگا۔

سارا دن ویلی رہوں گی تو ظاہر ہے ایسی فضول سوچ ہی خالی دماغ میں آئے گی۔عباد سر جھٹک کر بولا

آپ میرے دماغ کو خالی کہہ رہے ہیں۔سوہا تقریباً چیخ پڑی۔

اور کیا کہوں اُن کو کیا لگ رہا ہوگا میں اپنی بیوی کے علاوہ دوسری لڑکیوں پہ توجہ دیتا ہوں۔عباد اُس کے روبرو آتا بولا

بیوی کو بھی کونسا توجہ دیتے ہیں۔سوہا اُس کی شرٹ کا کالر درست کرتی بولی

سیریسلی میں تم پہ توجہ نہیں دیتا۔عباد اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا جہاں بہت سارے شکوے تھے۔

عباد میں آپ کے لیے کیا ہوں ایک مجبوری میں ہوجانے والی بیوی ایک سمجھوتہ جس کو آپ بس برداشت کرر ہے ہیں۔سوہا نے ٹھان لی تھی وہ عباد سے اعتراف کرواکر رہے گی۔

سوہا۔عباد نے ٹوکا

نہیں آج آپ بتادے میں کیا ہوں کیا آپ مجھ سے تنگ ہیں۔سوہا اٹل انداز میں بولی۔

تم میری شریکِ حیات ہو اِس بات کا ثبوت یہ ہے کے تم اِس وقت میرے کمرے میں بڑے حق سے براجمان ہو۔عباد نے سنجیدگی سے کہا

کمرے میں ہونے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا آپ مجھ سے ملے بغیر چلے گئے ایک بار میرا نہیں سوچا میری حالت دریافت نہیں کروانی چاہی تو آپ بتا کیوں نہیں دیتے جو کچھ آپ نے ڈائری میں لِکھا تھا پہلے کا سمجھ آتا تھا پر اب تو میں آپ کی ہوں

آپ کی بیوی پورے حق سے آپ مجھے آپ بتاسکتے ہیں اپنے دل کا حال یا پھر میں یہ سمجھوآپ کا دل بدل گیا ہے۔سوہا پھٹ پڑی۔

میری ڈائری کہاں سے لی تم نے !عباد کی سوئی ڈائری پہ اٹک گئ تھی۔

بس مجھے مل گئ کسی معجزاتی طریقے سے۔سوہا مسکراہٹ ضبط کیے بولی

سوہا۔عباد سمجھ نہیں پایا وہ کیا کہے۔

کیا سوہا آپ نے تو قسم اُٹھالی ہے مجھ سے محبت کا اظہار نہیں کرنا کیا ایسا بھی ہوتا ہے محبت میں اظہار ضروری ہوتا ہے اگر آپ اظہار نہیں کرے گے تو سامنے والے کو پتا کیسے لگا۔سوہا نے اپنی طرف سے عقلمندی کا مظاہرہ کیا

تم مجھ سے شکوہ کررہی ہو کیا میں نے کبھی تمہارے اچانک بدل جانے پہ شکوہ کیا عمار سے منگنی کرنے پہ اُس کے ساتھ نکاح پہ راضی ہونے پہ میں نے کچھ کہا کوئی شکایت کی مانا کے میں نے کبھی تم سے محبت کا داعوہ نہیں کیا پر ہم ایک اچھے دوست ہوا کرتے تھے پر میرے سات دن باہر جانے پہ تم تو مجھ سے ایسے

غافل ہوئی جیسے سِرے سے مجھے تم جانتی تک نہیں۔عباد کو جیسے موقع مل گیا اپنے اندر کا غبار نکالنے کا۔

مجھے لگا تھا اگر میں تمہیں نظرانداز کروں گی تو تم مجھے اپنی توجہ دو گے پر مجھے کیا پتا تھا کے دور ہوجاؤ گے پھر اچانک سے عمار نے کہا تھا ہماری نیچر ایک جیسی ہے ایک ہم کپل بنے گے تو اچھا لگا میری دوستی تب عمار سے گہری ہوگئ تھی میں نے اِس لیے ہاں کردی منگنی کرنے پہ ایک لڑکی شادی کرنے پہ اگر انتخاب کرے گی تو وہ اُس کا دوست ہوگا میں نے بھی ایسے کیا۔سوہا نے سر جھکائے کہا اُس کو یہ بھی اندازہ نہیں ہوا وہ عباد کو آپ کے بجائے تم کہہ گئ تھی۔

عقل سے تو شروع سے پیدل ہو۔عباد اُس کے سر پہ چپت لگائے بولا۔

بتاؤ نہ میں تمہارے لیے کیا ہوں۔سوہا کو بس ایک بات کی پڑی تھی۔

تم اِس دل کی مکین ہو۔عباد اُس کا ہاتھ سینے پہ اپنے دل کے مقام پہ رکھ کر بولا تو سوہا کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی تھی ایک سکون سا عباد کے چہرے پہ بھی تھا۔

شادی کی رات بتاسکتے تھے۔سوہا نے کہا

میں نے تمہارا انکار سُنا تھا کے تم مجھ سے شادی نہیں کرسکتی میں کیسے پھر کہتا مجھے تم سے محبت ہے محبت ہوجانے کے بعد سب سے زیادہ ڈر محبت کے کھوجانے کا نہیں بلکہ ٹھکرائے جانے کا ہوتا ہے۔عباد نے سنجیدگی سے کہا

میں نے اِس لیے کہا تھا کیونکہ مجھے لگا تم کسی اور سے محبت کرتے ہو میں زبردستی تم پہ مسلط نہیں ہونا چاہتی تھی۔سوہا نے وضاحت دی۔

میں تمہیں اِس لیے بتاکر نہیں گیا تھا کیونکہ میں چاہتا تھا جب جاؤ تو مضبوط رہوں میں کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا اگر تم مجھ سے طلاق کی بات کرتی تو شاید میں اگلا سانس بھی نہ لیں پاتا۔عباد کی بات پہ سوہا کے ماتھے پہ بل آئے۔

میں کیوں تم سے طلاق کی بات کرتی کونسی لڑکی چاہے گی کے اُس کی طلاق ہو لڑکیاں تو اپنا گھر بسانے کے لیے مرد کا ہر ظلم برداشت کرتی ہیں صرف اِس لیے کے اُن کا شوہر اُن کو طلاق نہ دے۔سوہا نے سنجیدگی سے کہا

میں نے خود تمہیں عمار سے کہتے سُنا تھا۔

آدھی ادھوری باتوں کا مطلب ہمیشہ غلط ہوتا ہے اگر آپ نے ایسا کچھ سنا تھا تو آپ کو چاہیے تھا مجھ سے بات کریں میں بیوی تھی آپ کی پر آپ کو تو حاتم تائی بننے کا شوق تھا۔

حاتم تائی کون؟عباد نا سمجھی سے پوچھنے لگا تو سوہا ہنس پڑی۔

وہی جس کی قبر پہ آپ لات مار کر مجھ سے اظہارِ محبت کررہے ہیں۔سوہا نے شریر انداز میں کہا۔

کچھ بھی مت بولوں۔عباد نے گھور کر کہا

یہ تو بتائے آپ پڑھائی کرنے کے بجائے رنگ کو گورا کرنے گئے تھے کیا کتنی گوری رنگت ہوگئ ہے آپ کی بالوں کا رنگ بھی بدل گیا ہے آپ کے۔سوہا عباد کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی متجسس ہوئی۔

گورا تو میں بچپن سے ہوں۔

اب زیادہ ہوگئے ہیں مردوں کو اتنا گورا بھی نہیں ہونا چاہیے خوامخواہ میں ہم لڑکیاں کمپلیکس کا شکار ہوتی ہیں۔سوہا نے افسوس سے کہا

نہ ہو کمپلیکس کا شکار تم جیسی ہو مجھے قبول ہو تمہارا رنگ توے کی طرح کالا بھی ہوجائے گا نہ تو پھر بھی میں تمہاری خوبصورتی کی تعریف کروں گا تمہیں میٹھی نظروں سے تکا کروں گا۔عباد اُس کی پیشانی پہ اپنی پیشانی ٹکاتا مسکراہٹ ضبط کیے بولا تو سوہا نے زور سے اپنا ماتھا اُس کے ماتھے سے ٹکرایا جس سے کمرے میں دونوں کے قہقہے گونجنے لگے۔

عباد کو سوئے ابھی کچھ ہی وقت ہوا تھا جب سوہا نے اُس کو جھنجھوڑ کر اُٹھانا چاہا

کیا ہے سوہا سونے دو۔عباد کروٹ بدلتا خمار زدہ آواز میں بولا

عباد آپ کو نیند کیسے آسکتی ہے کم سے کم آج تو نہیں آج تو اِتنا خاص دن تھا۔سوہا نے منہ بناکر کہا

آج کیا ہوا ایسا انوکھا جو میرا سونا نہیں بنتا۔عباد بے زار ہوا۔

آج آپ نے مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے محبت ہونے کے بعد تو انسان کی بھوک پیاس ختم ہوجاتی ہے نیند آنکھوں سے روٹھ جاتی ہے تو آپ کیسے اِتنے پرسکوں سوسکتے ہیں۔سوہا نے جیسے اُس کی عقل پہ ماتم کیا۔

سوہا میں کوئی ٹین ایج کا لڑکا نہیں اور نہ مجھے نئ نئ محبت ہوئی ہے اور یقین جانو جب نئ نئ بھی ہوئی تھی نہ تب بھی میرا دل ایسی خرافاتی حرکتیں نہیں کررہا تھا۔عباد کی بات پہ سوہا کا منہ کُھل گیا

محبت جذبہ ایک ہے پھر چاہے وہ اٹھارہ سال کے ٹین ایجر کو ہو یا اٹھائیس کے بزرگ کو فرق نہیں پڑتا۔

یہ تم نے بزرگ کِس کو بولا۔عباد صدمے میں بولا

میں نے جسٹ مثال دی۔سوہا گڑبڑا کر بولی

پھر ٹھیک ہے۔عباد اِتنا کہتا بازوں ٹکائے پھر سے سونے لگا۔

عباد یار کیا ہوگیا ہے باتیں کرتے ہیں نہ۔سوہا نے بازوں اُس کی آنکھوں سے ہٹائے کہا

سوہا پلیز مجھے سونے دو آج میری جاب کا پہلا دن تھا پھر شام میں شادی والے فنکشن کی وجہ سے میں تھکا ہوں باتیں ہم پھر بھی کرلیں گے۔عباد نے کچھ نرمی سے کہا

ٹھیک ہیں نا کریں بات ایک دن جب مرجاؤں گی نہ تو آجائیے گا روز صبح کو تازے پھول چڑھانے میں بھی پھر آپ کو قبر سے ڈرا کر بھاگا دوں گی جب آپ سونے کی

کوشش کریں گے تو خواب میں آکر آپ کو تنگ کروں گی سونا بھی آپ پہ حرام کردوں گی۔سوہا کا مطلب تھا مرتے مرجائے گی پر سکون پھر بھی نہیں رہنے دے گی۔

عباد سرد نظروں سے اُس کو گھورتا رہا پھر جب بولا تو لہجہ ہر احساس سے عاری تھا۔

تمہیں لگتا ہے اگر تم مرجاؤ گی تو میں زندہ رہوں گا تمہارے بنا اگلا سانس میں بھی نہ لیں پاتا۔عباد کی بات پہ وہ لاجواب ہوگئ۔

اگر ایسی بات ہے تو اگر میری شادی کسی اور سے ہوجاتی تو؟سوہا نے جاننا چاہا

اندر سے تو مرگیا تھا شاید جسم سے روح بھی نکل جاتی۔سوہا کا دل زور سے دھڑکا تھا

اچھا اب میں سونے لگا ہوں۔عباد واپس اپنے کھول میں آتا بولا

عباد بات نہیں کررہے نہ ٹھیک ہے پھر میں بھی اب کچھ نہیں بولوں گی۔سوہا ایموشنل بلیک میل کرتی بولی۔

عباد کچھ دیر آنکھیں بند کیے لیٹا رہا مگر سوہا کو بیٹھا دیکھا تو خود بھی اُٹھ کر بیٹھ گیا۔

آجاؤ کیا باتیں کرنی ہے تمہیں۔عباد اُس کو اپنے ساتھ لگائے بولا تو سوہا کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی۔

وہ میں کہہ رہی تھی۔

سوہا کی باتوں کا سلسلہ دیر تک چلا عباد سوئی جاگی کیفیت میں اُس کی بے تُکی باتیں سُنتا رہا۔

♡♡♡♡

دروازے پہ نوک ہونے کی وجہ سے سوہا جو ابھی کچھ دیر پہلے سوئی تھی جاگ اُٹھی اُس نے سائیڈ پہ دیکھا جہاں عباد گہری نیند میں تھا سوہا بالوں میں کیچر لگاتی دروازے کے پاس آئی دروازہ کھولا تو سامنے بدحواس سی صغریٰ بیگم کو کھڑا پایا۔

چچی جان آپ ٹھیک تو ہیں۔سوہا فکرمندی سے بولی۔

سوہا وہ زویا نے خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی کل رات ہم سب ہوسپٹل جارہے ہیں تم عباد کے ساتھ آجانا۔سوہا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی وہ حیرت کا مجسمہ بنی صغریٰ بیگم کو دیکھنے لگی۔

چچی ج جان۔ز زو زویا ٹ ٹھیک تو ہے۔سوہا بامشکل اپنی بات مکمل کرپائی۔

دعا کرو بیٹا۔صغریٰ بیگم اتنا کہہ کر چلی گئی سوہا ساکت نظروں سے کھڑی رہی پر اچانک ہوش میں آتی عباد کی جانب آئی۔

عباد

عباد

اُٹھے پلیز۔

سوہا عباد کو جھنجھوڑتی بولی

سوہا یار ساری رات تمہاری باتیں سنتا رہا ہوں اب تو سونے دو جو باتیں رہ گئ ہیں وہ زندگی میں پھر کبھی کرلینا۔عباد اُس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ محسوس کیے بنا کانوں پہ تکیہ رکھ کر بولا

عباد مذاق مت کریں ہمیں ہسپتال جانا ہوگا زویا نے سوسائیڈ کرنے کی کوشش کی ہے۔سوہا نے روتے ہوئے کہا تو عباد کی نیند بھک سے اُڑگئ

تم نے کوئی خواب دیکھا ہوگا۔عباد آنکھیں مسلتا بولا

عباد باتیں کیوں بگاڑ رہے ہیں پلیز چلیں۔سوہا بے بسی سے بولی۔

رو کیوں رہی ہوں خاموش ہوجاؤ چلتے ہیں۔عباد اُس کی آنکھیں صاف کیے نرمی سے بولا۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

عمار کو زویا کی حرکت کا پتا چلا تو کتنی دیر تک وہ شاک میں رہا اُس کو زویا سے ایسی حرکت کی اُمید قطعاً نہیں تھی کوئی غلط نہ سمجھے اِس لیے وہ سب کے ساتھ ہسپتال آگیا تھا وہ خاموش سا ڈاکٹر کے جواب کا منتظر تھا

امی یہ سب کیوں کیسے۔سوہا سویرہ بیگم سے پوچھنے لگی جن کی آنکھیں رونے کے باعث سوجھ چکی تھی۔

پتا نہیں پہلے تو ٹھیک تھی میں جب رات کو پانی پینے کے غرض سے کچن میں آئی تو وہ اپنی نس کاٹ چکی تھی۔سویرہ بیگم بھیگے لہجے میں بولی۔

شش۔

عباد نے سوہا کو روتے دیکھا تو کندھے پہ ہاتھ رکھ کر منع کرنا چاہا۔

میری بیٹی کیسی ہے۔سنان صاحب نے ڈاکٹر کو باہر آتا دیکھا تو بے چینی سے پوچھنے لگا۔

شی از فائن آپ تین گھنٹے بعد اُن سے مل سکتے ہیں ابھی وہ انجیکشن کے زِیر اثر بیہوش ہیں

ڈاکٹر کی بات پہ سب نے شکر کا سانس خارج کیا۔

سوہا باہر چل کر کچھ کھالوں صبح سے بھوکی ہو۔عباد نے فکرمندی سے کہا

زویا سے مل لوں ایک دفع اُس کے بعد۔ سوہا نے ٹالنے والے انداز میں کہا

ڈاکٹر نے بتایا تو سہی وہ اب ٹھیک ہے تم بھی چلو اب کچھ کھالوں۔ عباد بضد ہوا تو ناچار سوہا کو ماننا پڑا۔

عباد سوہا کو ہسپتال کے قریب ایک ریسٹورنٹ میں لایا تھا جہاں اُس کو اپنا دوست مل گیا۔

تم تو چودھویں کا چاند ہوگئے ہو۔ عباد کا دوست ارسلان اُس سے گلے مل کر بولا۔

اب ایسی بھی بات نہیں بس مصروفیت ہے کچھ۔ عباد نے مسکراکر کہا سوہا اُس کے ساتھ آئی لڑکی مسکان سے باتیں کرنے لگی۔

آئے ایک ساتھ بیٹھتے ہیں۔ سوہا نے پیشکش کی تو سب نے سرہلایا۔

اگر میرا بھی کوئی بھائی ہوتا یقیناً ایسے ہی خیال رکھتا۔ سوہا نے ارسلان کو مسکان کا خیال رکھتا دیکھا تو حسرت سے کہا اُس کی بات پہ عباد جو پانی پی رہا تھا زبردست قسم غوطہ لگا جب کی وہ دونوں نا سمجھی سے سوہا کو دیکھنے لگے۔

کیا مطلب؟مسکان نے نا سمجھی سے پوچھا

وہ

اہمم سوہا میں نے بتایا تھا نہ میرا ایک دوست تھا جس کا ایک بیٹا بھی ہے تو وہ یہ ہے ارسلان اور بھابھی مسکان اُن کی بیوی ہے۔ اُس سے پہلے سوہا اپنی بات کا مطلب سمجھاتی عباد بیچ میں مداخلت کرتا بولا جس پہ سوہا خجالت کا شکار ہوئی۔

اچھا ماشااللہ آپ دونوں کی شکلیں بہت ملتی جلتی ہے آپس میں۔عباد نے نوالے کے ساتھ سوہا کی بات بامشکل ہضم کی جب کی ان دونوں نے مسکرانے پہ اکتفا کیا۔

زویا کو ہوش آیا تو سب اُس سے ملنے لگے سنان صاحب اور سویرہ بیگم نے فلحال اُس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا سب کے آخر میں سوہا زویا کے پاس آئی۔

اگلی دفع اچھے سے کوشش کرنا مرنے کی اِس بار تو بچ گئ۔سوہا سپاٹ لہجے میں بولی زویا جو سر جھکائے بیٹھی تھی خالی نظروں سے اُس کو دیکھنے لگی۔

کاش اِس بار بھی نہ بچتی

چٹاخ۔

زویا کی بات پہ سوہا نے زوردار تھپڑ اُس کے چہرے پہ رسید کیا زویا کا چہرہ ایک طرف ہوگیا تھا اُس نے سوہا کو دیکھا جس کے چہرے کا رنگ سرخ ہوگیا تھا۔

خود کو سمجھتی کیا ہو تم اور کیا سوچ کر ایسی واحیات حرکت کی ایسا کیا ہوگیا تھا جو حرام موت کو چُننا چاہا جانتی نہیں حرام موت کی سزا کتنی دردناک ہوتی ہے میری تو چھوڑو میں تو کہی نہیں تمہاری زندگی میں نہ کل نہ آج پر امی یا ڈیڈ کا تو ایک بار سوچتی جن کی جان چند گھنٹوں میں تم نے سولی پہ لٹکادی تھی۔سوہا غصے سے پھٹ پڑی۔زویا شرمندگی کے احساس سے اپنا سر جھکاگئ۔

سر جھکانے سے کیا ہوگا اب۔سوہا نے اُس کے جھکے سر کو دیکھ کر کہا

سوری سوری فار آل۔ زویا بس یہی بول پائی سوہا گہری سانس بھرتی اُس کے گلے لگ گئ زویا نے بامشکل اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹا

♡♡♡♡♡♡♡

زویا کو دوسرے دن ڈسچارج مل گیا تھا سویرہ بیگم نے اُس سے پوچھا تو کہا ابھی وہ جواب دینے کی حالت میں نہیں تو سب نے اُس کو اُس کے حال پہ چھوڑ دیا سوہا کو لگ رہا تھا شاید عمار کی وجہ سے ڈپریس ہو اِس لیے اُس نے عمار سے بات کرنے کا سوچا۔

پیاری لگ رہی ہو۔ سوہا آئینے کے سامنے بال بنارہی تھی جب عباد ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگائے بولا۔

کوئی کام تھا۔ سوہا کی بات پہ عباد بدمزہ ہوا

پہلے کہتی ہوں تعریف نہیں کرتے اور جب تعریف کرو تو یہ تمہاری زبان۔ عباد کو افسوس ہوا۔

کیا ہوا میری زبان کو اچھی خاصی تو ہے اور میں آپ سے نہیں بولتی ناراض ہوں۔ سوہا منہ موڑ کر بولی۔

ناراض کیوں اب میں نے کیا کردیا تمہارے سارے گلے شکوے دور کردیے اپنا دل کھول کر تمہارے سامنے کردیا پھر کیوں ناراض ہو۔ عباد اُس کا رخ اپنی طرف کیے ہاتھ تھام کر بولا

آپ نے مجھے میری منہ دیکھائی نہیں دی جو میرا حق تھا۔ سوہا نے دماغ پہ زور دیتے کہا تو عباد عش عش کر اُٹھا۔

ماشااللہ شادی کے اتنے سالوں بعد تمہیں تماری منہ دیکھائی بقول حق یاد آیا ہے۔ عباد نے تاسف سے کہا

ہاں تو آپ کو تو یہ خیال نہیں آیا اور اتنے سالوں کی بات تو نہ کریں تو بہتر ہیں ورنہ میرا میٹر گھوم جائے گا میں ابھی تک نہیں بھولی جو آپ بنا مجھے بتائے چلے

گئے تھے آدھی بات سن کر مجھے غلط سمجھ لیا بزدلوں کی طرح بھاگ گئے۔ سوہا کی بات پہ عباد کے تاثرات یکدم سنجیدہ ہوئے۔

تم سے نہ ملنے کی وجہ یہ تھی کے مجھ میں ہمت نہیں تھی تمہارا سامنے کرنے کی اگر تم سے مل کر جاتا تو میرے اِرادے کمزور پڑجاتے پانچ سالوں میں جو میں نے سفر کیا اُس کا تمہیں اندازہ بھی نہیں اور تم مجھے بزدل کہہ رہی ہو کیا کیا میں نے ایسا اگر میں نے تم سے اظہار نہیں کیا تو اُس کی ایک وجہ یہ تھی مجھے ڈر لگا رہتا تھا کے تم مجھے ٹھکرادو نہ یہ نہ کہہ دو ہم بس دوست ہیں ہم بس کزن ہیں محبت نہ ملے تو اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی محبت پہ ٹھکرائے جانے سے ہوتی ہے تم میرے لیے کیا تھی کیا ہو یہ میں چاہ کر بھی بتا نہیں سکتا میرے دل میں تمہاری محبت تب بھی کم نہیں ہوئی تھی جب تم کسی اور کے ہونے کا سوچ بیٹھی تھی جب مجھے ملی تب بھی میرے دماغ میں یہ خیال نہیں آیا میرے پہلے تمہاری زندگی میں کون تھا یاد تھا یاد تھا تو بس اب میں ہوں میرا ہونا لازم وملزم ہے میں اُن

مردوں میں سے نہیں جو ایسی بات پہ طعنے دیتے ہیں مجھے بس ایک بات پہ یقین ہوگیا تھا پہلے جو بھی اب تمہاری زندگی میں بس عباد حنان ہوگا۔عباد کی باتوں پہ سوہا کو اپنے اندر سکون اُترتا محسوس ہوا۔

آج میری بھی ایک خواہش پوری ہوئی بچپن کی کیونکہ اب ساری آپ کی توجہ نہیں آپ خود پورے کے پورے میرے ہیں۔

میں تو ہمیشہ سے تمہارا تھا۔سوہا کی بات پہ عباد نے کہا

میری منہ دیکھائی۔سوہا کو اچانک پھر سے یاد آیا۔

میں نے تمہارے لیے سرپرائز سوچا تھا اچھا ہے اب منہ دیکھائی کے نام پہ دوں گا۔عباد نے مسکراکر کہا

اچھا کیا ہے تحفے میں۔سوہا کو متجسس ہوئی

سرپرائز۔عباد نے مسکراہٹ ضبط کی تو سوہا کو عباد کا ڈمپل پہلی دفع بُرا لگا۔

عمار مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی۔ سوہا اُس کے کمرے میں آتی بولی عباد ابھی تک واپس نہیں آیا تھا آفس سے وہ نہیں چاہتی تھی عباد اُس کو عمار سے بات کرتا دیکھے تبھی وہ اِس وقت آئی۔

مجھ سے کیا بات۔ عمار بے تاثر لہجے میں بولا

زویا تمہاری منکوحہ ہے اور اُس سے پہلے وہ تمہاری کزن بھی ہے تمہارا حق بنتا ہے اُس سے ملنے کا پر تم ہسپتال کے بعد غائب ہی ہوگئے تم جانتے بھی ہو تمہارے اِس عمل سے زویا کس قدر ڈس ہارٹ ہوئی ہوگی۔ سوہا نے کچھ سختی سے کہا

میں اُس سے ملتا ہوں یا نہیں ملتا اِن سب میں تمہیں اِنوالو ہونے کی ضرورت نہیں۔ عمار بنا لحاظ کیے بولا۔

میں اِنوالو ہوگی کیونکہ یہاں معاملہ میری بہن کا ہے اور میں ہرگز ایسا نہیں چاہوں گی کے تمہاری وجہ سے اُس کو تکلیف ہو اِس لیے جو بھی تم دونوں کے درمیان مسائل ہیں اُن کو سولو کردو۔ سوہا بھی سپاٹ لہجے میں بولی۔ عمار کا دل کیا وہ ابھی

اُس کو ساری بات بتادے جس بہن کا وہ دفع کر رہی ہے وہ اُس کے ساتھ کیا کرچکی ہے مگر خاموش رہا جس بات پہ اللہ کے پردہ رکھا تھا تو وہ کون ہوتا تھا اُس بات کو بے پردہ کرنے والا اگر آج وہ کسی کے عیب پہ پردہ ڈالے گا تو کل اللہ اُس کے عیبنوں پہ پردہ ڈالے گا یہ سوچ تھی جو اُس کو کچھ بھی کہنے سے روک رہی تھی۔

سوہا نے عمار کو خاموش دیکھا تو گہری سانس بھر کر کہا۔

عباد آنے والا ہوگا پر تم پلیز میری بات پہ غور ضرور کرنا اٹس مائے ہمبل ریکویسٹ. سوہا اپنی بات کہہ کر جیسے ہی باہر جانے کے لیے دروازہ کھولا اُس کو سامنے عباد نظر آیا جو اُس کو ہی دیکھ رہا تھا عباد کے سنجیدہ تاثرات دیکھ کر سوہا کا سارا خون خشک ہوگیا تھا قدم چلنے سے انکاری ہوگئے تھے عباد جب کی اُس کو ایک نظر دیکھتا اپنے کمر کی طرف بڑھ گیا۔

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ
www.urdunovelbank.com

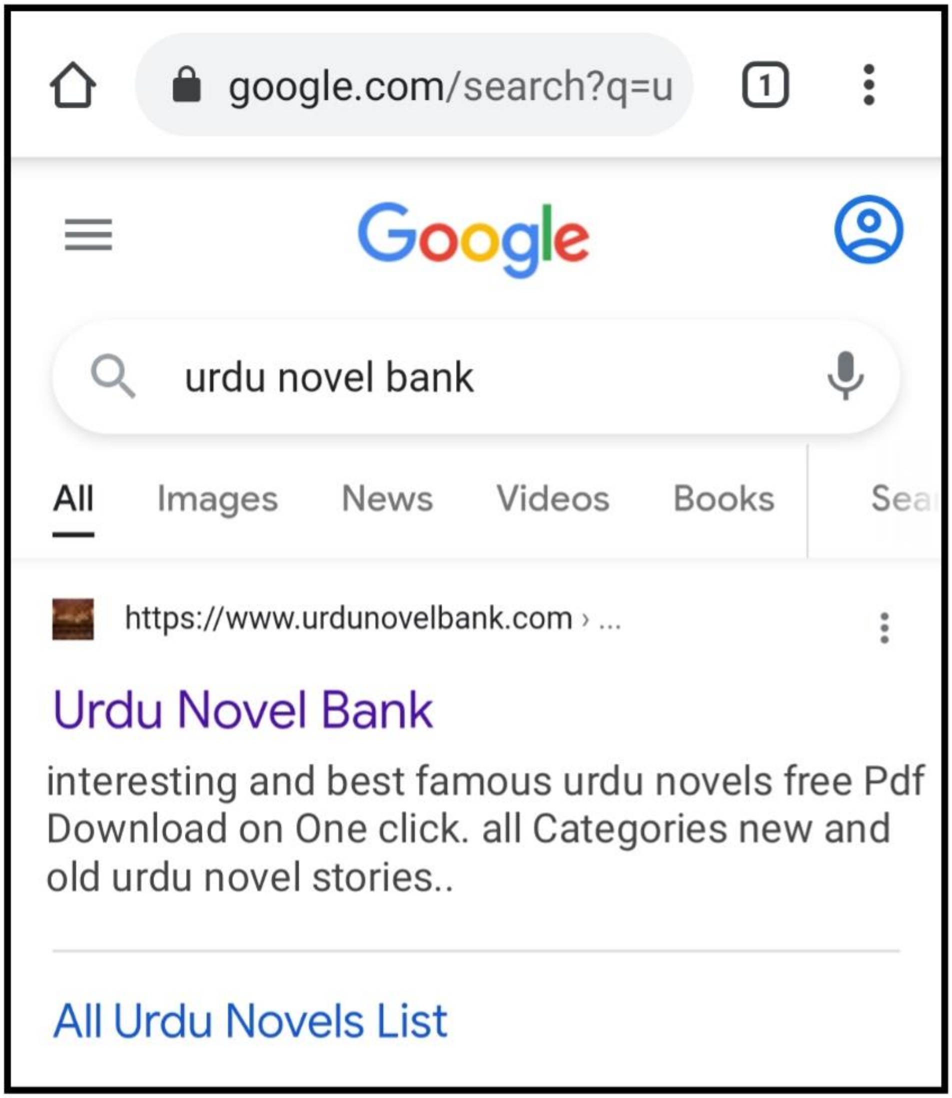

Urdu Novel Bank website
جہاں ملے آپ کو نئے
اور اچھے معیاری ناول
تمام کیٹگری میں۔۔۔
گوگل پر ٹائپ کریں
Urdu Novel Bank
اور ویب سائٹ سے
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں
مکمل ناول مفت میں

مجھے عمار سے ضروری بات کرنی تھی تبھی میں اُس کے پاس گئ۔ کچھ دیر بعد سوہا کمرے میں داخل ہوتی عباد سے بولی

میں نے کوئی سوال پوچھا۔ عباد نے سنجیدگی سے کہا

آپ نے پوچھا نہیں پر میں نہیں چاہتی آپ کے دل میں تھوڑی بھی بدگمانی رہے اور پھر سے پانچ کا انتظار میرے مقدر میں لکھ لیں۔ سوہا نے سنجیدگی سے کہا

تمہیں مجھے پہ یقین ہونا چاہیے جس طرح ایک مرد کا کِردار اُس کی ماں اور پھر اُس کی بیوی جانتی ہے بلکل اِسی طرح ایک عورت کے کردار کا گواہ اُس کا شوہر ہوتا ہے میں کبھی بھی اپنے دل میں تمہارے لیے ایسی سوچ ایسی بدگمانی نہیں رکھ سکتا سوہا میں محبت کرتا ہوں تم سے اور محبت کی پہلی شرط عزت اور اعتبار ہوتا ہے یہ دونوں چیزیں دل میں نہ ہو تو محبت بھی نہیں ہوسکتی میری محبت بس یہ نہیں جس کا اظہار میں بند کمرے میں کروں کیونکہ اصل محبت وہ نہیں ہوتی جس کا اظہار مرد بیوی سے بند کمرے میں کرتا ہے محبت وہ ہوتی ہے جس میں مرد اپنی

عورت کو سب کے سامنے معتبر کرتا ہے اُس کی عزت کرتا اور کرواتا ہے میں مانتا ہوں میری غلطی تھی میں نے تم سے ایک دفع نہیں پوچھا کیونکہ میری محبت نے میری عقل پہ پردہ ڈال دیا تھا میرے دل و دماغ میں بس تمہیں کھو دینے کا خوف آرہا تھا جو مجھے کچھ اور سوچنے نہیں دے رہا تھا۔ عباد کے جواب پہ سوہا لاجواب ہوگئ تھی اُس کو یقین ہوگیا تھا عباد لفظوں کا بہت بڑا کھلاڑی ہے جو پل بھر میں لوگوں کو متاثر کردیتا تھا۔

♡♡♡♡♡♡♡

کیسی ہو؟ عمار آج چار دن بعد زویا سے ملنے آیا تھا۔

تمہارے سامنے ہو سوچا تھا تمہیں آزاد کردوں گی پر موت نے بھی نہیں اپنایا۔ زویا تلخ ہوتی بولی

میرے کہنے کا اُس دن یہ مطلب نہیں تھا میں بس تمہیں سچائی سے روشناس کروانا چاہتا تھا تم غلط تھی زویا۔ عمار نے سنجیدگی سے کہا

ہاں میں غلط تھی اور ہوں پر اب کیا ہوسکتا ہے میں نے سوچ لیا ہے امی سے کہہ دوں گی رخصتی نہ ہو سوہا سے بھی اپنے کیے کی معافی مانگ لوں گی اُس کا ظرف بہت بڑا ہے معاف کردے گی۔زویا مضبوط لہجے میں بولی

ایسی بیوقوفی مت کرنا سوہا لاعلم ہے تو اُس کو لاعلم رہنے دو بات جب کی عزت پہ آتی ہے تو لڑکی یہ نہیں دیکھتی سامنے والا کون ہے سوہا جتنی بھی اعلیٰ ظرف کیوں نہ ہو اُس کو جب پتا چلے گا تو کبھی اپنا دل تمہاری طرف سے صاف نہیں کرپائی گی اللہ نے جس بات پہ پردہ رکھا ہے تمہیں چاہیے اُس کو چاق مت کرو ورنہ خسارے میں آجاؤ گی۔عمار نے ٹوکتے ہوئے کہا

بوجھ کے ساتھ زندگی گُزاری بھی نہیں جاسکتی۔زویا گلوگیر لہجے میں بولی عمار کو اس پہ ترس سا آیا۔

میری بات تمہیں جو بُری لگی ہو اُس کے لیے سوری۔عمار نے معذرت خواہ لہجے میں کہا

عمار ہم انسان بھی کتنے عجیب ہوتی ہیں پہلے اپنی زبان سے سامنے والے کا دل چھلنی کردیتے ہیں پھر جب احساس ہوتا ہے تو ایک لفظ سوری بول کر اپنا دامن صاف کرجاتے ہیں تب ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کے کیا سامنے والے کا دل بھی صاف ہوا ہے یا نہیں۔زویا کی بات پہ عمار خاموش رہا۔

رخصتی اپنے وقت پہ ہوگی تمہیں کسی سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔عمار کی بات پہ زویا بے یقین ہوئی۔

میں نے خُدا اور اُس کے رسول ﷺ کو گواہ بناکر تم سے نکاح کیا تھا مجھے اپنے فرائض بخوبی معلوم ہے۔عمار نے کہا تو زویا کے چہرے پہ کافی دنوں بعد سکون کی لہر ڈوری۔

پر تم مجھ سے پیار نہیں کرتے۔زویا نے افسوس سے کہا

نکاح کے دو بول دو دِلوں میں محبت پیدا کرجاتے ہیں۔عمار نے جیسے بات ہی ختم کرڈالی۔

عباد کچن میں پانی پینے کے غرض سے آیا تو سوہا کو آٹا گوندھنے میں مصروف دیکھا عباد کی نظر آٹے پہ پڑی جس کا سوہا نے کچو مڑ بناڈالا تھا اُس کو سمجھ نہیں آیا سوچا آٹا گوندھ رہی ہے یا پانی پی رہی ہے کیونکہ آٹے کے اطراف سوائے پانی کے کچھ نہ تھا۔

رحم کرو آٹے پہ۔عباد سے مزید دیکھنا محال ہوگیا تو بولا

آپ کے لیے مشقت کررہی ہوں اور آپ ہیں کے ایسے منہ بنا رہے ہیں۔سوہا نے ناک چڑھاکر کہا

خانساماں کہاں ہیں۔عباد نے پوچھا

وہ چھٹی پہ ہیں میں نے سوچا کیوں نہ آپ کے لیے کھانا بنادو مرد کے دل کا راستہ معدے سے ہوکے گزر کر ہوتا ہے نہ۔سوہا نے اپنی طرف سے عقلمند ہونے کا ثبوت دیا۔

سوہا تم بھی نہ کچھ بھی میں نے سوچا تمہیں کھانا پکانا تو آگیا ہوگا پر ہائے تم نے ثابت کرڈالا میں ہمیشہ غلط اندازے لگاتا ہوں۔ عباد تاسف سے سر ہلاتا بولا

اچھا ہوا آپ نے خود مان لیا میں کہتی تو آپ نے غصہ ہوجانا تھا۔ سوہا ہنس کے بولی

اچھا اپنا حلیہ ٹھیک کرو اور کمرے میں آؤ تمہارے لیے کچھ لایا ہوں۔ عباد نے کہا

کیا لائے ہیں میری منہ دیکھائی۔ سوہا پرجوش ہوکر بولی۔

منہ دیکھائی بنتی تو نہیں تمہاری کیونکہ یہ منہ میں نے بہت سالوں سے دیکھا ہے پر ہاں وہی ہے۔ عباد کی بات پہ سوہا کے سر پہ لگی اور تلوو پہ بُجھی۔

بہت ہی کوئی ناشکرے انسان ہیں ایک تو اللہ نے آپ کو چاند سی بیوی سے نوازا ہے بجائے آپ اُس کی قدر کرنے کے ایسے بول رہے ہیں تو میں آپ کو بتادو میرا احسان ہیں آپ کے ساتھ گُزارا کررہی ہوں ورنہ میرے آگے دس اور پیچھے بارہ مردوں کی لائن ہیں۔ سوہا گردن آکرا کر بولی تو عباد نے بھنویں اُچکائی

آگے تو تمہارے میں ہو اور پیچھے تو دیوار ہیں۔عباد مسکراہٹ ضبط کیے بولا

آپ کا کیا مطلب میرے پیچھے بس آپ ہیں۔سوہا کمر پہ ہاتھ رکھتی لڑاکا انداز میں بولی

نہیں میری ماں اب اندر چلو۔عباد اکتاہٹ سے بولا

اچھا آتی ہوں۔سوہا نے جیسے احسان کیا۔

دیکھائے۔سوہا واشروم سے باہر آتی عباد کے سر پہ نازل ہوتی بولی اُس کے کمرے میں آتے ہی عباد نے اُس کو واشروم بھیجا تھا

چیک۔عباد نے ایک لفافہ اُس کے سامنے کرتے کہا

کہیں آپ نے اپنے حصے کی جائیداد میرے نام تو نہیں کرڈالی۔سوہا نے شرارت سے پوچھا

چیک کرو خود معلوم ہوجائے گا۔عباد اُس کے چہرے کے تاثرات جانچتا بولا

اوکے۔سوہا گہری مسکراہٹ سے کہتی لفافہ کھولنے لگی جس کے اندر پیپرز تھے سوہا نے جب اُس میں لِکھی تحریر پڑھی تو مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی سارا جوش وخروش اُڑ گیا اُس کے تاثرات یکدم بدلتے دیکھ کر عباد نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو قابوں میں کیا۔

کیا یہ مذاق ہے؟سوہا کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

اِٹس ٹرو حقیقت۔عباد نے مزے سے بتایا

یہ کیا ہے۔سوہا دوبار سے بولی اُس کو اپنی بینائی پہ شک ہوا۔

تمہاری فضول سوچو کا علاج۔عباد نے بھی پھر سے مزے سے بتایا سوہا بے یقینی سے کبھی عباد کو کبھی ہاتھ میں موجود پیپرز کو دیکھ رہی تھی۔

منہ دیکھائی میں کونسا شوہر بیوی کو میڈیکل کالج کا فارم پکڑاتا ہے۔سوہا کی حالت رونے والی ہوگئ اُس کو اپنی آنکھوں کے سامنے موٹی موٹی کتابیں نظر آنے لگی تو

اُس کا دل کیا کہیں بھاگ جائے دن میں تارے کیسے نظر آتے ہیں یہ بات اُس کو آج سمجھ آئی۔

میں دے رہا ہوں پہلے تمھاری نادانی پہ میں نے کچھ نہیں کہا پر میں چاہتا ہوں تم اپنی پڑھائی پہ فوکس کرو بہت سال تم نے ضائع کر دیئے ہیں اب اور نہیں میں تمہیں انٹری ٹیسٹ کی تیاری کرواؤں گا انشااللہ اِس بار تم پاس ہوجاؤ گی اگر تم پہلے ایسی حرکت نہ کرتی تو میرا ارادہ میڈیکل کے بعد تمہیں

MLA

کروانے کا تھا پر خیر ابھی تم بس اِس کی تیاری کرو۔عباد سنجیدگی سے بولا

تب تو آپ کو کہاں یاد تھی سوہا بھاڑ میں جائے سوہا اور اُس کا مستقبل آپ کو تو بس اپنی پڑی تھی یہ خیال نہیں آیا ایک بیوی ہے اُس کا حال دریافت بھی کرلیا جائے۔سوہا ٹیسٹ کی تیاری سے جان چھڑوانے کی خاطر غصہ ہوتی بولی

میری جان سوہا یہ حربے مجھ پہ مت آزماؤ میں اپنی بات سے ہٹنے والا نہیں تمہاری میں رگ رگ سے واقف ہوں۔عباد اُس کے گال کھینچ کر بولا

ایک تو آپ نے جان بھی غلط وقت پہ بولا ہے پر عباد آپ اپنی جان پہ کچھ رحم کریں۔سوہا منت کرنے والے انداز میں بولی۔

سوہا تمہیں نہیں لگتا تمہیں اپنی زندگی کا مقصد بنانا چاہیے زویا بھی تو کرگئ نہ عمار بھی کرگیا اب تمہیں بھی چاہیے۔عباد کچھ سنجیدہ ہوا۔

پر عباد ایم بی بی ایس مجھ سے نہیں پڑھے جاتے یہ سائنسی کتابیں بہت مشکل ہیں یہ سب۔سوہا نے منہ بناکر کہا

کچھ ناممکن نہیں اگر کرنے کا حوصلہ اور دل میں لگن سچی ہو تو۔عباد اپنی بات پہ قائم تھا۔

افففف مطلب یہ سب قبر تک میرے پیچھے رہیں گے۔سوہا تصور میں کتابوں مخاطب کیے بولی تو عباد کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی

------------------،--------.-----

رات کا وقت تھا سوہا کو نیند نہیں آئی تو اُس نے عباد کو جگانے کا سوچا

عباد بات تو سنے۔ سوہا اُس کا کندھا ہلاتی بولی

سوہا یہ رات کے وقت کونسا تمہیں دورہ پڑتا ہے صبح سن لوں گا تمہاری بات۔ عباد بند آنکھوں سے جواب دیتا بولا

آپ کو مجھ سے زیادہ نیند کی پڑی ہیں میری بات سنے۔ سوہا گھور کر بولی

جی ارشاد فرمائے تاکہ ہمیں سونے کا شرف حاصل ہو۔ عباد جل کے بولا

میں نے نہ اپنے بچوں کے نام سوچ لیے ہیں۔ سوہا کچھ شرماکر بولی عباد پھٹی آنکھوں سے سوہا کو دیکھنے لگا۔

یہ رات کے وقت تمہیں بچوں کی کیا سوجھی۔ عباد نے جاننا چاہا

بس سوجھ گئ اگر بیٹی ہوئی تو ذوئیولاجی اور اگر بیٹا ہوا تو بائیولاجی۔ سوہا نے مزے سے کہا تو عباد نے اپنا سر پکڑیا۔

ماشااللہ سے کیا دماغ ہے تمہارا۔عباد نفی میں سرہلاتا بولا۔

چھوڑے میرا کمال کیا جس لڑکی کا شوہر پڑھائی کے معاملے اِس قدر سیریس ہوگا وہ بچاری ابالا ناری بچوں کے نام یہی سوچے گی۔سوہا نے جیسے افسوس کیا۔

عقلمندی تو تم پہ چھوڑو اور تم پہ ختم ہے۔عباد کی بات پہ سوہا نے اُس کو دیکھا جس کی رنگت اُڑی ہوئی تھی سوہا کو بے اختیار ہنسی آئی اُس کو خود پہ ہنستا دیکھ کر عباد نے پاس پڑا کشن اُس کے سر پہ دے مارا جو اُس کے ماتھے پہ لگا سوہا حیرت کی بت بنی پہلے تو اُسے دیکھتی رہی پھر خود بھی سائیڈ سے تکیے اُٹھاتی عباد پہ وار کرنے لگی۔

♡♡♡♡♡♡

آج زویا اور عمار کی رخصتی کے ساتھ عباد اور سوہا کا ولیمہ تھا ولیمے کا خیال اچانک عباد کو آیا تھا جس پہ اُس نے حنان صاحب سے کہہ کر ایک ساتھ کروایا تھا زویا کا

رویہ سوہا کے ساتھ نارمل بہنوں کی طرح ہوگیا تھا سوہا بھی اب پرسکون تھی زویا نے عمار کے کہنے پہ سوہا سے اُس کے نکاح پہ کی جانے والی حرکت کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔

تقریب کے اختتام کے بعد سوہا سادہ ڈریس پہن کر کمرے میں آئی تو اُس کو عباد نظر نہیں آیا کھڑکی کے سامنے آئی جہاں لان کا سارہ منظر صاف دیکھائی دیتا تھا وہاں اُس کو عباد کھڑا دیکھائی دیا جس کی نظریں آسمان پہ تھی۔سوہا مسکراتی خود بھی باہر جانے کو لپکی۔

آج سونا نہیں کیا۔سوہا عباد کے کندھے پہ سر رکھتی بولی

نہیں آج سوچا میں تم سے کچھ باتیں کرلوں یہاں۔عباد نے مسکراکر بتایا

زہے نصیب زہے نصیب ۔سوہا نے شرارت سے کہا تو عباد ہنس پڑا۔

پڑھائی کے سلسلے میں۔عباد نے لب دانتوں تلے دبائے۔

عبادددددددد۔سوہا چیخ کر اُس کے کندھے پہ مکہ مارنے لگی۔

مذاق کررہا ہوں یار۔عباد اُس کو اپنے حصار میں لیتا بولا تو اِس بار سوہا بھی ہنس پڑی۔

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ
www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں
www.instagram.com/pdfnovelbank

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سبسکرائب کریں۔
https://youtube.com/channel/UCQo-i6Ll32LDErKmnsfQ5MQ